

مَا كَانَ لَكُمُ الْوَحْيُ إِلَّا كَلِمَةً تَلْوِينُ

أَكْثَرُ رَدِّ الْمُسْلِمِينَ كِتَابًا بِشَيْءٍ أَوْ تَقْطَعُ بِشَيْءٍ الْإِسْلَامَ وَلَا تَحْجِزُ عَنْهُمْ وَنَسْتَعِينُ

هَدِيَّةٌ مُحَمَّدِيَّةٌ

ذِكْرٌ بِرَبِّ مُحَمَّدِيَّةٌ

سَبَّحَ بِحَمْدِ بَيْتِ الْوَدَادِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ عَلِيٍّ عَمَّا سَابَقَ بِهِ صَوْنُكُمْ لَمْ تَقْبَلُوا أَضَاءَ

طَبْعُ الْمَطْبَعَةِ الْمَشْرِقِيَّةِ الْإِسْلَامِيَّةِ الْكَبِيرَةِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذي انزل كتابه هدى للناس وحجة منه على من انكر وهو اولى
 التبيان واخر البرهان وارسل رسوله محمد المصطفى وجعله خاتمة الانبياء
 المرسلين ليظهر دينه الاسلام على كل الاديان وعهد نهران بشفة المباركة ابرك
 الكوفة اشرف الانهرمان صلى الله تعالى عليه وعلى آله واصحابه اجمعين وسلم ما
 تداول الملوان اما بعد فقد امرني من الطاعة حكمه فلاح وايقار امره نجاح ولا امر
 انجام وكيف لا وهو الامير البير ابن الامير ابن الامير المحتطى بالخط الخبير الشير كسان السلام
 والمشييد فصرح الامان لاس الامراء عين الاعيان المحرر تقبيل السبق في مضمنا سر القتل بالفضائل
 افرس الفرسان في ميدان احراز مكاسم الشمال الصاعدا مصاعدا اقبال امر
 معاتج الجاه والجلال امير السلام والمسلمين رئيس المومنين النواب المستطاب
 يمين الدولة وزير الملك نواب محمد علي خان بهادر صولت جنك ادام الله تعالى
 اقباله وزيد اجلاله الرئيس لرياسة دار السلام محمد آباد المعروف بتونك الهم
 اعطه ما يفتقه في الآخرة والا ولي وهب له ما يرجوه وتبني آمين يا ارحم الراحمين

محرمه سیدنا محمد سید الاولین و الاخرین صلی الله تعالی علیه و علی آله و صحبه اجمعین
الی یوم الدین بان اترجم الرسالة الانیقته بالعبارة العربية البرشیتة المسماة باللیل
علی اثبات نبوة نبینا محمد المصطفی صلی الله تعالی علیه و سلم بدعیسی علی نبینا وعلی
السلام الغاضل الکامل الخیر اللوذعی و التخریک المعنی السید السند محمد ابراهیم
بن الحسین الحسنی العسینی رحمة الله تعالی علیه بالعبارة الفارسیة و نلوهما
بالعبارة الهندیة المشهورة فی دیارنا الهند لیعم افادتهما و یشتیع نفعهما و اجتنبا
اعادتهما فانتمت بامرہ العالی و الفت لحاکمه المتعالی فحدثت تحت العبارة العربیة للبر
المذکورة الترجمه الفارسیة ثم الترجمه الهندیة المشهورة و ارجو من الله تعالی
ان یبولها و فی محض الاستحسان و وصولها و سمیتها بالهندیة المحمیدیة دلیل النبوة
براهیم احمد یتعلی صاحبها الصلوة و السلام و انا المترجم العبد الضعیف القلیل بضاعة
ایر و القلیل استطاعة علی اسمی اما المتداول بلسان العوام فنجف علی مخاطب من
من مشهورة النواب المنوہ بالشان بتابع العلماء محمد نجف علیخان اللهم امحر ذنبونی و یستر
عیونی و اجعل ترجمتی تلك ذریعة لمحصل املی و وسیلة لاستحسان عملی و انت
فما ارحم الراحمین ما لک یوم الدین اللهم امین ترجمہ فارسی ستایش بامر خداوندی
شاکر که از فراز سپهران سپهر فردا آورد نامہ خودش بر بنمودن سر اسر و دم زار و بر راست پوشان
نا سپاس بہترین فردوش بر کشاد و این رسالہ نامہ پالوده ترین گفتارست نہان راز بابر کشاد
پایان ترین رہبر راست سوی فرکا ہش راہ نما فرستاد ہمین برگزیدہ خودش محمد مصطفی صلی اللہ علیہ
و سلم و برگزیدہ پیاپیان رسان زنجیر پیغمبری و برگزیدہ پیاپی سر و سوری بر زمین پیاپی
خودش در رہبری و برگزیدہ پیغمبری فرستادنش انجستہ ترین بنگام و بہترین زمان ستودہ
ترین در و دو پاک ترین زندیش فرستاد بر آن سرور فرودمیدہ نشان فرازین در و دو نجستہ
زندش بر آن فرازین فرگاہ پاک فرزند و بر آل پاکیزہ زاد و یاران بادین و دادا و جاد و یاران باو
سپس فرامد و سوری کہ فرمان بردنش سر پایہ سودست و سر نیراز داشت نہادن دست مایگی
بہود و چہ سان نبود از ہر آنکہ او سوری ست فرازین پایہ فرزند و سوری و ولای گسری بہرہ و

بہرہ برتری استواری دہندہ کاخ اسلام فرازندہ آسمانہ فرازش ایمان سرفراز گستران دیدہ
 ہمین سردران فراہم کن پیشی و برافرازی بر فرزند گان بفرہیدہ خواہد بر فرازندہ از والا
 پسچان داورى بر کشامی و والا فی ماسر فرازندہ نجمتہ آئین اسلام را بر فرازندہ بہرچہ کہ
 فرازش پایہ را در غور بود و سزاوار فرہیدہ گفتار بر سزیدہ کردار دہش بار فرازین پایگاہ یزدان پرست
 خدا آگاہ ہمایون آئین ہمین ترین پیغمبر دگرزین ترین و خورشاد و راسر پایہ استواری چون مہر در خان
 بدہش گستری و نوازش پروری در فروغ باری سرور با گوہر نواب مستطاب یمن الدولہ وزیر الملک
 نواب محمد علیخان بہادر صولت جنگ سرور داورى کا شانہ محمد آباد عرف ٹونک کہ تختش جاویدان
 وزش بار دفرہ فرازش فرازی آشکار باد کہ شکر رسالہ نجمتہ بر سرود عبارت و گفتار خوبی نوذامیہ دلیل
 افہات نبوت نبینا محمد بن المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعد عیسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام در بندگزارش کشید
 و نگاہش در آوردہ دانشومندی نہان راز ما در یاب ہمین فرزاندہ بافرہ و قراب نوازش دانش
 گستران آئین اسلام فرازش پڑوہ و خورشید شریعت حضرت خیر الانام علیہ النجۃ والسلام السید
 محمد ابراہیم بن احمد بن الحسن بن الحسن بن علی بن ابی طالب کہ بحر بی زبانش ترجمہ گویند بدو گانہ گرازش کشید
 شخصین بفارسی زبان مشہور سپس در زیر چین عبارت بمجاورہ این ہنگام کہ بزبان اردو شہرتی داد
 و مہر و دگر با این داگوہ زبان کشایند بہ تحریر در آرم و این ترجمہ باسان ترین برگرازش و کوتاہ
 ترین گفتار بزرگوارم کہ سوادش ہمہ را فرا رسد از انجا کہ فرمائش را سودی ہمہ عیان دیدم خود را با بکیر
 یاکی برین کار بکشیدم و این ترجمہ را ہدیہ محمدیہ دلیل نبوت احمد بن نام بردم اینک از یزدان والا خوشامد
 کہ این نسخہ مرا نزد بخشکہ درود گیتی ام سودا بار آید و از بزمہ مندی بدو رم کشیدہ بہرچہ در فرازین
 جانم بکار آید از دانش فرماید و نگارندہ پای چیم را علی نام است و نجف علی بر زبان اقتادہ عوام بن این
 سرور والا گوہر مہر خوانی کہ خطاب باشد پایہ من برافراخت و من کترین پایہ را بتاج العلماء محمد
 نجف علیخان نامور ساخت سپاس نوازش این فرازین فرگاہ نیارم برگرازد پاک یزدان دانش فرازین
 پایہ فرازندہ تر از پایہ کہ دارد بر فرازش آراد تراج ترجمہ ہندی ساری تعریفین ہین واسطہ
 ایسہ خداوند تعالیٰ جلشانہ کہ جس نے بپنی پاک آسمانی کتاب عرش سے نازل کی واسطہ سب آدین
 کے کہ اس سے سید را سستہ پا دین اور اس مقدس کتاب آخری کو حجت قرار دیا تاکہ شکر آدمی

رسولوں اور وحی خداوندی کے دیوہونچنے کا عذر بعد اسکے زبان پر نہ لایا اور یہ برگرزیدہ کتا
 اولین صاف بیان ہے اور آخرین حجت و برہان اور بھیجا اوس نے اپنے برگرزیدہ رسول محمد مصطفیٰ
 کو اور بنایا او کو سید المرسلین خاتم الانبیاء تاکہ غالب کرے سب دینوں پر اپنا پاک تر اور برگرزیدہ
 دین اور شاہدے سب میسر سے آئینوں کو یہ سید ہی آئین اور مبارک تر اور بہتر بنایا ایسے سید المرسلین
 کے زمانہ بعثت کو اور دائمی اور ظاہر تر معجزہ سے روشن کر دیا اونکی نبوت اور رسالت کو پاک
 درود اور مبارک سلام اون پر اور اونکی آل اطہار اور اصحاب اختیار پر سبھوں پر جب تک آسمان اور
 زمین قائم رہے پاک درود اور پاکیزہ سلام کا نزول اور پیر دائم رہے آئین بعد اسکے عرض ہے کہ
 اللہ و لون ماسور فرمایا ایسے عالیجناب معلی القاب نے جنکی اطاعت فرمان سودا اور بھود کی افضل
 اور اونکی فرمان بری حصول مرادات کی دلیل ہے یعنی ہمارے خداوند نعمت و اقبال باشوکت و
 جلال و عزت خاندان والا محی افتخار و دو دمان دانائی راس الامر رئیس الکبار ملاذ الفضل اکف الصلح
 امیر ابن الامیر ابن الامیر فاضل عدیم المثل عالم عدیم النظیر رئیس المسالین امیر المؤمنین حضرت نواب
 صاحب عالیجناب عین الاعیان یلین الدرد و وزیر الملک نواب محمد علیخان بہادر صولت جنگل کی
 است دارالاسلام محمد آباد عرف ٹونک دام اقبالہم و زاد اجمالہم نے جنکی محاسن اور مشاہد اور
 فضائل و کمالات آفتاب سے زیادہ مشہور اور اطراف اور اقطار ممالک میں کمال شہرت کے ساتھ
 شہرین جمہ خاکسار قلیل البضاعہ نجف علی نام کو کہ ترجمہ کردن ایک رسالہ کو جسکا مضمون حسانت فارسی
 کی حاصل ہو نیکا موجب اور ہر طرح کی سپاس کا سزاوار ہے اور اسکی عبارت فصاحت اور بلاغت
 اور طرز مناظرہ کی تعلیم کیواسطے ایک دانا معلم اور بہترین آموزگار ہے اور نام اس مبارک سالہ
 کا دلیل اثبات نبوت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد نبوت حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام
 ہے اور یہ مختصر رسالہ مفید عالم الاکلام ہے تصنیف کیا اوسکو والا جناب فاضل کامل عالم عامل راجس علی
 افتخار الفضل السید السند محمد ابراہیم بن الحسن الحسنی رحمۃ اللہ علیہ نے نظر برین جمہ کترین
 معجزہ نیرنی حسب ارشاد ترجمہ کیا اس عربی رسالہ کا اس روش پر کہ عبارت عربیہ کے تحت میں فارسی
 ترجمہ اور فارسی عبارت کے نیچے اردو ترجمہ بائیں ترجمہ لکھا جس سے ہر شخص فائدہ حاصل کرے
 عموماً اور اہل اسلام اور باب ایمان خصوصاً اور ثواب اسکا عائد ہو طرقت ہمارے عالیجناب نواب

مستطاب دام اقبالہم کے جو آمراور معین ہیں اس کام کی اور یہ تجھت جناب محمد روح
کے اس خاکسار مترجم کو برکت اس سال مبارک کام کی نصیب ہوا اللہ آمین بجز مہم حضرت
خاتم الانبیاء رسید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین وانت ارحم الراحمین اور
اس ترجمہ کا نام رکھا پد یہ محاریہ ولیل نبوت احمدیہ بعون اللہ المستعان المنان
ذی الجود والاحسان ۛ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی من اصابته بالرسالة خصوصاً
نبینا محمد خاتم الانبیاء والمرسلین وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین فارسی یعنی نبی
برخداوند تعالیٰ پروردگار جانیان و درود و سلام بر ہر کسی کہ بگزید ایزد تعالیٰ اور بفرستاد
از سوی خودش مراد از آن سراسر مسلمان خصوصاً پیغمبر ماجد خاتم الانبیاء والمرسلین و برآں
واصحاب آن سرور مگنان اردو سب تعریفین لائق ہیں خداوند تعالیٰ پروردگار
اور درود اور سلام او پر اونکے کہ جنہوں کو مقبول فرمایا اور برگزیدہ کیا خداوند تعالیٰ
نے خصوصاً او پر ہمارے نبی ختم کرنے والے سب نبیوں اور رسولوں کے حضرت محمد سرور
او پر اونکی آل اور اصحاب کے سہوں پر عزلی فقط سائل ہی بعض احباب انصاری
اذکر لہ ما اعتمد علیہ من الدلیل علی نبوة نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم
المسیح علی نبینا وعلیہ السلام فارسی یعنی ہر آئینہ سوال کرد از من عالمی از علماء انصاری
کہ ذکر کنم مراد از انجہ کہ اعتماد داشتہ باشم بر آن از بر آن بر نبوت نبی ماجد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بعد از مسیح علی نبینا وعلیہ السلام اردو پس ہر آئینہ سوال کیا مجھے ایک عالم نے
نظر نیونیکے عالمون میں کہ میں ذکر کروں اوس کیواسطے وہ دلیل کہ جسر میں اعتماد کرتا ہوں دلیل
میں سے او پر نبی ہونے ہمارے نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مسیح علی نبینا وعلیہ السلام کے
عزلی فاجبت ان احمر لہ ذالک عسی ان ینفعہ او ینفع عیدہ من الطالبین وان کان
عندہ جواب فبالکفر برسولہ عن المنازعۃ والقیل والقال فانہا من دایا الیہا فارسی
یعنی پس دوست داشتہ انیکہ بنویسم از بہر او این را شاید کہ سود دہد اور یا جز اور از طالبان

و اگر بگوید باشد نزد کسی و جوابی پس نبوتش آن جواب و راستی ماند از پرغاش نزاع و از قیل
 و قال یعنی گفتار هرزه که آن خود شیوه و هر روش باطل است اُردو پس میں نے قبول کیا کہ میں
 کا مذکور کا دلائل اس کے شاید کف و ذکر اس کا قطع و ذکر اس کے سوا کسی و دوسرے کو چاہئے والو میں سے اور اگر
 اس کے پاس کوئی جواب ہو تو اس کے کہنے سے بچ سکتا ہے جگہ سے اور قیل و قال سے جو طریقہ
 جاہلوں کا ہے عمری واللہ یہ مدی من یشاء الی صراط مستقیم وجعلہ وایا نا من
 المضنین وعن التقليد واللجاء مضنین فارسی و خدای قتلے راہ می ناید ہر کرا
 بخوابد سوی راہ راست و بکند ارا و مارا از اہل انصاف و از جملہ اعراض کنندگان از تقلید
 یعنی پیر و مرشد کسی را بی دلیل و ازین رہروش رو بر تابندگان اُردو و اور اللہ قتلے
 بتانا ہے جسکو چاہتا ہے سید باراستہ اور بنا دے اسکو یعنی عالم نصرتی طالب لیل کو اور
 جسکو منصفون ہیں سے اور تقلید یعنی بی دلیل پیروی کرنے اور جھگڑا کرنے سے منع ہر نے والوں
 میں سے عمری فا قول وہ نستعین ان ثبوت النبوة لا یمكن لغير النبي الا باطہار
 البیضة وہی عبارتہ عن الامرا الخارق للعادة المطابق للدعوی المقرون بالتحدی
 فارسی پس مسکوم در حالی کہ از و قتلے یاوری می پذیریم کہ ہر آئینہ ثابت شدن نبوت
 بہر غیر نبی ممکن نیست مگر یا شکار کردن معجزہ و آن یعنی معجزہ عبارتست از کاری خارق عادت
 یعنی خلقت حادث مردم زاد و آن خارق مطابق بود بدعوی مقرون بود بتحدی یعنی مجادلہ
 و معارضہ فقط مترجم گوید پنهان نمائاد کہ قید مطابقت بالدعوی واقع ان بالتحدی از ہر اخرج
 از باص است یعنی خارق عادت کی کہ از پیغمبری پیش از دعوی پیغمبری بطور در آمد و نیز احتراس
 از کراست اولیا را پنهان نہ در کتب مبسوطہ بالتفصیل بر کشادہ اند اُردو پس میں کتابوں
 اور اللہ سے مدد چاہتے ہیں ہم کہ بیشک ثابت ہونا نبوت کا واسطہ غیر ہی کے ممکن نہیں بلکہ
 ظاہر کرنے معجزہ کے اور وہ یعنی معجزہ عبارت ہے ایک کام خلقت عادت سے جو مطابق ہر حالت
 دعوی کے اور مقرون ہو ساتھ تحدی اور معارضہ کے یعنی مدعی نبوت کا کہنا منکر و نبوت
 اور رسالت کو کہ اگر انکو اس میں شک ہو تو مثل اسکے تم بھی لاؤ عمری و لیس تصحیح التعریف و بیانہ
 مطلوب ضا و لکن لا یطہر المطلوب الا باطہار امور ثلثہ الاول ان یعلم ان خارق

المادة الذی یتبنی علیہ المعجزة لا یختص بجن دون فن ولا بشیء دون شیء بل کل
 ما لا یقدر علیہ الا انسان بما هو الانسان فهو خارق للعادة فارسی یعنی تصحیح
 تعریف معجزہ و بیان آن این با مطلوب نیست و لیکن مطلوب ظاهر نمیشود مگر به بودا کردن
 کاذب امور نخستین این که دانسته شود که ہر آئینہ خارق سادقی کہ بر آن معجزہ مبتنی و اساس نہادہ
 میگردد مختص نمی باشد بہ فنی بغیر فنی دیگر نہ بیک چیز بدون چیز دیگر بلکہ ہرچہ کہ انسان بحیثیت
 انسانیت خود بر آن قدرت و توانش نہ داشته باشد ہانت خارق عادت اُردو و اور معجزہ
 کی تعریف کی تصحیح اور بیان یعنی فائدہ قید مطابق دعوی اور مقرون بالتحدی کا بیان اس جگہ
 مطلوب نہیں لیکن مطلب ظاہر نہیں ہوتا مگر تین باتوں کے ظاہر کرنے سے پہلی بات تو یہ ہے
 کہ بنا نا جاوے کہ ہر آئینہ خارق عادت یعنی خلاف عادت جس پر معجزہ بنی ہوتا ہے خاص نہیں ہوتا
 ساتھ ایک فن خاص کے نہ دوسرے کے اور نہ ساتھ ایک چیز کے نہ دوسری چیز کے بلکہ جو کام کہ
 اور ہر انسان اس حیثیت سے کہ وہ انسان ہے قدرت نہ رکھتا ہو وہ ہی خارق عادت ہر عربی
 فلو انی بصنعة او حرفة او صوت او كتابة او غیر ہا ما لا یقدر علیہ غیرہ فهو خارق
 للعادة فارسی پس اگر بیاورد کہ اُمی صنعت یا حرفہ یا آواز یا کتابت یا جزآن از انچہ کہ بر آن قدرت
 نہ داشته باشد غیر آن آئندہ پس آنت خارق عادت اُردو و پس اگر لاوے کوئی صنعت یا حرفہ
 یا کوئی آواز یا کتابت یعنی انشا یا سوا اسکے ایسا کام جس پر قدرت نہ رکھتا ہو سوا اسکے دوسرے آدمی
 پس وہ ہے خارق عادت عربی ثم ان کان مقرونا بالتحدی فهو المعجزة والا فکلمة فارسی
 یعنی اگر آن خارق بالتحدی مقرون ہو دانست معجزہ ورنہ یعنی اگر بالتحدی مقرون نہ باشد پس آن
 کرامت ست معجزہ نیست اُردو و پھر وہ خارق عادت اگر مقرون بالتحدی ہو یعنی مجادلہ اور محاضرات
 اور مقابلہ میں ظہور کرے پس وہ ہے معجزہ اور نہیں تو یعنی اگر مقرون بالتحدی نہ ہو تو وہ ہے
 کرامت عربی و اما قلنا بعد ما اختصا ما ہا بشیء اذ لا دلیل علی التخصیص و معہ کان
 الذبح محکا فارسی یعنی جزا این نیست کہ تائل شدید مخصوص نہ ہوں معجزہ پیمیزی خاص از ہر
 آنکہ دلیلی بر تخصیص قائم نیست و با دلیل ترجیح محال بود مترجم گوید مرادش آنکہ اگر بر تخصیص معجزہ ہر
 چیز خاص بچو انقلاب عصا بصورت ثعبان وحیدہ دلیلی قائم کنیم و گوئیم کہ خارق عادت ہمیں ست

کہ دیگر ہی ہر آن مسمی نبوت بر آن قدرت ندارد و درین صورت اگر استدلال دیگر احیایست را بر
 تخصیص معجزہ بر همین خارق حادث و دلیلی بیار و استدلال دیگر بر تخصیص آن در بین معجزات برائی
 دیگر قائم کند و علی هذا القیاس است دلالت دیگر پس بفراموشی دلائل و اجتماع استدلال است ترجیح یک
 دلیل بر دلیل دیگر محال بود و اگر یک دلیل را بر دلیل دیگر ترجیح برگزینند مگر اثبات دعوی تخصیص
 معجزہ در بین صورت خاص و از دلیل مثبت تخصیص معجزہ بصورت دیگر انکار کنند ترجیح بلا مرجع لازم
 آید و آن خود خلاف عقل است پس ناچار بہ دلائل را بقسادی پایہ بر شمرده تخصیص را از میان بردارند
 و چون مستطوب یعنی این کہ در خارق بودن تخصیص را معطلی و اختصاص را محلی نیست خرق
 عادت من حیث الخرقیہ عامست باز بستہ بامری و تخصیر بر کاری نمی باشد آرد و او را اسکے سوانہ
 کہ ہم نے کہا خاص نہو ناسا تہ کسی چیز کے واسطے کہ خاص ہونے کی کوئی دلیل نہیں اور اگر دلیل
 کے ساتھ ہو تو ترجیح محال مترجم کتاب ہے کہ محال ہونے ترجیح اور فوقیت ایک دلیل کی اور دلیل نہ کر
 کے تشریح اور تفصیل یہ ہے کہ اگر کسی خاص طریق سے خارق حادث کے صادر ہونے کو معجزہ کہیں
 نہ دوسرے طریق سے مثلاً نصاری اگر اندھی کے سوا نہا کرنے کو یا مردہ کے زندہ کرنے کو خاص معجزہ
 جانیں اور دوسرے طریق سے خارق حادث کے ظہور کو معجزہ نہ سمجھیں اور یہ شخص جو ایک ہی طریق
 خاص سے صادر ہونے خارق حادث کو معجزہ سمجھتا ہے اور دوسرے طریق سے صادر ہونے کو معجزہ نہیں
 مانتا اپنے اس تخصیص کے دعویٰ پر دلیل لاوے اور پھر دوسرے شخص دوسرے طریق خاص سے سمجھنے
 والا معجزہ کا ایک اور دلیل لاوے اور دونوں دلیلیں برابر ہوں پس در صورت برابری کے
 ترجیح محال اور بدون ترجیح کے ان دونوں دلیلوں میں سے ایک کو راجح اور نائق سمجھا اور دوسرے
 کو مرجح کہ خلاف عقل پس در صورت تساوی اور برابر ہونے دلیلوں کے تخصیص باطل ہو اور
 مدعا یعنی تقسیم ثابت ہو اس بیان سے کہ معجزہ کا ظہور کسی خاص امر اور خاص طریق پر وابستہ اور منحصر
 نہیں ہوتا مگر علی و ایضاً اندی اختلاف معجزات کہ نبیاء علیہم السلام بحیث بنجر ہم بعدہم
 الاختصاص ولا شترک للجمیع فی افادۃ المطلوب الی غیر ذلک فارسی یعنی و نیز می بینم
 مختلف بودن معجزات انبیاء علیہم السلام بروشیکہ یقین می کنیم بخلاف نبودن و نیز بسبب مشترک
 بودن سراسر معجزات در افادہ مطلوب تا بحیر ازین مترجم گوید مثلاً کہ غیہ نصاری بہ نبوت موسی

اور نیز بر اسات مسیح علی نبیا و علیہم السلام قائل و معتز انہ باوجودیکہ از موسی علیہ السلام انقلاب عسا
بصورت سمیہ و ثعلبان و انفاق بجز و جز آن آیات تسعہ بطور رسید و از عیسی علیہ السلام کیہ ہم
ازین معجزات بہ بیداری نگشید و همچنین از مسیح علیہ السلام احباب میت و فناء اکہ و ابرص و سہین
سان و دیگر معجزات ہویدا شدہ اند کہ از موسی علیہ السلام ہویداری کی ہم ازین خوارق عادت پیدا
نشد پس اگر خوارق عادت کی را بحیال اختصاص خوارق در بین صور خاصہ معتبر انکار نہ و
خوارق عادت دیگر کی کہ غیر خوارق اول باشند از پایہ اعتبار ساقط شمارند پس باید کہ بہ نبوت
کی ازین دو معتز نشوند نظر باختصاص خوارق در صور خاصہ کہ تسلیم کنند و آنچه کہ ازین صور مخصوصہ
بیرون بود خوارق عادت نشدہ است چنان معجزہ غارابی ٹمانند و اگر ہر دوگونہ خوارق عادت را
معجزات اعتبار کنند ہم اختصاص خوارق در صور خاصہ ناگزیر لازم آید و ہمین است مطلوب را اگر
ہمین صورت ہائے مختصہ را کہ از حضرت موسی و عیسی علیہما السلام ہویداری رسیدند و خوارق عادت
ساب کنند و از خوارق دیگر کہ بصورت دیگر خلوات صورتہای مذکورہ ہویدا شدہ اند انکار و رزق
محض قنعت و جہل بود کہ با و ست وجود خرق عادت در صورت دیگر ہم آن خارق را خارق ندانستن
نشان دہد از نادانی نہ کہ در آشکارا کند قنعت و راست پوشی او و قولہ والا شتر اکہ البجیع تا آخرہ علیہ
است دیگر یعنی ہر گاہ مطلوب یعنی صدق دعوی از ہر صورت حاصل شدن می تواند تخصیص را بدہد
و اختصاص را چہ کار آرد و اور نیز ہم دیکہتہ بین مختلف اور جداگانہ طور سے پیدا ہونا انبیا
علیہم السلام کے معجز و کایا کہ یقین کرتی ہے عقل خاص نہونی کہ اور سو اسکے سبب مشترک ہونے
سب معجزوں کے مطلب کے فائدہ دینے میں اور سو اسکے یعنی جب ساری خارق عادتوں کے
نبی ہونا مدعی نبوت کا سمجھا جاتا ہو تو تخصیص کی حاجت کیا ہے مترجم کتاب ہے کہ مثلاً مسیحی عالم کہے کہ
صرف مہر دے کا زندہ کرنا یا اندھی کو سوا نگہا بنانا اور مہر دے کو چنگا کرنا اور اسے طرح دوسرے
معجزے جو حضرت مسیح علیہ السلام سے صادر ہوئے معجزے ہیں اور دوسری قسم کے خارق عادت
معجزے نہیں تو لازم آتا ہے کہ لکڑی کو سانپ بنانا یا دوسرے معجزے کہ حضرت موسی سے واقع
ہوئے اور حضرت مسیح سے ان کا بطور نہیں ہوا و سے معجزے نہون پس اس صورت میں موسی
علیہ السلام مسیحیوں کے نزدیک نبی نہوئے اور حال یہ کہ یہ لوگ یعنی مسیحی مذہب والے موسی کی

نبوت کے بھی ثمال ہیں اور توریت کو آسمانی مقدس کتاب کہتے ہیں اور اس کتاب کے مہند خانے
کو سوسای اورن کئی کاموں کے چنگی کھیل کے بابت حضرت مسیح نے ترمیم فرمائی واسب العمل جانتے
ہیں بموجب حکم اپنی انجیل کے پس اس تفسیر سے معجزہ کی تفصیل ساتھ ایک فن خاص ایضاً فرما
کے باطل ہوئی اور تمہیں ثابت ہوئی عہد ملی والثانی ان حصول العلم بکونہ معجزۃ انما
یتقو کوجہین احاد ہما کون الشخص من اہل ثلاث الصفات والحرفۃ لکونہ ساحراً
من السحرة بالنسبة الی ماحمد مر عن موسی علیہ السلام من المعجزات او کونہ طبیباً
الاطباء بالنسبة الی غالب ماحمد مر عن عیسی علیہ السلام او کونہ عالماً بکون الموسیقی
بالنسبة الی ماحمد مر عن داؤد علیہ السلام فارسی یعنی دربی از آن سلاوی است
کہ ہر آئینہ حاصل شدن علم بمعجزہ بودن آن خارق عادت بد و وجہ متصور میشود کہی ازین بورن
کسی از اہل آن صفت و حرمت بچو بدوش جاو و گری از جاو و گران بنبت آنچه کہ از موسی
علیہ السلام از معجزات ظاہر شدہ یا بدوش طبیبی از جلاطیبیان نسبت غالب مچراست عیسی علیہ السلام
یا بدوش دانایا و ماہر بعلوم موسیقی و غنہ سراہی بنبت آنچه کہ صادر شد از داؤد علیہ السلام و دین
سان مترجم گوید مردوش نیست کہ چنین ماہران ہر گاہ مدعی رسالت را بگردند کہ کاری از قبیل
و حرمت آنان بکار آورد و کسی دیگر از اہل آن صفت و خودشان ہم از آوردن شل آن زبانان
و ناتوانان ہتند این کار اورا معجزہ دانند اما ناگاہان آن صفت و جاہلان آن حرفہ باین کار
پی بردن نموانند آر و یعنی دوسر الامر اون تینون امرون ہین سے جسے مطلب ظاہر ہوتا ہو
یہ ہے کہ معجزہ کو معجزہ جاننا سوا اسکے نہیں کہ در وہوں سے تصور ہوتا ہے ایک تو اس جاننے
والیکما ماہر اور عالم ہونا و بن صفت اور حرمت سے جسکی جس سے وہ معجزہ گمان کیا جاتا ہو جسے
ساحر ہونا بنسبت اون معجزون کے جو موسی علیہ السلام سے صادر ہوے یا طبیب ہونا بنسبت
غالب معجزون حضرت مسیح کے یا راگ کے فن کا ماہر اور عالم ہونا بنسبت اوس معجزہ کے جو صادر
ہوا حضرت داؤد علیہ السلام مترجم کہتا ہے کہ کسی معجزہ کا دیکھنے والا جب تک عالم نوگاہ تو وہ قادر
نہو نا اس صفت اور حرفت کے عالمون کا ایسے کام پر جو نبی سے صادر ہو اکیونکہ سمجھ گیا اور جب
ایسا نہ سمجھ گیا تو ایسے کام عجیب کو معجزہ کیونکہ تصور کر گیا عہد ملی وثانیہ ماہان یعلوم ذلک باتفاق

اهل التمثیل اذالم یکن الشخص ساحراً فقد جعل له العلم باتفاق السحرة یمکن ذلك
 كما یمکن ان یجعل ابن السرقان جعل المصاحبة انما یعلم کونہ معجزة لا سحر اما للسحرة
 انعلمہم بالسحر واما لغيرہم فلتقرر السحر بالبیحیث یمنع وعادة قواطعہم علی الکذب
 انہ لیس من فن السحر والا فتم قطع النظر عنہ ما لیس یمکن الفرق بینہما اذ الجاہل بالسحر
 یمکن کون کل معجزة سحر اذ اکان من جنس التفریق فی کمالہ وکذا الجاہل بالطب
 یمکن کون کل معجزة طباً اذ اکانت من فن القصر فی کمالہ وکذا فلواتی بالسماعی الی
 الارض اور رفع الارض الی السماء فکما یرفع عنہما هذا الاحتمال عند الجاہل باللفظ
 قارسی یعنی دویجی آن دانستہ شدن آن فارق عادت است باتفاق اہل فن شلا اگر شخصی
 خود ساحر نبود پس اور حاصل میشود علم بالمعجرات بسبب متفق شدن ساحران براینکہ این کار از آن
 قبیل است کہ ممکن نبود حصول آن بغير سحر پس عصارا انفی ساختن ہر آئینہ معجزة بودن وسحر بودن
 دانستہ میگردد ساحران را بسبب علم آنان بسحر و غیر ساحران را بسبب اقرار کردن ساحران باین کہ
 اینکار از فن سحر نیست بروشیکہ عادتہ متفق بودند ساز و ارادت متفق بودند آن یگانہ بر کذب و دروغ
 با قطع نظر ازین دو طریق یعنی یکے بسبب علم خود دانستن دویجی باقرار باہران این فن شناسا این
 وعالم شدن بود چگونہ ممکن بود فرق کردن درین دویجی معجزة را از جادو جدا دانستن زیرا کہ آنگاہ
 از فن سحر محمول خواہد کرد ہر معجزة را بر سحر ہر گاہ آن معجزة از قبیل دیگرگون کردن صورتها خواہد بود
 و بچنین نادان فن طب ہر معجزة را محمول خواہد کرد بر طب ہر گاہ خواہد بود آن معجزة از قبیل تصرف
 کردن در بدنہا و بین سان پس اگر بیمار دینی صاحب معجزة آسمان را سوی زمین و یا بر فراز
 بروزین را تا آسمان دور نخواہد شد ازین دویجی از سحر و طب این احتمال نزدیک جاہل فن آرد
 و در دوسرا معجزة بچنانکہ کاہدہ سیم کہ ایسی خلایع عادتہ عجیب کام کو معجزة جان لین اوس فن
 کی جس فن کی نہیں ہے وہ معجزة عباد و ہوا ہوا عالمون اور باہرون کے اقرار کرنے اور بالاتفاق کہنے
 سے کہ یہ کام بیشک معجزة ہے کسی صنعت اور حرف سے نہیں شلا جب کوئی شخص خود ساحر نہ تو
 اوسکو یہ جاننا حاصل ہوگا ساحرون کے اتفاق کرنے سے کہ ایسا کام سحر کے فن سے ممکن نہیں
 پس بالتحقیق عصا کا سانپ بنانا معجزة سمجھا جائیگا اور سحر نجانا جادو سحر و کو تو اپنے عالم اور باہر

ہونے کے فن سے اور غیر ساحر و کوا اقرار کرنے سے ساحرون کے اس امر پر کہ یہ عجیب کام سحر و
 جین اس واسطے کہ عادت متغیہ ہے ایک چوٹی بات پر متفق ہو جانا ایک گروہ کثیر کا یعنی مسلم عقل
 اس بات کو تسلیم نہیں کرتی اور جب ان دونوں کاموں سے قطع نظر کریں یعنی ان دونوں اثر
 میں سے ایک کو بھی نہ مانیں تو سحر اور معجزہ میں فرق کرنا ممکن نہ ہوگا اس واسطے کہ جو شخص سحر کے
 فن سے ناواقف ہو گا وہ ہر معجزہ کو سحر ہی سمجھ گا جب وہ معجزہ متغیر اور تبدیل ہو جانے صورتوں
 کے جنس اور قیاس سے ہوگا اور ایسے ہی عالم طب کا بنجانے والا ہر معجزہ کا طب ہی سے ہونا ممکن
 کر گیا جب وہ معجزہ ہوگا جس تصرف فی الابدان سے یعنی تصرف کرنا بدنوں میں جیسے چنگا کرنا میوے و گندم
 یا شفا دینا تب زوہ کا یا زندہ کرنا مردہ کا اور ایسے ہی اور معجزہ ہیں اگر صاحب معجزہ آسمان کو
 زمین پر لے آئے یا زمین کو آسمان تک اوٹا لیجائے تو اس فن کے جاہل اور ناواقف سے
 یہ گمان ہرگز دور نہ ہوگا سحر علی نعم اذا کان الشخص ساحرا وطیبا مثلاً فقد حصل
 له العلم بكون ما اتى به معجزه كاسحرا ولا طبيا بل كلفة ومشقة وكذا اذا اجتمع عليه
 جهم من السحرة ولا طباء بحيث لا يحتمل تو اطوهم على الخطاء واقتر والد بدل لك فقد
 حصل له العلم ايضا فارسی یعنی ہر گاہ آن شخص خود مثلاً ساحر یا طبیب خواہد بود حاصل
 خواہد شد اور ابلا کلفت و بی مشقت علم بمعجزہ بودن و سحر و طب نبودن امریکہ بیار د آنرا مدعی معجزہ
 و زمین سان ہر گاہ مجتمع و متفق شود گردی از ساحران و طبیبان بر و شکیہ محتمل نبود اتفاق کردن
 آنان بر خطا و اقرار کنند آنان باین سحر و طب نبودن و معجزہ بودن آن کاریں حاصل خواہد شد
 اور البتہ جاہل و نا آگاہ را نیز علم آرد و یعنی ہاں اگر وہ شخص خود ساحر یا طبیب ہو شتا تو بے مشقت
 اور بے کاشت جان لیگا کہ یہ کام جو مدعی رسالت لایا ہے معجزہ ہے سحر یا طب نہیں اور اسے بطرح
 جب اس قدر ساحر کہ جبکا متفق ہو جائے خطا پر احتمال نہ کرتا ہو متفق ہو باوین یعنی متفق الکلم
 سب ایک ہی بات کہیں اور اقرار کریں کہ یہ کام سحر اور طب سے نہیں بلکہ معجزہ ہے تو اس
 صورت میں ہی ناواقفوں کو علم حاصل ہوگا اور سحر و معجزہ کے معجزہ ہونے پر عہد ملی و لیس
 الطریق الاول باقوی من الثاني فی افادۃ العلم بل لك منهما جهة قوة ليست للآخر
 اذ الاول من حیث کونه ناشیا من اتفاق جمیع کثیر و جم غفیر لا یحتمل اتفاقا قهرا

علیٰ لفظ انکون اقویٰ من الاول و علم غیر السحرة و الاطباء بنیوتہما من قبیل الثانی
 فارسی طریق اول یعنی معجزہ را از سحر و طب جدا دانستن مابہر ان فن قوی تر نیست در افادہ
 علم از طریق دومین یعنی پی بردن غیر مابہر ان یا عجز از آن کار بسبب دریافتن اتفاق مابہر ان
 برین کہ اینکار از سحر و طب نیست ہمانا معجزہ است بلکہ ہر یکہ را ازین دو طریق جہت از قوت است
 کہ آن جہت قوت دیگر طریق را نیست زیرا کہ طریق اول بسبب دانستہ شدن بواسطہ دیگری
 قوی تر است از طریق دومین کہ بواسطہ اتفاق مابہر ان علم آن حاصل شود و دومین از جہت
 حاصل شدن این علم بسبب متفق و مجتمع شدن جمیع کثیر و حجم غفیر کہ متفق شدن آنان بر نظام احکام
 نذر و پس این دومین اقویٰ بود از اول و علم غیر ساحر و غیر طبیبان بہ نبوت آن دو یعنی حضرت
 موسیٰ و عیسیٰ علیہم السلام از قبیل ثانی است مگر حجم گوید زیرا کہ ہر گاہ کا طمان فن سحر بالاتفاق و بلا عجز
 اقرار نمودند کہ بار ساختن عصا و ہمین سان آیات دیگر کہ از موسیٰ علیہ السلام نظہور در آمدند از قبیل
 سحر نیستند و ہمین جمع کثیر از مابہر ان فن طب زبان کشادند کہ احیاءیت از باب علم طب نیست پس
 اینکار نا آگاہان فن سحر و نا واقفان فن طب را علم بالمعجزہ از اقرار ساحران و طبیبان حاصل شود
 اُر و و پہلا طریق یعنی اوس صفت اور حرفہ کے مابہر اور عالم کا معجزہ کو معجزہ جاننا قوی تر نہیں
 دوسرے طریق سے یعنی مابہر ان فن کے متفق الکلمہ کہ دینے سے بلکہ ہر ایک کو ان دونوں طریقوں
 میں سے ایک طرح کی قوت کی جہت حاصل ہے جو دوسرے طریق کو وہ جہت حاصل نہیں پہلے
 کہ اول قوی تر ہوگا دوسرے بسبب حاصل ہونے او سکے علم کے بدون واسطہ غیر کے اور دوسرا
 قوی تر ہوگا پہلے سے بسبب حاصل ہونے اس علم کے ایک بڑی جماعت اور کثیر گروہ کے متفق الکلمہ
 کہنے اور اقرار کرنے سے جبکہ خطا پر متفق ہو جانا احتمال نہیں رکھتا پس یہ دوسرا اس جہت سے
 زیادہ قوی ہوگا اس پہلے سے پس غیر ساحرون اور غیر طبیبون کا واقف اور عالم ہونا اولیٰ و اولیٰ
 یعنی حضرت موسیٰ اور عیسیٰ کی نبوت سے دوسرے طریق سے ہوگا یعنی اس بنا پر کہ یہ گروہ کثیر
 بالاتفاق اقرار کرتے ہیں کہ یہ کام معجزہ ہے سحر یا طب سے نہیں اور ایسے گروہ کثیر کا خطا پر ہونا
 محتمل نہیں عمریٰ فانما علمنا اجماعا اتفاق السحرة و الاطباء علی ان ماصدر عنہما
 لیس بسحر و لا بطب فجز منا بنیوتہما ولو لا هذا العلم اجماعا لا احتملنا کو نہما ساحرا و

لیلیا کا احتمالنا بقید ہمارا فارسی یعنی ہر آئینہ ہر گاہ دانستیم اجمالا مستقن شدن ساحران و طبیبان
 بر شیکہ ہریدہ صادر شد از ان دو یعنی موسی و عیسی علیہما السلام با دو و طبیب فست پس یقین کر دیم
 بر نبوت آن ہر دو و اگر این علم اجمالی مارا نمی بود ہر آئینہ احتمال میکردیم با سحر و طبیب بودن آن
 ہر دو و آنچنانکہ احتمال میداشتیم بآن نبوت آن ہر دو و مترجم گوید کہ درین صورت یعنی در صورت شادی و خوشی
 احتمال نبوت آنان و سحر و طبابت آنان در پایہ احتمال تساوی داشتی اقرار بالنبوت و جزا
 بآن صورت نمی بست چه مارا میرسد زبان کشادن باین کہ عالم بالبحر و ماہر بالطب نیستیم و سخن بزرگان
 و اتفاق علماء و آن فن را باور نمی داریم درین صورت سبیل تفسیرین چہ سان پذیرد آمی آرد و
 پس چہ بجا جان لیا مستقن ہو جاننا سحر و ان و طبیبو کا اس بات پر کہ جو کام صادر ہوئے اونا
 و دونوں سے وہ سحر و طب سے نہیں یعنی خصا کا سائب نجانا حضرت موسی سے سحر کے فن سے
 یقین بلکہ معجزہ ہے اور برص والے کو فی الفور چنگا کرنا عیسی کا طب سے نہیں بلکہ معجزہ ہے پس چہ
 یقین کی اون دونوں کی پیغمبری اور جو یا علم اجمالی بکچھ نہوتا تو بکچھ احتمال ہوتا و انکے سحر و
 طبیب ہونے کا بھی کہ احتمال ہوتا و انکے پیغمبر ہونیکا مترجم کتاب ہے کہ جب دونوں احتمال برابر ہوئے
 تو انکی پیغمبری اور رسالت بالیقین اور بالبحریم معلوم نہوتی ہم ان دونوں احتمال و یقین دونوں
 دونوں اور نہ نزدیک رہتے کہی تو کہتے کہ یہ سائب نجانا عصا کا حضرت موسی سے بسبب سحر کے ہے و
 چنگا کرنا مسیح علیہ السلام کا برص والے کو اور سوا نکدا کرنا اندھی کا طب سے ہے اور کہی کہتے کہ
 شاید معجزہ ہے در فی صورت انکی نبوت ہمارے نزدیک یقینی اور جزئی نہوتی محولی فلو کان
 آمن السمیعہ موسی علیہ السلام و لا بعد ملاحظۃ البینات عنہ فلا تم حجة الله تعالى
 على فرعون ولا يستحق العذاب لافي الدنيا ولا في الآخرة بانكسر ما جاء به موسى عليه
 السلام لاحتمال السحر في نظره لكن لما آمن السمیعہ به و لا فتن ذلك فقام حجة
 الله تعالى عليه اذ لا يحتمل العقل كون اتفاقهم على الاقرار بالمعجزة من باب الاتفاق
 على الخطا و لا يستحق العقاب في الدارين لذلك فارسی یعنی اگر نمی بود ایمان آوردن
 ساحران بر موسی علیہ السلام پس از دیدن معجزات ظاہرہ از آن علیہ السلام ہمانا نام نمی شد حجت
 الہی جلشانہ بر فرعون و لا استحق عذاب دنیا و آخرت نمی گشت بانکار کردن آنچه کہ موسی علیہ السلام

آورد یعنی معجزات با برین و بسبب احتمال حدوث استن این معجزات در نظر فرعون و لیکن هر گاه که
 ساحران اول ایمان آوردند بموسی علیه السلام پس این وقت بر آئینه تمام شد حجت آبی جلشانه بر فرعون
 از بر آنکه احتمال نیکند قتل متفق بودند آن بگی ساحران بر اقرار کردن معجزه از قبیل اتفاتی کردن
 آسمان بر خطا پس متفق شدند فرعون عذاب دارین را از برین ابرو و پس اگر ساحر لوگ اول
 بعد دیکنه ایسے ظاہر نشانوں اور معجزوں حضرت موسی علیہ السلام کے اونپر ایمان نہ لاتے تو خدا عز
 تعالیٰ کی حجت فرعون پر پوری نہوتی اور وہ دنیا و آخرت میں عذاب کا مستحق نہوتا بلکہ انکا
 کرنے اپنے کے اون کاموں سے جو موسی علیہ السلام لائے بسبب تحمل ہونے سحر کے اوسکی نظر میں
 لیکن جب ساحر ایمان لائے موسی علیہ السلام پر اول تو اسوقت پوری ہوئی اللہ تعالیٰ کی
 حجت فرعون پر اسواسطے کہ احتمال نہیں رکھتا تھا اور نہ سبکاستغنی ہو جانا خطا بر معجزہ کے اقرار
 کرنے میں اسواسطے فرعون و دونوں جہانین عذاب کا مستحق ہوا عربی و الثالث ان یعلم
 ان عاذاۃ اللہ تعالیٰ کم یجری فی اظہار المعجزۃ علی ایدی الانبیاء بالاکتفاء علی القسم
 الاول والا فقد وجب علی الانبیاء الاتیان بالمعجزۃ ککل احد من جنس فنہ و حرفة
 ثلاثت نبوة موسی تبارک المعجزات السحرة ولا نبوة عیسیٰ بها الا لا طبباء اذا
 کان مبعوثین علی غیرہما من اصناف الخلق فلا بد لہما من الاتیان بالمعجزۃ ککل ذی
 فن من جنس فنہ و لیس کک فقد علم ان اللہ تعالیٰ الکفی فی استبانتہ معجزۃ الانبیاء
 بما یحصل العلم بہ سواء کان بذا و الواسطۃ او بواسطۃ العالمین بل عدم الفہم
 بینہما یتماہر المقصد من البختۃ و هو العلم بیکون فاعلہ نبیاً لا متنبیاً و ما جاء بہ
 معجزۃ لا ضنعۃ ولا حرفة ولا شک ان عامر الاغلب بالمعجزۃ انما هو من القسم الثاني
 فارسی سومین امر از سہ گانہ امور کہ ظاہر فیثو و مطلب مگر باظہار آن این ست کہ دانستہ شود
 کہ ہر آئینہ عادت اللہ جلاری نشدہ در ظاہر کردن معجزات بر دستہائے انبیاء بکفایت کردن بر قسم
 اول یعنی صرف دانستن ساحران معجزہ موسی را کہ بر صورت ما را ساختن عصا بود و دانستن طبیبان
 معجزہ عیسی علیہ السلام را بر زندہ کردن مردہ ورنہ یعنی اگر برہمین اکتفا رفتی پس ہر آئینہ واجب
 میشد بر انبیاء علیہم السلام آوردن معجزہ بر ہر گروہی از جنس فن آن و حرفت آن بر ترجم گوید

شکلا بر آنگران معجزه آنگری در بخشیان و سرود سرایان معجزه فن موسیقی و بر ایل انشا و شعر
غنا مضن فن جوخت و دیگر فنون متعلقه آن و بین سان بر طوائف اهل فنون که لائقه ولا تخصی اند
پس ثابت نمی شد نبوت موسی علیه السلام مگر بر ساحران و نیز ثابت نمیشد نبوت عیسی علیه السلام مگر بر
طیبیان و بر گاه این هر دو طایفه السلام به خوش بود و در بر غیر آن و یعنی ساحران و طیبیان نیز
از اصناف خلق انش پس ناگزیری پیو د این هر دو را آوردن معجزات بر هر صاحب فن از منس
فن باو و بین نیست یعنی این هر دو طایفه السلام معجزات از سر اسر متعلق و حرت نیار ورده اند
پس دانسته شد که هر آئینه ایزد تعالی اکتفا فرمود در هویدا کردن معجزه انبیاء علیهم السلام بر آن
وجه که حاصل شود بان علم بالمعجزیت برابرست که آن علم بدون واسطه بود یعنی معجزه دانستن خود
ساحران و طیبیان چنین انجاز را بدوات خود بای و ساطت دیگری یا بواسطت دانندگان آن
یعنی بسبب متفق الکلمه بیان کردن شلاً ساحران و طیبیان که این کار از قبیل سحر و طیب بوده
ست بلکه معجزه است بسبب فرق نبودن در میان این هر دو یعنی علم بلا واسطه و علم بالواسطه
در آنچه که مقصود و مطلوب بود از بخت انبیاء علیهم السلام و آن علم بود به نبی بودن آن معجزه
آرنده و متنبی نابودن او یعنی دعوی نبوت بدروغ کننده نبودن آن معجزه تا او معجزه نبودن
آن ناییده شده و صفت و حرمت نبوت آن کار و شک نیست که علم غلب بالمعجزه از قسم ثانی
میباشد یعنی با قرار و اعتراف کردن کاطان فنی که معجزه از قبیل آن فن گمان برده شود باینکه معجزه
است حرمت و صفت نیست مترجم گوید که راز در غلبیت طریق ثانی یعنی حصول علم بالا عجز باشد
از زبان جم غفیر که بسبب مهارت خودشان در صنعتی و حرمتی که چنین معجزه از منس آن گمان
کرده شود بر است بودن معجزه پی برده و بصدرق آن تصدیق کرده باشند اینست که حضور همه
کسان از مبعوث علیهم در مجلس ظاهر معجزه دشوار بل محال پس غیر حاضرین را علمی که حاصل میشود
از زبان حاضرین ما برین این فن بهره میگرد و مهندا بعد القرآن قرون و انقضای دهور
نوا بر گان عرصه هستی را علم بالمشاهده مجال صحت علم بالسمع که از جم غفیر حاصل شده باشد
مورث تصدیق میگردد از و یعنی تیسر امر جنس مطلب ظاهر بود و سیه که جانا جاو
که بر آئینه عادت آبی جلشاده جاری نمین هونی معجزون که ظاهر کر نی من جو پیغمبرون که ماته

سے ظاہر ہوتے ہیں اور پر کافی ہونے کے قسم اول پر یعنی اوس صفت اور حرفہ کے جاننے پر
علم اور تصدیق معجزہ کا مختصر ہونا نہ دوسری قسم یعنی مابہرون کے اقرار سے جان لینے پر اور نہیں
تو ہر آئینہ واجب ہوتا اور نہیں ہونے کے معجزوں کا دکھانا ہر ایک گروہ کو اون فن والوں میں سے
کہ جس جنس سے وہ معجزے گمان کیے جاتے مثلاً لوہار و نکو معجزہ لوہاری کا اور سناروں کو
معجزہ سناری کا اور موسیقی جاننے والوں کو معجزہ موسیقی کا اور اس طرح ہر قسم کے فن اور ہنر والوں
کو جدا جدا معجزہ دکھایا جاتا اور مستحقین اور حرفی اور ہنر بشمار ہیں پس اس سبب سے دکھانا اور
دشوار بلکہ محال درخصورت حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نبوت ثابت نہوتی مگر ساحر و دہر اور غیبی
علیہ السلام کی نبوت مگر طبیبوں پر اور جبکہ وہ دونوں مبعوث ہوئے تھے طرف غیر ان دونوں
کے بھی یعنی موسیٰ علیہ السلام مبعوث تھے طرف ساحرون اور غیر ساحرون کے اور عیسیٰ علیہ السلام
طرف طبیبوں اور غیر طبیبوں کے مختلف مخلوق میں سے تو اس صورت میں یا تو ایسی دشوار بلکہ
محال کام کرنے اور واجب ہوتے یا نبوت اور انکی ناتمام رہتی اور ایسا نہیں ہو یعنی ہر ہنر اور صفت
اور حرفہ کی جنس سے جو دنیا میں ہیں معجزے نہیں دکھائے ہیں بیشک جاننا گیا کہ ہر آئینہ اللہ تعالیٰ
نے ظاہر ہو جانے معجزوں انبیاء علیہم السلام میں اسی امر پر کفایت کی جس سے علم اور تصدیق محال
ہو جائے درباب معجزہ ہونے اوس خارق عادت کے جو مدعی نبوت ظاہر کرے برابر ہے کہ ہر
واسطہ کے ہو یعنی اوس فن کے مابہر کو خود معلوم ہو جائے کہ یہ کام اس فن کا نہیں بلکہ معجزہ ہے یا
بالواسطہ ہو یعنی اوس فن کے عالموں کے اقرار کرنے اور تفریق الکلمہ کہہ دینے سے کہ یہ کام صفت
اور حرفہ سے نہیں بیشک معجزہ ہے کہ واسطہ کہ ان دونوں طریقوں یعنی بے واسطہ معلوم ہو جائے
یا بالواسطہ دریافت ہونے میں کچھ فرق نہیں درباب حاصل ہونے اوس کام کے جو مقصود ہوتا ہے
بغت انبیاء علیہم السلام سے یعنی اوس معجزہ کے فاعل کا نبی معلوم ہو جائے نہ بتنی یعنی جو ثابوت
کر نیو الانبوت کا کچھ شبہ ہے منتزدکھا کر اور یہ جاننا کہ جو کام یہ شخص نبوت کا مدعی لایا ہے معجزہ
ہے حرفہ اور صفت نہیں اور بیشک نہیں کہ اقل علم بالمعجزہ اسی دوسری قسم سے متعلق ہوتا
ہے یعنی مابہرون اوس فن کے بالاتفاق اقرار کرنے سے کہ یہ کام معجزہ ہے مترجم کتاب ہے کہ غلب
ہونا اس دوسرے طریق کا اس سبب ہوتا ہے کہ جب اوس نبی کا زمانہ گزر جاتا ہے اور اس زمانہ کے آدمی

میں سے جنہوں نے بسبب سہارت اور اپنے علم کے اس سحر کا سحر ہو یا بان یا بر جو کچھ باقی رہا
 ان کو ان پہچان کر ان ہی اگلوں سے یہ علم اور تصدیق حاصل ہوتی ہے بلکہ خود ہی کے
 زمانہ میں ہر وقت ظہور سحر کے سارے آدمی جکی طرف وہ نبی سیوٹ ہوتا ہے مجلس سحر میں
 موجود نہیں ہوتے ہیں بالضرور غیر حاضرین کو ان ہی حاضرین کے بیان اور اقرار سے سحر کی
 تصدیق حاصل ہوتی ہے جس سے اس نبی پر ایمان لاتے ہیں ومنہ یتظہر اندہ ینبغی ان تکون
 سحر کی نبی من جنس ماصوات المتعارف فی امتثال تلك الاثر من مكا هو الوقر
 على ما قيل فيجعل معجزة موسى عليه السلام من جنس ما يحتل كونه سحر آفة السحر
 وشياع فنه في زمانه اذ الفرق بين تلك المعجزات وبين السحر انما يحصل للسحر لعلهم
 بالسحر والغير تبصرون هو كاد العلماء فقد تم حجة الله على الناس جميعا العالم من هم
 والمجاهل بخلاف الاول بل كن من السحر شائعا في زمانه فلا يحصل من تلك العلم يكوننا
 معجزة كسحر كاحدى حتى تثبت نبوة ومنه يقال بالنسبة الى معجزات عيسى عليه السلام
 ولو عكس كما مر فبجعل معجزات موسى عليه السلام لعيسى ومعجزات عيسى لموسى فلا
 يتفهم ما في زمانه وما ولا يكن لهما اثبات نبوة بما بهما على احد من الناس بحيث يميز
 عما في الواقع وليس كاصرف انهم حجة الله على احد فارسي يعني وازان ہویدار میشود
 سزاوارست بودن معجزه ہرنوی از جنس انچه که شائع و متعارف ہو در جهان اوقات اینخاند و واقع شد
 پس گردانیدہ شد معجزه موسی علیہ السلام از جنس انچه کہ احتمال داشت سحر و جادو بودن آن بسبب غالب
 و شائع بودن فن سحر در زمان موسی از ہر آنکہ فرق در میانہ معجزات و در میانہ سحر جز این نیست کہ
 ہویدار میشود مہر سحر ازہر سبب عالم بودن آنان سحر امر غیر ناظر بسبب تصدیق کردن عالمان آن
 فن پس ہر آئینہ تمام شد تحت الکی جلسانہ ہر مہر مردمان ہم ہر عالمان آنان ہم ہر جہان آنان بخلاف
 آنکہ اگر در آن زمان سحر را شیوع نمی ہو د کسی را سحر بودن یا معجزہ بودن انکار یعنی عصا را بصورت
 حیہ ساختن علم حاصل نمی شد تا نبوت موسی علیہ السلام ثابت شود و ہمین سان گفتگو کردہ آید نسبت
 معجزات عیسی علیہ السلام و اگر کار بر عکس شدی کہ معجزات موسی ہر عیسی و معجزات عیسی ہر موسی
 بر ساخته شدی آن ہر دور از زمان خودشان نیز سود بار نیامدی مترجم گوید مردادش آنکہ

اگر معجزہ انقلاب عصا بصورت سیّہ کہ در زمانہ اربع قبل سحر گمان کردہ میشود بر عیسیٰ علیہ السلام دادہ شد
 چونکہ در زمان این حضرت سحر را شیوع و غلبہ نمود مر این معجزہ اورا معجزیت دریافتہ نیکست زیرا کہ تمیز
 بین السحر والمعجزہ وابستہ باشد بحال مہارت در سحر و آن زمان غلبہ سحر ہو و پس تمیز مفقود و بودی
 و معجزہ سودمند و رہین سامان در معجزہ ایسا روتقی ہو سی علیہ السلام دادہ شد ہی پس بسبب عدم
 شیوع فن طب در زمان آن علیہ السلام فرقی در میان معجزہ و طب پدید نمی شد و مقصود از معجزہ کہ
 نبوت صدق رسالت بود و پیرائمی نبی کشید لہذا مولف فرمود کہ این معجزہ ما و ممکن نبود آن ہر دورا
 ثابت کردن نبوت خود با پس نام نمی شد حجت ایند تہا لے بر کسی از مردمان بروشنی کہ جزم و یقین
 کردی بآن فی الواقع و مطابق نفس الامر آرد و اورا اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہر نبی کا معجزہ اول
 کاموں کی جنس سے ہوتا ہے جو شائع اور بہت مشہور اور متعارف ہوتے ہیں اور ان زمانوں میں
 جیسے کہ واقع ہوئے اور کہا گیا یعنی سابق اس سے پس آرد گئے گئے موسیٰ علیہ السلام کے معجزہ سے
 اس جنس سے جس سے سحر ہونا معجزہ کا احتمال تھا بسبب غالب ہونے سحر کے اور شائع ہونے اس فن
 کے اور ان کے زمانہ میں اس واسطے کہ معجزوں اور جادوؤں میں فرق حاصل ہوتا ہے ساحر و کلبیہ
 علم سحر کے جسکے دسے ماہر اور عالم ہوتے ہیں اور غیر و نکو یعنی اور ان آدمیوں کو جو اس صنعت اور حرفت
 سے واقف اور ماہر نہیں ہوتے بسبب تصدیق کر لینے اور اقرار کرنے ان عالموں اور ماہروں کے
 اس بیان سے کہ یہ کام معجزہ ہے اور انکے فن میں سے نہیں پس پوری ہو جاتی حق تعالیٰ السجاد
 کی حجت سہو پرا وین سے عالمون پر اور جالبوں پر بخلاف اسکے کہ سحر کا فن اور انکے زمانے میں شائع
 اور مشہور نہوتا تو معجزہ ہونے اور سحر نہونے کا علم سیکو بھی حاصل نہوتا یعنی کوئی بھی بالیقین نجاشا
 کہ یہ سانپ نجاشا کا سحر سے ہے یا معجزہ ہے تاکہ موسیٰ علیہ السلام کی نبوت ثابت ہو جاوے
 اور ایسے ہی کہا جاوے بہ نسبت معجزوں عیسیٰ علیہ السلام کے اور اگر بالعکس ہوتا یعنی موسیٰ کے
 معجزے عیسیٰ کو دئے جاتے اور عیسیٰ کے معجزے موسیٰ کو تو یہ امر ان دونوں کو نفع نہ دیتا خود
 ان ہی کے زمانوں میں اور ممکن نہوتا اور ان دونوں کو اپنی نبوت کا ثابت کرنا کسی آدمی پر ایسا
 کہ بالیقین اور بالجرم مطابق واقع اور موافق نفس الامر کے تصدیق کر لیتا پس حجت اتھی جلتا دیو کی
 نبوتی کسی پر عجز کی واذا علمت انک المقدمات فقول قد جاء رجل من العرب وادعی النبوة

و بعمل مجزة الاتيان بكلام من الخلق عن الاتيان بمثله اما فصاحة و بلاغة بصرف قبيح و
بما و لغيرها بحيث قلنا بعد من اختصاص المجزة بن دون من مما يليق بشان الاتيان
فلهذا من يجعله مجزة ثبتت به نبوت و حيث قلنا ان العلم بالمجزة انما يحصل اما
من العلم بهذا الفن و باقرار اهل الفن على الجهر عن الاتيان بمثله و قلنا بعد من الاتيان
في العلم بالايمان بالنسبة الاولى فقد ثبت نبوته على العرب و النجم و الترك و الذي يعلم ما
على العرب فلما منهم باسان العرب و مع فهم فنون الفصاحة و البلاغة فلو كان ما جاء
به من تلك الفنون لا يمكن لهم الاتيان بمثله و لا قوة من كثرة فصحايم و بلغاتهم و خطابه
و شهرة من في زمانه بينهم و غاية عداوتهم له كما هو العادة في مدعيها و اما على
غير العرب فلا قرار اهل الفن و اعتراف فصحاء العرب و بلغاتهم مع كثرة قوم و سعة
ممالكهم و كثرة امصارهم و بلادهم بالجهر عن الاتيان بمثله بحيث لم يحدث عن
احد منهم الاتيان بمثله منذ الف ماضى عام مع نداء فقهاء الاسلام طرأ على
اصواتهم في كل زمان على وجوب تحدى القرآن على كل احد لا يكون اعلى من العلم
في امر النبوة و انه لا بد من العلم فيه فقد حصل لهم العلم على الكل الوجوه لعدم قلة
الناس بالاتيان بمثله كما اوحاه صلى الله عليه و سلم فيه ثبت نبوته على العرب و اهل
اليمن و هرگاه دانسته شد نداین سه مقدمه پس میگویم که هر آینه آید بر ما مدعی از عرب و دعوی نبوت
کرد و معجزه خود را روا داد و در آن خود کلامی که عاجز باشد همه خلق از آن دردن همچون آن کلام یا از
بهر فصاحت و بلاغت آن صرف یعنی صرف فصاحت یا صرف بلاغت یا هر دو یعنی فصاحت و بلاغت
یا غیر آن هر دو مترجم گوید که علاوه از کمال فصاحت و غایت بلاغت اشاره است بسوی تشریح
شرائع و پسند رفاه بار مصنون از خلل و زلل و نوایس سرمایه انتظام امور جهان و هر قدر
توحید خالص و تمجید محض و مسالك حسنت و هر هوش طاعات و شایع احترام از سبب
و مصالح و دفعه فساد حال و مال و زمین سان قوانین آئینه که در قرآن مجید مذکور و مسطور اند
و معند اخبارات بالنیب که سراسر و سرسری تفاوت بطور رسیدند و فرقی حیان نشد و معند اغراب
مضامین قرآنی و روایع تلخیصات قرآنی که نائمه الحصر و خارجه الاحصاء هر لحظه هر زمانی که دیده

شوند پیش از او و در ایام باشند اما بهر چنین دیدن نظری بایر بحالی توفیق نزدانی و لولاع و شرف
 بار و روحانی بتابش کشیده و برداشتی در آورده شده و در کوشان تیره در دوش میگردید و بهر
 بستگان چگونه نگاه بسویش کشادن توانند که چشم بنا و دل دانان دارند هر که توفیق باری بسیار
 بود آشکارا بیند و بهر یار کشاید نقش بر نگاه تا اهل ایم بخشش نبودن معجزه بفرستی بی فن دیگر از آنچه
 که در غور بود نشان انبیا پس با که و حرجی و مضائق نیست در قرار دادن آن معجزه که ثابت
 شود بآن نبوت آن مرد عرب مدعی نبوت و بهرگاه گفتیم که هر آینه علم بالمعجزه جز این نیست که حاصل
 میشود یا بسبب علم باین فن یا بسبب اقرار اهل فن بر عاجز شدن از آوردن مثل آن و بهرگاه تا اهل
 ایم بدم انکار و عدم انحصار علم بالا عجز در قسم اول پس هر آینه نبوت آن علیه الصلوة والسلام
 ثابت شد بر عرب و عجم و ترک و دلیلم لیکن بجز پس بسبب عالم بودن آنان بر زبان عرب و معرفت
 آنان ببنیون فصاحت و بلاغت پس اگر آنچه که آورد آنرا یعنی قرآن مجید ازین فنون می بود و هر
 آینه توانش می بود آنرا بر مثل آن آوردن و هر آینه می آوردند آن را بسبب کثرت فصیحان
 و بلیغان و خطیبان آنان و مشهور بودن این مرد و فن یعنی فن فصاحت و بلاغت در زمان آن
 مدعی نبوت در میان آنان و نیز غایت عداوت آنان با وی اینچنانکه عادت است در باره مدعی آن
 یعنی هر مدعی نبوت مترجم گوید که رسم مستمره است که گرداگرد از مردمان زمان با هر بنی عداوت ساز
 میکنند لیکن بر غیر عرب ثابت شدن این نبوت بسبب عاجز شدن اهل فن یعنی اعتراف کردن
 فصیحان عرب و بلیغان آنان با وصف کثرت آنان و فراخی ملک آنان و کثرت امصار و بلاد آنان
 بعاجز بودن خود یا از آوردن مثل آن کلام بر دشواری گفتار و ردایت نکرد کسی از آنان از کس
 باظهار آوردن کسی مثل چنین کلام یعنی از کسی منجمله بلیغان و فصیحان عرب تا زمان و واژه بعد
 سال با وجود با همگ زدن و ندا کردن سراسر علماء اسلام با و از بلند خود با در هر زمان بر وجوب تحدی
 قرآن بر هر یک تا که نباشند آنان بر غیر علم در امر نبوت و هر آینه ناگزیر است علم در آن پس هر آینه
 حاصل شد آنرا از علم بالکل وجود بسبب قادر نبودن و توانش نداشته سراسر مردم زاد با آوردن
 آنچنانکه دعوی کرد آنرا آنحضرت صلی الله علیه و سلم پس باین بیان ثابت شد نبوت آنحضرت علیه
 و السلام بر غیر عرب نیز از و و در حجب به تیغون مقدم معلوم بود چنانکه گفته بین که ایک مرد

عرب سے آیا اور نبوت کا دعویٰ کیا اور اپنا معجزہ بنایا ایسا کلام کہ جسے مثل لانے سے خلق اللہ عاجز
 ہوئی یا تو اسکی فصاحت اور بلاغت سے ہر واحد سے یا دونوں یعنی فصاحت اور بلاغت کے
 آپس میں ملنے سے یا سوای ان دونوں یعنی اور امر سوای فصاحت اور بلاغت کے جیسے خبار
 الشیب یعنی پیش گوئیوں وغیرہ پس سبب جہم قائل ہیں کہ معجزہ محض اور خاص نہیں ہوتا ایک فن
 کے ساتھ اس قبیل سے جو انبیاء علیہم السلام کی شان کے لائق ہو پس مضائقہ اور خون نہیں
 ایسے کلام کے معجزہ قرار دینے میں جس سے مدعی نبوت کی نبوت ثابت ہو جاوے اور جب ہم
 کہہ چکے کہ معجزے کا جان لینا حاصل ہوتا ہے یا تو اس فن کے ماہر اور عالم ہونے سے یا اس
 فن کے ماہروں کے اقرار کرنے سے اپنے عاجز ہونے اور قدرت نہ رکھنے سے ویسے کام کے لانے
 پر اور ہم کہہ چکے کہ کافی اور مختصر نہیں معجزہ کو معجزہ جان لینا اوپر قسم اول کے معنی صرت اس
 فن کے ماہر اور عالم ہونے پر بلکہ ناواقف اور نا آگاہ کو اس فن کے عالموں کے اقرار کرنے
 اور اپنی عاجزی بیان کرنے سے کہ وہ اپنے اس فن سے ایسا کام ہرگز نہیں کر سکتے معجزہ ہونے
 کا علم حاصل ہوتا ہے پس تحقیق ثابت ہوئی نبوت او کی یعنی نبوت مرد عرب علیہ الصلوٰۃ والسلام
 کے اور عرب اور یحکم اور ترک اور دیلم کے عرب پر تو انکے عالم ہونے سے زبان عرب پر اور فنون
 فصاحت اور بلاغت کے عارف اور ماہر ہونے سے اس سبب سے کہ وہ یعنی وہ کلام اگر ان
 فنون فصاحت اور بلاغت سے ہوتا تو انکو بھی قدرت ہوتی او سپر ویسی ہی کلام لانے کے
 اور بیشک وہ لاتے اسکو یعنی اس کلام کے مثل کو سبب کثیر ہونے اوکے فصیحون اور بلیغون
 اور خطیبون کے اور نیز بسبب مشہور ہونے فنون فصاحت و بلاغت کے اس زمانے میں دربار
 اوکے اور بسبب نہایت عداوت او کی کے ساتھ ان مدعی نبوت کے جیسی کہ وہ عادت ہے
 در باب مدعی نبوت کے یعنی ہر زمانے میں ہر نبی کے اکثر آدمی دشمن ہو جاتے ہیں کہ واسطے کہ نبی
 انکو تعلیم کرتا ہے توحید اور تہجد خداوند کی اور وہ عادت کردہ ہوتے ہیں شرک کے جو کشتیاں
 کے دھوکہ دینے سے اوکے دلوں میں بہت مستحکم اور مضبوط ہو جاتا ہے اور نیز ہدایت کرتا ہے
 شرک کرنے رسوں کفر اور فسق و فجور کے اور ایسی بدرسمین او کی مانوس اور مالون ہو جاتی
 ہیں اور نیز بیشتر بے عقل آدمی اپنے گمراہ باپ اور دادوں کی لکیر پیٹتے ہیں اور او کی ماسقول

بیرونی کو اپنی معاد قندی گمان کر کے اور سکا چوڑا ہر چند وہ بدرسم مرتب (عقلی اور کمر اہی
 سے جاری ہوئی ہوشان اور سخت جانتے ہیں اس سبب سے کم آدمی جسکو اللہ تعالیٰ نے نیک
 سمجھ اور ذلی عبادت سے بہرہ مند کیا ہو نبی کو مان کر اپنے جان و مال و فرزند سے زیادہ دوست
 رکھتے ہیں لیکن بہت سے آدمی ان کے دلی دشمن بن کر ہر وقت ان کے زیاں بلکہ جان کے خواہان
 ہو جاتے ہیں اس واسطے مولف صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا بقولہ کما ہو العادة فی مدعیہا لیکن
 غیر عرب پر یعنی ثابت ہوتی ہے اور سکی نبوت اور پرچم کے بسبب اقرار اور اعتراف کرنے عرب کے
 نصیحون اور بلیغون کے باوصف اور انکی کثرت اور ان کے ملک کی وسعت اور ان کے شہروں اور
 بلدوں کے کثیر ہونیکے ایسا اقرار کہ وہ عاجز ہیں ایسے کلام کی مانند لانے سے اس حیثیت سے
 کہ کسی نے روایت اور حدیث نہیں کی کہ کوئی اور نہیں سے کبھی مثل اس خودندی کلام کے لایا ہو
 بارہ سو برس سے یعنی اب تک کہ یہ رسالہ نالیف کیا جاتا ہے باوصف پکارنے اسلامی عالموں کے
 سربراہ اور سر اسر بڑی آواز سے ہر زمانے میں کہ واجب ہے لانا مثل قرآن کے یعنی جسکو قرآن
 مجید کے معجزہ ہونے اور اسکی منزل من اللہ ہونے میں شک ہو وہ اپنی تشنی کر لے اور پھر حسب
 ہے کہ اگر اپنے آپ کو اس امر پر قادر جانتا ہو تو مثل اس کلام کے بنا لاوے تاکہ امر نبوت کا جاہل نہ رہے
 کہ ناگزیر اور ضروری ہے حاصل ہونا علم کا سین پس تحقیق حاصل ہوا انکو یعنی اہل عجم کو کامل تر و جہ
 ساتھ قدرت نہ کہنے سارے آدمیوں کے ایسے کلام کی مثل لانے پر جیسی کہ دعویٰ کیا اسکا نبی صلی اللہ
 علیہ وسلم نے یعنی ظاہر کیا قول الہی جل شانہ اس مبانی اور عبارت سے وان کلمتم فی سربہ ہما نزلنا
 علی عبدنا فاقوا بسورۃ من مثله یعنی اگر ہو تم شک میں او اس سے کہ تم نے اتارا اپنے بزرگ
 پر یعنی حضرت خاتم الانبیاء و محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پس تم ہی ایسا ہی کلام لاؤ وان لم
 یأتوا ولین تا تو افاقوا الناس التي وقودھا الناس والجماعة یعنی پس اگر نکلا سکو اور سر آئینہ
 نکلاو گے پس ڈرو اس آگ سے کہ ایندین اسکا آدمی اور پتر ہیں پس اس سے نہایت ہو کہ نبی
 نبوت اور صلی اللہ علیہ وسلم کی غیر عرب پر بھی عربی و لیس لہم ان یقولوا انہ ادعی علیہما
 فی فنون لہما علیہما فائتہ ادعی فی فنون الفصاحة والبلاغۃ فی لسان العرب و
 نحن من الاعاجم فلا تلبث معجزۃ بالنسبة الیہ لانا بخیب عنہ او کلا بالنقض بانکم

لما لا تعلمون لسان العرب ودقائقه كذلك لا يعلم غير الطبيب صفة الطبابة وفنونها
 فله ان يقول لعل ما اتى به عيسى عليه السلام في مقام التحدى من علاج الابرص
 والكملة واحياء الاموات يكون من الطب لا من المعجزة وعدم اتیان غيره من الالطباء
 لا ينافي هذا الاحتمال لجواز كونه احدهم فلا يقدر عليه غير ذلك وكذلك القول فله
 في شان موسى عليه السلام ومعجزاته فلا تثبت نبوتهما عليهم بتلك الاعمال وقد
 جعل الله تلك الاعمال برهاناً لاثبات نبوتهما على العموم فارسی نیست آنرا یعنی نبوت
 گفت که هر آینه آن مدعی رسالت صلی الله علیه وسلم دعوی اعجاز کرد و در فیکه ما عالم آن نیستیم
 هر آینه آنحضرت دعوی کرد و در فنون فصاحت و بلاغت زبان عرب و ما از ماب جم بستم پس نسبت
 با معجزه چنین مدعی رسالت ثابت نمی شود از بر آنکه یعنی ازین سبب گفتن نمی توانستند مگر آن اعجاز
 قرآنی که ما جواب گوئیم اولاً بطریق نقض و الزام باینکه هر آینه آنچنانکه شما میدانید زبان عرب
 و دقائق آن بین سان غیر طبیب صفته طبابت و فنون آن نمیدانند پس ادوی تواند گفت که شاید
 هر چه که عیسی علیه السلام در مقام تحدی و دعوی اعجاز آورد از به کردن ابرص و شفا دادن مجذوم
 و بینا کردن کور و مادر زاد و زنده کردن مردگان از فن طبابت بودند از قبیل معجزه و نیا و رون کس
 دیگر از طبیبان چنین کار این احتمال را سنانی نیست زیرا که آن علیه السلام و از اترین طبیبان زمان خود
 باشد ازین غیر ابرین کار را نتوانستند و بین سان در شان موسی علیه السلام و معجزات او گفتار آنرا
 پس ثابت نشود نبوت آن هر دو طبیباً السلام بر آنان یعنی بر غیر ساحران و غیر طبیبان باین کار را و
 حال آنکه از دقت لای همین کار را یعنی معجزات آنان را بر زبان قرار داد بهتر ثابت کردن نبوت آنان علی التمام
 یعنی بر ساحران و غیر ساحران و طبیبان و غیر طبیبان آورد و اورن بین پیونچما و نگوئیم که گمانا که حقیر
 اون مدعی نبوت صلی الله علیه وسلم نے اعجاز کا دعوی کیا اون فنون بین جگہ ہم عالم نہیں پس تحقیق
 اور نبون نے دعوی کیا زبان عرب کی فصاحت اور بلاغت کا اور ہم تو عجمی بین یعنی خود عرب
 کی زبان ہی نہیں جانتے و دقائق او کے کیونکر جانیں پس ہماری نسبت اونکا معجزہ ثابت نہیں ہوتا
 اس واسطے کہ ہم جواب دینگے بر سبیل نقض اور الزام کے اس تقریر سے کہ جیسے تم نہیں جانتے عرب کی
 زبان ویسے ہی جو شخص کہ نہیں جانتا طبابت اور اسکے فن وہ کہہ سکتا ہے کہ جو کام حضرت عیسیٰ

کے جیسے برص والے اور کوڑھی کا اچھا کرنا اور مادر زاد بچہ کو سوا کھانا بنا کر دے کہ زندہ کرنا
 شاید دسے سب طب سے ہوں مجروح سے خون اور کسی دوسرے طبیب کا ایسے کام نانا یعنی عاجز
 ہونا ایسے عجیب کاموں سے اس احتمال کا منافی نہیں اس واسطے کہ ممکن ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
 اور سب طبیبوں میں سے زیادہ تر عالم اور باہرین ہیں اس سبب سے دوسرا قادر ہوا ایسے کام کرنے
 پر اور ایسا ہی کہہ سکتا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے معجزوں کے باب میں ہیں اور دونوں
 کی نبوت نہیں ثابت ہوتی ان کاموں سے ایسے آدمیوں یعنی نادانوں فن طبابت اور فن سحر
 پر اور حال یہ کہ خداوند تعالیٰ نے ان ہی کا منکر و برہان اور حجت ٹھہرایا ان کی نبوت کی واسطے علی العی
 وثانیاً بالکل بان المقصود من الاثبات بان تلك الاحمال اثبات النبوة والعلم بكون تلك
 الاحمال من قبل الله تعالى لا من باب الاكتساب كما يحصل بفنون الفصاحة والبلاغة بعد العلم
 بأصل اللغة كذلك يحصل بأقوال الفصحاء والبلاغاء طرأوا هم علماء الفن بكونه معجزة لا
 فصاحة ولا بلاغة علماء لا يربيه تشكك العلماء معجزات سائر الانبياء ببل تفاوت بل هذا اقوى
 لكون اعجازهم بالنسبة للينا كما اذا كنا حاضرين مجلس المعجزة لعدم زوال تلك المعجزة بل هي باقية
 الى الابد كما كانت في العهد الاسلامي بخلاف معجزات سائر الانبياء اذ ليس لنا منها الا الحكاية
 عنها بان موسى مثلاً فعل كذا وعيسى كذا في سنة اذ اوليت الحكاية كالعيان فارسی وروایت
 جواب غیرین صلیح یعنی وان شکان اصل حال بدون تعرض الزام این است کہ تصور در چنین کار بایستی معجزات آورد
 ثابت کردن نبوت میباشد و این معنی کہ این کار را مجانباً نزد تعالیٰ است و از باباً کتابت است آنچه انکار حال
 میشود و علم فصاحت و بلاغت بعد حصول علم باصل لغت بعین سان حاصل میشود باقر کردن فصیحان سرسرد حال آنکہ
 آنان حکما آن فن میباشد باین کہ بر آئینہ چنین کلام معجزہ است فصاحت و بلاغت نیست و این علم کہ باقر علمای
 آن فن حاصل میشود علمی میباشد باین کہ شک نزدیک آن نمی آید بچو علم بالمعجزات سرسبز بقیہ ان
 بی تفاوت بلکہ این یعنی علم باعجاز قرآن قوی تر میباشد بسبب بودن اعجاز آن نسبت بابرو شک
 گویا ہستیم از حاضران مجلس نزول معجزہ بسبب زائل نشدن این معجزہ بلکہ این معجزہ باقی ماندہ بود
 تا بعد و جاویدان جاوید بر انسان کہ بود در آغاز اسلام بخلاف معجزات دیگر انبیاء علیہم السلام و دیگر
 نیست نزد ما از آن جز حکایت کردن از آن باینکہ موسیٰ چنین کرد و عیسیٰ چنین در فلان سال و حال

حکایت مانند چشم دیدنی باشد مترجم گوید کہ حکایات و روایات بسبب مداول از مدتی طولی
 غلط و غرض نسیان و زیادت و نقصان واسطہ و حمل می باشد لہذا در اعتبار ہنگامی ہمانند کہ در
 آن مادہ شریات بر سبب و سبیل تصرفات و احوال مسدود می باشد چگونہ در ترازوی قیاس بر حشر و
 برخلاف بیان کہ خود نفس الامری حال خود را حال و راوی می باشد اورو و دوسرا جواب بطریق
 کے یعنی واقعات محل حال بدون تعرض الزام و اعتراض کہ کسی پر ایسا ہے کہ مقصد اصلی ایسے
 کاموں کے لئے یعنی معجزے ظاہر کرنے سے نبوت کا ثابت کر دینا ہوتا ہے اور یہ جاننا کہ یہ حال
 خارق عادات یعنی قرآنی معجزہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے کچھ کسی فن سے بنایا ہوا نہیں ہے
 جیسا کہ حاصل ہوتا ہے فصاحت اور بلاغت کے جاننے سے بعد جاننے اصل لغات کے ویسا ہی
 حاصل ہوتا ہے فصیحون اور بلغیون کے اقرار کرنے سے اس امر پر کہ بیشک معجزہ ہے فصاحت
 بلاغت کے فن سے بنایا ہوا نہیں ہے اور یہی فصیح بلغ عالم ہوتے ہیں اوس فن کے اور یہی
 علم جازم ایسا حاصل ہوتا ہے کہ شک اوسکے پاس ہی نہیں جانتا مثل علم ہمارے کے نسبت معجزہ
 دوسرے پیغمبروں کے بے تفاوت بلکہ یہ جاننا یعنی قرآنی اعجاز کی تصدیق تو ہی ترہی ہے
 اس واسطے کہ اسکا اعجاز تو ہماری نسبت ایسا ظاہر اور بابر ہے کہ گویا ہم مجلس معجزہ کے حاضرین
 میں سے ہیں اس واسطے کہ یہ معجزہ زائل نہیں ہووے گا بلکہ ہمیشہ ہمیش باقی ہے یعنی تاقیامت اثبات
 اللہ تعالیٰ ویسا ہی جیسا کہ تھا آغاز اور اول اسلام میں برخلاف معجزوں دوسرے پیغمبروں
 کے اس واسطے کہ ان معجزوں سے ہمارے پاس کچھ بھی باقی نہیں سوای اس حکایت اور روایت
 کے کہ موسیٰ علیہ السلام نے اسکا کیا فلانے سنہ و سال میں اور حکایت مثل معائنہ اور شاہدہ کے نہیں مگر
 کتاب ہے کہ حکایتوں اور روایتوں میں جبکہ بار صحت سے پیر ہوتا ہے تصرفات ہوتے ہیں اس واسطے
 کی پیشی اور غلطی سے محفوظ نہیں رہتے اور بسبب اختلاف بیانی راویوں کے اصل حال کے مختلف
 ہونے کی صورت غیر متصور برخلاف معاینہ اور شاہدہ کے کہ ہر دیکھنے والا دیکھتا ہے تسلی اور یقین
 کہ کتابہ شکار قرآن مجید موجود ہے اوسکا اعجاز کمال بلاغت وغیرہ اور سے متعلق اور یہ سبب
 امور بالفعل موجود ہیں اسکے معجزہ ہونے میں کیا شک عروہی بل نقول ان معجزات سائر الانبیاء
 مع ضمہا بالنسبۃ الی ثلاث المعجزۃ کما ذکرہ کون کما طال الزمان و لدن عہدہا ازہاد

ضعیفها اذ بطول الزمان تضعیف الحکایة وان معجزة القرآن على عکس ذالک اذ بطول الزمان
 یصیر الغمحاء والبلغاء اکثر مع اعترافهم بالحق عنه ووجود اصل المعجزة کما کان صفا
 السلف فیصیر المزمع به اقوی فارسی بلکہ میگوئیم کہ ہر آئینہ معجزات ہمہ انبیاء علیہم السلام
 باوجود ضعیف بودن خود یا بہ نسبت این معجزہ قرآنی آنچنانکہ ذکر کردہ اند ہر قدر کہ زمانہ دراز
 خواہ کشید و عہد بعید خواہ شد ضعیف اینہا افزون خواہد شد یعنی اول خود در اصل ضعیف اند بمقتضا
 این دائمی معجزہ موجودہ قرآنی دوم بدر از کشیدن روزگار ضعیف آنرا افزائش بجار خواہد رسید
 از ہر آنکہ بدر از کشیدہ شدن زمانہ حکایت ضعیف میشود اما معجزہ قرآن بر عکس نیست از ہر آنکہ
 آنکہ بہ درازی زمانہ فصیحان و بلیغان بسیار میشوند و بر تقدیر کثرت بلیغان و اقرار کردنشان
 بجز و ناتوانی خود یا از آوردن کلامی مماثل چنین خداوندی کلام و معجزہ موجودہ بودن اصل
 معجزہ بد انسان کہ در نخستین ہنگام بود و جزم و تصدیق استوار تر خواہد شد مترجم گوید کہ تفاوت
 در میان معجزات انبیاء گذشتہ روزگار و این معجزہ اعجاز آشکار کہ گفتار خداوندگار باشد
 دیدنی و برتر از وی انصاف و مقیاس خرد سنجی نیست کہ یکی بگذشتہ روزگاری ناتوان تر
 شود و دویں بدر از کشیدہ شدن روزگاران روزگار استوار تر پدید آید درین حال
 با اعتماد معجزات زمانہ ضعیفہ ایمان آوردن و از معجزہ قویہ موجودہ روزگار ناتوان خواستہ کدام
 انصاف و فرمان کہ امین خرد است آورد و بلکہ ہم کہتہ ہیں کہ البتہ معجزہ سارے پیغمبروں
 علیہم السلام کے باوجود ضعیف ہونے کے نسبت اس معجزہ کے جیسے کہ ذکر کیا گیا جس قدر کہ زمانہ
 کچھ جاوے گا انکا ضعیف بڑھتا جاوے گا اس واسطے کہ زمانے کے کچھ سے حکایت ضعیف ہوتی جاتی
 ہے لیکن قرآن مجید کا معجزہ اسکے برعکس ہے اس واسطے کہ زمانے کے کچھ اور دراز ہونے
 سے فصیح بلیغ بہت ہوتے ہیں یعنی اگلے بلیغوں کی تصنیفات پڑھ کر اور جبکہ بہت سے بلیغ اقرار
 کرتے ہوں کہ فن بلاغت سے ایسا کلام لانا ممکن نہیں سب بلیغ اور فصیح اس سے عاجز ہیں اور
 سوا اسکے معجزہ جو موجود ہو ویسا ہی جیسا کہ اول تھا تو یقین اور تصدیق اسکے اعجاز کی قوی
 ہوتی جاوے گی مترجم کتاب ہے کہ در میان معجزوں پہلے پیغمبروں کے اور در میان اس معجزہ دائمی
 قرآنی کے جو تفاوت کہ ہے قابل دیکھنے کے اور انصاف کے اور عقل کے پیمانہ میں تولنے کے قابل

که ایکه یعنی انبیا و گذرشته که معجزه زمانه که دراز گنجینه ضعیف بود و بیادین و سنجی اوان معجزه
 که بقدر زمانه گذرسته و در وقت کچھ استواری زیاد بود و درین صورت قوی بود و این معجزه
 موجوده و در ضعیف بود که گذرشته معجزه دوسری پیغمبران که پس گذرشته ضعیف و در معجزه
 کو سچا مان کر اوان معجزات و الون بر ایان لانا و در مانی معجزه موجود حال کو سچا اختار و در جز
 بقدر زمانه گذرسته بڑ بتا جاسے اپنا رہبر اور را سنا قرآن دیگر گرامی مین رسا کو نسی عقل کا
 متضایبے اور کو نسی انصاف کا حکم عرفی ومن صانیطهم مکرکون هذا اللہی صلی اللہ
 علیہ وسلم خاتم النبیین دون غیر من الانبیاء اذ یبائی عودهم سلیب لضعف معجز
 الی ان ینتہی الی نہ مان لا یحصل العلم عن معجزهم فوجب علی اللہ تعالیٰ ارسال
 نبی اخر و معجزه اخری کیلک یكون للناس علی اللہ حجة بعد الرسل بخلاف
 هذا اللہی صلعم و هذه المعجزه فانها باقیة الی یوم القیامة لما کان اولا بل
 اقوی فلا حاجة الی نبی اخر و معجزه اخری الا ابد الا بآد فلیس هذا المعجزه
 کمعجزه سائر الانبیاء ومن انکم اعجاز فهو کمن انکم اعجاز سائر المعجزات بعد ان ساء
 بدین العیان بل اقوی کما عرفت فارسی و از مین جا بود ایشود و بر میکشاید زمان
 راز که این نبی صلی اللہ علیہ وسلم جزا خاتم النبیین شد و پیغمبری دیگر چرا این پایه نرسید پس
 دانسته باد که دوری زمان آمان سبب میشود و در ضعیف شدن معجزات آمانا اینکه
 منتی میشود و روزگار کیه دران حاصل نماید علم بمعجزات آمان یعنی از معجزات آمان نشانی جز
 حکایت باقی نمانده است و حکایت بتامدی زمان و طول آوان روز بروز ضعف و ناتوانی
 می پذیرد و آخر این ضعف را کار بجای میکشد که مردم آن روزگار را آگاهی نمی ماند بمعجزات آمان
 پس واجب شود بر ایزد تعالیٰ فرستادن پیغمبری دیگر و نازل کردن معجزه آخر تا مردمان را
 حجت تمام نشود بر ایزد تعالیٰ بعد از رسولان یعنی اگر اوتعالیٰ رسول نفرستد و بر تصدیق
 چنین رسول معجزه دیگرگزیند و نماند عذری و حجتی پدید آید که خداوند اگر رسولی از تو بر آید
 شرک و کفر بکار نمی گردیم آن فرستاده تو را بتوای خداوند کار راهمند و چون تو پیغمبر کیمارا
 بتو راه ناید نفرستادی بشرک و کفر در شدیم غرض باین سبب سلسله نبوت متسلل بود و حکایت

این نبی و این معجزه پس بر آئینه باقی ست تا روز قیامت آنچه آنکه اول بود یعنی زمان نزول بلکه
 استوار تر پس حاجت نبود بسوی ارسال رسولی دیگر و انزال معجزه آخر تا جاویدان جاوید پس این معجزه
 یعنی معجزه قرآنی همچو معجزه دیگر بمنبر آن نبوده است و کسیکه اعجاز این معجزه را نشکر شود پس بودن
 آن کس مانند کسی که سکار بکار آرد و از اعجاز سراسر معجزات پس از آن که دیده باشد آنرا بچشم ظاهر
 بلکه قوی تر آنچه آنکه بشناختی ترجم گوید که قول مولف رحمه الله بل اقوی که معرفت خوابان سختی
 بسط کلام است چنانکه گویم بتوفیق الله تعالی به پنهانی مانا و که مراد حضرت مولف رحمه الله تعالی
 همین است که اگر راست پوشی از راه دریایش بدو افتاده چنین معجزه قرآنی را که بوضوح بر این
 موجوده و ظهور دلائل مشهوده اعجازش هنوز مشهود دیده ادراک و مرئی چشم دریایش است و از
 بند اتما بیت بسوی حکایت کسی اقتضای و احتیاجی و بر وایت متنفسی ناشی و نیازی ندارد
 دیده و دانسته انکار کند با نا بیگان در شماره آن کسان بر شمرده گردد که معجزات پیشین
 را خود بچشم صورت بین تی دیدند و انکاری و رزیدند از بهر آن که این معجزه موجوده قرآنی
 و آن معجزه پاستانی در نفس معجزیت اشتراک دارند چه هر دو از آن قبیل اند که دیگران جز مدعی
 نبوت از آوردن مانند آن فروماندگان و زبونان بودند و معجزه در اصل معاینه و مشاهده
 هم مشترک از بهر آنکه آنچه آن معجزات ماضیه را بچشم حسی دیدند همچنین این معجزه را ب دیده عقلی
 نگریستن میتوان فرق همین است که آن دیدن طرفه العینی بود که پس از ساعتی نشانش پدید میماند
 همچو اثر و ماباشدن عصای موسی و زنده شدن مرده باعجاز صیوی و این دیدن هر زمان موجود از زمان نزول
 قرآن الی الآن همان اعجاز نمائی و راست بر کشائی دل و دیده بحیرت انداز اولی الالباب است
 پس بالضرور و بالبدیه موجوده اقوی میباشد از معدوم و مسموع و وزن دیگر آنکه ادراک معجزات
 ماضیه پیشین بمنبر آن تعلق داشت بحواس ظاهری چون دیدن انقلاب عصا بصورت ثعبان و
 همچنین دیدن شفا یابی بر و صان و غمیان و دریایش معجزه قرآنی متعلق بکمال عقلی و خود ظاهر
 که محفول اشرف و اقوی میباشد از محسوس که بشائبه او مام حکم کردنش در نخستین پایه تصدیق
 و اذعان بر شمرده نمیکرد و بر خلاف حکم عقل که در اولین مراتب اذعان جای همه استوار دارد
 پس باین هر دو لحاظ فرموده بل اقوی احتیاج آن محمول گردید که در قیاس است که برادر دور گرد

ہدایت نبوت اور تعلیم رسالت عامہ کے دوسرے رسول بھیجے اور اس رسول کی رسالت کی تصدیق
 کیواسطے دوسرا معجزہ اترارے تو ظاہر ہے فائدہ کام تصور اور حکیم حقیقی سے بے فائدے کام
 کا ظہور خلاف حکمت پس اس سے صاف ظاہر کہ جب تک یہ قرآنی معجزہ باقی ہے کسی معجزہ اور کسی
 نبی کے تشریف لانے کی حاجت نہیں اور یہ معجزہ ہے ابدی دائمی پس اب تک حاجت نہیں
 طرف کسی دوسرے رسول کے اور طرف کسی دوسرے معجزے کے پس یہی معنی ہیں ختم نبوت
 اور سیادت رسالت کے جسکے ساتھ ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی
 برگزیدگی سے اس منصب پر بالخصوص ہر فرائز ہو گئے کسی دوسرے نبی و رسول کو یہ منصب حاصل
 نہوایہ مرتبہ نصیب نہوایں اس تقریر سے کمال کیا بعد ختم نبوت کا پس یہ معجزہ نہیں مانند معجزہ
 دوسرے پیغمبروں کے یعنی وہ معجزے موجود نہیں یہ موجود ہے اور غیر موجود کب برابر
 ہو سکتا ہے ساتھ موجود کے تو کہہ دینا اگر یعنی جو کوئی ناسمجھ یا سمجھ دار نا انصاف اس موجود
 معجزے کی معجزیت سے انکار کرے تو وہ ہونا مذایسے آدمی کے جس نے انکار کیا ہوسارے
 معجزوں سے بعد اپنی آنکھوں سے دیکھنے کے جیسا کہ تو نے پہچان لیا مترجم کتاب ہے کہ مولف رحمۃ اللہ
 کا یہ قول بل اقویٰ کما عرفت چاہتا ہے تو ہوا سبب کلام مناسب مقام جیسا کہ میں کتابوں
 اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی توفیق اور عنایت و ہدایت سے پوشیدہ ہے کہ مراد حضرت مولف رحمۃ اللہ
 تعالیٰ کی یہ ہے کہ اگر کوئی بے سمجھ یا سمجھ دار اپنی ہٹ دہرمی سے ایسے معجزے موجود کے
 معجزہ ہونے سے انکار کرے اور اس کے اعجاز بلاغت اور کمالات کو جو آفتاب سے زیادہ ظاہر
 ہیں اور چونکہ خود ہند اظہار اور آشکارا ہیں کسی روایت اور حکایت کی حاجت نہیں کہ جس سے
 اسکی معجزیت بیان کیا وے نادیدہ نادانستہ شمار کرے وہ تو ایسا ہے جیسا کہ اوپر نے اگلے
 پیغمبروں کے معجزوں کو دیکھا انکار کیا ہو کسواسطے کہ دیکھ جانے میں یہ معجزہ قرآنی اور وہی
 معجزے اگلے زمانے کے برابر ہیں فرق اتنا ہی ہے کہ اوں اگلے معجزہ و نکا دیکھا جانا ایک سات
 کا تھا کہ بروقت ظہور اور نزول کے چند آدمیوں نے جو وہاں حاضر ہونگے دیکھ لیا اور پھر
 دم بھر کے بعد وہ بے نشان ہو گیا دیکھنا کمان چیسے کہ سانپ بنجانا حضرت موسیٰ کے عصا کا
 کہ اوسے مجمع کے حاضرین نے اپنی آنکھوں سے دیکھا وہ بھی ایک ساعت سے کم پہر جب وہ

عصا و سیاهی ہو گیا جبکہ تمنا سب کچھ صورت نہ پا تو اس معجزہ سے سوائے حکایت اور روایت
کے باقی نہیں اور ایسے ہی اور دوسرے معجزے یعنی تسخیرات جیسے ٹڈیوں کا آنا اور قبطیوں
کے کیتوں کو کبابانا اور ایسے ہی معجزہ کو مکہ عاجز کرنا قبطیوں کو اور باقی دوسرے معجزے جو
آئی اور سامعیت تھے اور علی بن ابی طالب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اندبے کو سوا گھٹا کر باجڑائی
کو چٹکا کر دینا دوسرے کو زندہ کر دینا کئی آدمیوں نے دیکھا بلکہ بعض معجزہ نگاروں نے حضرت کے
ایک دو حواریوں کے سوا نہایت دس گیارہ تک اور کسی نے نہ کیا الغرض باوجود شریک ان
دونوں کے دیکھے جانے میں بل تو یہی تر ہوئے اس معجزہ موجود حال کے جسکو لاکھوں کرور
اہل عقل انصاف دوست خود ظاہر دیکھ رہے ہیں اسکا انکار کرنا اور ان معجزوں پر نشان
کا اقرار کچھ معنی نہیں رکھتا بلکہ ایسے منکر کے حال سے معلوم ہوتا ہے کہ ان معجزوں کو بھی اگر اپنی
آنکھ سے دیکھتا تو ان سے بھی انکار کرنا جیسے کہ اس موجود معجزہ کو دیکھتا ہے اور اسکی
معجزیت کا منکر ہے چونکہ ان معجزوں کی حکایتیں سنی ہیں یا دوسری ہیں اس واسطے ان کا
اقرار کرنا ہے اور آنکھ سے دیکھے ہوئے کا انکار یہ امر عجیب ہے ومنہ یظہر ایضاً لزوم
کون معجزہ خاتم الانبیاء بالکلام لا غیر للزوم بقاء ما و ما بقی نوعہ منہم فی ہذا
الشہادۃ غیرہ فی معرض الزوال فلا یصلح لکونہ معجزۃ فیض الہو الہی فی کون معجزۃ
من غیر جنس معجزۃ سائر الانبیاء وان ہذا المعجزۃ لا تصلح لفیض الہی کا کون خاتم
الانبیاء ولا معجزۃ الہی یصلح لہذا النبی والآخرین خاتم الانبیاء فاعتبروا یا اولی
الالبصائر فانہ حجۃ اللہ تمام علیکم الی یوم القیامۃ فارسی وازہم ہوں یا مشو واز
لازم بودن این کہ معجزہ خاتم الانبیاء از جنس کلام بود نہ از غیر کلام ازہر لازم ہون بقای چندین پنجہ
کہ باقی ماند نوع آن شخص است درین فرد و ازہر آنکہ غیر کلام در معرض زوال می باشد پس آن غیر
کہ در معرض زوال بود صلاحیت و لیاقت ندارد و ازہر معجزہ شدن برای خاتم انبیاء و ہمین راز
پہنان است در قرار یافتن معجزہ حضرت خاتم الانبیاء از غیر جنس معجزات ہمہ انبیاء علیہم السلام
و ہر آئینہ آن ہم ہوید امیثو کہ ہر آئینہ این معجزہ یعنی معجزہ متعلق بالکلام صلاحیت و نایستگی
ندارد و باینکہ معجزہ قرار یابد ہر نہی دیگر غیر خاتم الانبیاء ورنہ یعنی اگر برای نبی دیگر غیر خاتم الانبیاء

قرار داده شود باید که آنان یعنی انبیاء دیگر خاتم الانبیاء خاتم الانبیاء شوند و این هم بود اگر چه
 که معجزه دیگر پیغمبر آن است از جنس کلام نبوده صلاحیت ندارد معجزه شدن را بهر این نبی یعنی
 خاتم الانبیاء ورنه یعنی اگر همچو معجزه دیگر پیغمبر آن معجزه خاتم الانبیاء بود پس این خاتم الانبیاء خاتم الانبیاء
 نباشد پس هوش پذیریدای باین نشان پس هر آینه آن حجت خداوند تعالی بر شما تمام شد تا
 روز رستاخیز مترجم گوید که خلاصه کلام همین است که آنچنان که ختم نبوت را استمرار معجزه لازم
 یعنی هرگاه حکمت این روی باشد اقتضا کند سلسله نبوت یک نبی خاص تا دامان قیامت دراز
 کند و بعثت نبی دیگر منتی گردد در این صورت چنین نبی را که خاتم الانبیاء قرار یا به معجزه دهند
 که سیری نشود زائل نگردد هر زمان مستمر ماند تا آنکه رستاخیز روز برسد تا در هر زمان بدرین
 آن معجزه موجوده سیری نامشده تصدیق رسالت و اذعان نبوت چنین خاتم الانبیاء سعادت
 یاب گردند پس این معجزه دائمی الوجود در پیوند خاتم الانبیاء را چنانکه کلامی که دیگری از کلام
 فنون فصاحت و بلاغت با وصف تحدی و معارضه و کمال عداوت بر آوردن همچو آن کلام قدر
 نداشت و ندارد معجزه قرار یافت بهر حضرت محمد رسول الله صلی الله علیه و سلم یعنی قرآن مجید که
 فصحاء و عربان و بلغار و قحطان با وصف یگانه روزگار شمرده شدن آنان در جاد و کلامی و
 غایت بغض و عداوت آنان با حضرت خیر الانامی از آوردن مثل آن همه زبون شدند و سراسر
 در ماندند و الی الآن بهمان اعجاز کشای است که بود و الی بیرونش نکشت تغییر را به یسوی
 نماند و همچنین استمرار معجزه را ختم نبوت لازم است چه در صورت موجود و بدون معجزه مصدر رسالت
 وجود رسالت ناگزیر و بر تقدیر وجود رسالت رسولی لایساحه سلی بر رسالت عامه بعثت رسول دیگر
 ظاهرا منافی حکمت و دانا خداوند گاری نکند که مخالف و مباین حکمت تصور کرده شود پس معلوم
 شد لازم در میان استمرار معجزه و ختم رسالت و ازین تلازم خود پدید آید که معجزه حضرت خاتم الانبیاء
 راس المرسلین محمد رسول الله صلی الله علیه و سلم همین قرآن بود که دائمی و مستمر در هر زمان موجود
 و چون معجزه مستمره است ناگزیر آنحضرت علیه الصلوٰة والسلام خاتم النبیین بود برین تقدیر و باین
 تقریر اهل ایمان را بسوئے معجزات دیگر سوائے قرآن مجید که بشماره الوف مردم زاد و در هر روز
 ظهور آن ازین خلاصه عالم و عالمیان برگزیده ترین پیغمبران زمان صلی الله تعالی علیه و سلم

و مسلم دائمی نماید حاجت نیست چه آن معجزات بجز معجزات انبیاء سابقین پسری شدند و این
 موجود است این نقد بگیر و از آن کہیں گشتہ و نابود شدہ دست بردار آرد و اور اس سے
 یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ دوسری اور ناکزیری ہے کہ خاتم الانبیاء کا معجزہ کلام ہی کنی جنس
 سے ہونہ دوسری جنس سے تاکہ وہ معجزہ ہمیشہ باقی رہے اور وہ معجزہ جس کے نفع باقی ہے
 کلام ہی ہے اس فرد میں مختصر ہے اس واسطے کہ جو غیر کلام ہوتا ہے وہ تو زوال کے معرض میں
 رہتا ہے اس واسطے ایسا معجزہ خاتم الانبیاء کا معجزہ نہیں ہو سکتا ہے بسبب زوال پذیر
 ہونے معجزہ کے با وصف دائمی ہونے رسالت عامہ کے پس ایسا معجزہ زوال پذیر صلاحیت
 اور قابلیت نہیں رکھتا خاتم الرسالت کے معجزہ ہونے کے پس ہی ہمید ہے معجزہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے ہونے میں غیر جنس سے اور معجزہ جنس سے اور معجزہ جنس سے اور معجزہ جنس سے اور معجزہ جنس سے
 بیخبروں کے یعنی کلام کے جنس سے معجزہ نہیں دیا گیا کسی پیغمبر کو سوائے حضرت خاتم الانبیاء
 صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نیز یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ معجزہ کلامی دائمی صلاحیت نہیں
 رکھتا معجزہ ہونے کی واسطے غیر خاتم الانبیاء کے اور نہیں تو وہ خاتم الانبیاء ہوتے ورنہ
 غیر خاتم النبیین کا معجزہ صلاحیت رکھتا ہے واسطے خاتم الانبیاء کے اور نہیں تو یہ خاتم الانبیاء
 نہیں ہیں ہوش پروردگار سے ہوشمند و متحقق حجت الہی ہمارے اوپر پوری ہوئی قیامت
 تک ہر ترجم کتاب ہے کہ خلاصہ کلام یہ ہے کہ ختم نبوت اور معجزہ کلامی میں تلازم کی نسبت ہو یعنی
 ایک دوسرے کو لازم اس تفصیل سے کہ دائمی اور مستمر الوجود معجزہ نہیں دیا جاتا مگر اس نہی
 کو جسکی نبوت قیامت تک باقی رکھیں خداوند تعالیٰ کو منظور ہو اور جس نبی کی نبوت دائمی نہ ہو
 اور نہ یہ دائمی معجزہ نہیں دیا جاتا اب دوسری طرف سے قیاس کرنا چاہئے کہ جس نبی کو خاتم
 الانبیاء قرار دینا منظور ہوتا ہے اسکو ایسا معجزہ نہیں دیتے جو زوال کے معرض میں ہو یعنی معجزہ
 دائمی کی واسطے کہ اگر خاتم الانبیاء کا معجزہ ایسا ہو تو قابل زوال ہو پس در صورت زوال کے نشا
 اور مصدق اسکی رسالت دائمی اور نبوت عامہ کا کیا ہو اس واسطے خداوند تعالیٰ نے حضرت
 محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا معجزہ مرحمت کیا جو موجود ہی اور قیامت تک انشاء اللہ
 تعالیٰ باقی رہے گا اور یہ معجزہ دوسرے کسی نبی کو نہیں دیا کی واسطے کہ سوائے آنحضرت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور کسی نبی کی نبوت قیامت تک باقی رکھنی منظور اور مقتضای حکمت الہی
 نہ تھی پس اس کے ساتھ ظاہر ہوا کہ اگرچہ اور بھی ہزاروں معجزے حضرت خاتم النبیین ^{صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم}
 علیہ السلام سے اس جنس سے ظہور میں آئے جس سے جو معجزے تھے اور پیغمبروں کے مگر مصدقہ
 نبوت والی اور برہان رسالت عامہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھی دائمی ہمیشہ تاقیامت
 موجود رہنے والا معجزہ یعنی قرآن مجید ہے اور اثبات نبوت اور دعوی رسالت میں یہی
 معجزہ کافی والی اور دوسرے معجزات صادرہ کی طرف حاجت نہیں جس کے دلی انکسار کہلی
 ہوں وہ دیکھے جس کے کان سنے کے ہوں وہ سنے جس کا دل غفلت کی نیند اور نا انصافی کے
 نشہ سے ہوشیار ہو اور بیدار ہو وہ سمجھے جو بے اور صل تو یہ ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ سید
 راستہ بنا دے وہی شخص راہ پاوے عہد ملی واللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم
 وغایۃ جو اہلکم لا نعلم اتفاق العرب وفسحاً ثہم علی عدم امکان الاتیان
 بالمثل فنبہہ اول النقص بان الجاہل بالبحر والطب ایضاً لا یعلم اتفاق السیرۃ
 والاطباء علی الجہز عن الاتیان بمثل ما یتابہ وثانیاً انہ یکنی للعلم اتفاق من یحکم
 العقل بعد ما تواطئہم علی الکذاب لکن فی ذلک فی حق الا ولین ایضاً وذلک
 یحصل بنقص قلیل فعلمکم بالفحص حتی یحصل لکم العلم مع ان صدق ہذا
 القول عنکم مستفید فان لجاح طباء العرب لظہور من الشمس ونداء فقہاء کذا
 بوجوب تحادی القرآن علی کل احد ابین من الامس ومع ذلک انفقوا علی الاما
 بہ ہذا المعجزۃ فکیف یبقی الشاک فیکم ایہا الناس فالتقوا اللہ لعلکم تفلحون ^{واری}
 وپایان جواب ثمانین بود کہ مانیدائیم یعنی آگاہ یمیم بتفق شدن عرب وفسحان آنان بقدرت
 نداشتن خود ہا بر آوردن کلامی مثل این کلام یعنی قرآن مجید پس در ان یعنی در جواب شما
 اول بطور نقص والزام باین تقریر کہ نا آگاہ از فن سحر و نادان از فن طب نیز نمیدانند
 اتفاق کردن ہمہ ساحران یعنی در معجزات موسوی و نیز اجماع و اتفاق ہمہ طبیبان یعنی
 در معجزات موسوی و موسی علیہ السلام بہ عاجز شدن خود ہا از آوردن مثل آنچه کہ آن دو
 یعنی موسی و عیسی علیہما السلام آوردند خلاصہ جواب این است کہ شما بہ نبوت حضرت موسی و

نیز به نبوت حضرت عیسی ایما ندارد و استدلال شمار را ثبات نبوت این هر دو علیهما السلام همین است که از
 ایشان کار باطله و رسیده که دیگران جز این هر دو از آوردن مثل آن زبون شدند پس بقضای این استدلال
 گفتندی توان که ما را معلوم نیست که سحران آن زبان سراسر عاجز و زبون شده باشند از تقلیب و عصبانیه
 بیکدیگر یا سبب طبعیان آن عصر زبون شده باشند از زنده کردن مرد پس جواب شما چه باشد و در میان جواب
 بر سبیل حل و کشف حال چنین که اتفاق کردن گرویی که بر دروغ متفق نشد آنان عقل بالجمیع میداند
 بسته است و کفایت میکند به حصول علم بصدق نبوت ایشان که کفایت میکند همین در حق آن و دواول
 عیسی موسی و علیهما السلام و این حاصل می تواند شد باند که از بر و هوش جستجویش بر شاست جستجو
 که بکارش گیرید تا شمار را هم علم حاصل شود با اینکه راستی این گفتار از شما فائده بخش نیست که هر آئینه منشع
 با صر و درشتی است هویدا تر از خورشید و بیابانک بلند از ذکر کردن دانشمندان اسلام بواجب بودن معاش
 بالقرآن یعنی بر تقدیر شک و انکار پدید آید از دست از دیروز گذشته بر هر کسی و با این همه متفق شدند بر ایمان
 آوردن بآن نبی صلی الله علیه و سلم همین معجزه پس چگونه باقی ماند شک در شاکست مردمان از خداست تعلق
 بر سبب تا که علاج یابید مگر جم گوید که گفتار مولف رحمه الله تعالی متفق است سه گانه جواب را نخستین بر سبیل
 الزام و دود دیگر بر سبیل حل که باین تقریر که خود از قول شماست که عرب در شت منش و با صراحت از اندیش خود
 ظاهر است که مردم در شت طبع نادانیکه خود بین بود از و ابیست کاری نمی رسند تصدیق نمیکند
 و آنان بدین چنین معجزه بر رسول الله صلی الله علیه و سلم ایمان آوردند پس حقیقت این معجزه ظاهر شد و تقریر
 حقیقت معجزه صدق رسالت و نظر بوجود و بشود و استقامت معجزه ختم نبوت و هجوم رسالت پیدا و هویداست
 جواب دیگر اینکه خود همه میدانند و سراسر آشکار است که علماء اسلامیه در هر زبان و هر اقلیم با ننگ بلند از برایشان
 که هرگز در اعجاز قرآن مجید انکار یا شک نبوده باشد او سار صحنه و تخیلی پیش آورد و اقصا سوره مثل قرآن مجید
 در غایت درجه بلاغت و اجتهاد و تقاضا و صحنه و احاطه مصاد و آداب عالی که کفیل خوبی هر دو جهان تواند
 شد بسیار و دکن نمی آید و پس از این هم صدق رسالت و حقیقت معجزه همه هویدا شد زیرا که هر که دلیل خود را
 استوار نمی داند چنین بی باکانه در معرض تخیلی مخالفان دین را که اطفال نور قرآنی در سر داشته باشند نیز
 بل نظر بر صحنه استدلال بر خود مخالفان گفتار میکنند پس و بدین دلیل نیست از کلام که بر سبیل حل پس از الزامی
 گفته شد آورد و غایت مرتبه جواب تمهیدار بهیچگاه که هم چنین جانشان که عرب او را در کتب نصیح تبلیغ متفق

ہوں اس امر پر کہ دوسے عاجزین ایسے کلام لانے سے پس آئیں جواب اول تو اوپر طریقہ الزام اور نقض کے
یہ ہے کہ نادانقت سحر کے فن سے اور نا آگاہ طب کے علم سے بھی نہیں جانتا کہ سارے ساحر اور سارے
طیب عاجز ہوئے تھے لانے سے ایسے کاموں کے جیسے کہ دوسے دونوں یعنی حضرت موسیٰ و عیسیٰ لائے
یعنی ایسا شخص کہہ سکتا ہے کہ اگر بلکہ بالیقین معلوم ہو جاوے کہ زمانے میں موسیٰ علیہ السلام کے سارے
ساحر عاجز ہو گئے تھے سانپ کو اثر دیا بنانے سے یا زمانے میں حضرت عیسیٰ کے سارے طیب عاجز ہو گئے
تھے مادر زاد اندھے کو سوا نکھارنے سے اور دونوں نے بالاتفاق بیان کیا تھا اپنا عاجز ہونا ایسے
کاموں کے لانے سے اور اتر کر کیا تھا کہ یہ کام سحر یا طب کے فن سے تعلق نہیں رکھتے تو میں ان دونوں
پر ایمان لاتا ہوں لیکن مجھے معلوم نہیں کہ سب ساحروں اور طیبوں نے اپنا عجز ظاہر کیا تھا دنیوی طور
میں کیونکہ ان دونوں پیغمبروں پر حکی نبوت کے قائل ہو ایمان لاسکتا ہوں پس جو تمہارا جواب ہو گا
اس شخص کو وہی جواب ہو گا ہمارا ٹکوفہ اور میں جواب بر سبیل حل کے اول بقولہ اندکیفی یعنی ایسے اور
استدر آدمیوں کا کہ حکی نسبت عقل حکم خبری کرتی ہے جوٹ پر متفق ہونے کا اتفاق کرنا جیسا کہ کفایت
کرنا ہے اور دونوں کے حق میں ایسا ہی کفایت کرنا ہے اخیر کی یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
حق میں اور یہ امر حاصل ہو سکتا ہے تو ٹوڑی سی جستجو سے پس تم کو جستجو یعنی جب ہم کو معلوم ہو جاوے کہ
کہ لا کون آدمی اہل عقل خدا پرست ہے متفق ہیں اس امر پر کہ سارے عرب اور ان کے کامل البلاغہ چنانچہ
ہو گئے ایسے کلام لانے سے جو مثل ہو قرآن مجید کے پس یہ اتفاق اوکا ہم کو علم خبری دیتا ہے اور یہ حدیث
اس امر کے کہ بیک سارے عرب اور ان کے فصیح و بلیغ عاجز ہو گئے ایسے کلام لانے سے جیسے کہ مسیحیوں
نے ہی ایسے ہی تواتر سے دریافت کیا سچا ہونا موسیٰ اور عیسیٰ معجزوں کا مع اس کے کہ یہ امر تم
ہی سے ہم کو فائدہ دیتا ہے کہ عرب کے باشندے سخت طبیعت ہوتے ہیں یعنی جب تک آپ خوب سمجھ بوجھ
نہیں لیتے نرم طبعی سے کسی بات کو قبول نہیں کرتے اور عرب نے جب تک خوب سمجھ بوجھ نہیں لیا ایمان
نہ لائے مان جب یہ دائمی معجزہ دیکھا تب صاحب معجزہ پر ایمان لائے پس یہ بھی دلیل ہے اوپر صدق
اس معجزے اور سچے ہونے دعویٰ نبوت کے اور پھر یہ جواب دوسرے بقولہ و نذا رفقاہم الا سلام یعنی
ایک یہ بھی دلیل ہے کہ علمائے اسلامی ہر زمانے میں اور ہر ملک میں بلند آواز سے پکار کر کہتے ہیں کہ
جس کو شک اس دائمی موجود معجزے کے معجزہ ہونے میں ہو اوپر واجب ہے مشارفہ اور تجریدی کرنا

یعنی لانا کوئی سورہ مثل اس قرآن کے ہیں یا وجود ایسی نہ اور امام کے جبکہ کوئی شخص اسلام کے مخالفوں
 میں سے یا بعض تحصیل فنون بلاغت کے اور سبزی اور غلہ یا پستے اپنی آئین کے جو تقلید قبول
 کی ہو متحدی کے مقام میں اور معارف کے میدان میں اگر نہیں کرتا ہو تا یہ بھی بڑی دلیل حقیقت اور
 دائمی معجزہ کی ہے اور یہ دونوں اور یعنی عرب کا ایمان لانا یا وجود لیا جیت طبع کے اور نہ اگر اطلاع
 اسلامیہ کا آفتاب سے زیادہ روشن اور کل گزرے ہوئے سے زیادہ ظاہر اور محقق ہے پس کیونکر
 باقی رہ سکتا ہے تم میں خاک اسے آدمی اللہ تعالیٰ سے دور و نا کہ تم ملاح یا کو عمر ملی و اینہا معجزہ
 هذا النبى که یکون الامن العقليات و ادراكات العقل عند اصلها بخلاف معجزه تعالی فان
 معجزه تعالی متعلقہ بالامور الحسیة و التصرف فیها عند احوالها و بالجملة ليس المعجزه انهما
 جهة قوة الامن جهة ان الف العوام بالمحسوسات اکثر من الفهم بالمعقولات لكن لا شك
 ان الف الخواص و نظيرهم في المعجزات المعقولة اقوى من المحسوسة فجبرأت الاولين
 اقوى في نظر العوام و معجزات الاخيرة اقوى في نظر الخواص و اذا قد ثبت قوة معجزه
 القرآن بالنسبة الى معجزات سائر الانبياء من وجوه شتى فلو لم يكن لها بعض الظالمين
 طلباء ثلاثين بائنا معجزات سائر الانبياء فاولئك الذين يستبدلون الخیر بالذى
 هو اذنی و هم بالاعراض عنهم اجری لما اذا عرض عنهم النبى او علق مطلوبهم على مشیة
 الله تعالى فلا حرج عليه اذ مثلم کثل الذى استقاء بنوم السراج فی رابعة النهار و
 ما كان غرضهم الا التحکم و نفعت على الله تعالى بل انه تعالى لو اعطاهم مطلوبهم فهم
 لا يؤمنون ولا یفوتون بل كانوا یطلبون ثالثا و رابعا و هكذا اصم انه لا فائدة فلا یفعله العاقل
 فضلا عن الحکیم على الاطلاق فارسی و نیز معجزه ابن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نیست مگر از عقلیات
 و در رایش خود بہار تغزل معقولات نزدیک اہل خود است یعنی معقولات واقعی و اعتباری ہست بر
 ارباب عقول عالیہ بر خلاف معجزہ ہائے آن دو یعنی حضرت موسیٰ و عیسیٰ علیہما السلام پس ہر آئینہ معجزات
 آن ہر دو متعلق اند با موصی یعنی کامائیکہ جو اس ظاہری چون دیدن و شنیدن و شنیدن و شنیدن
 و سادیدن و استیلائی دارند و تصرف و در آن نزدیک اہل آنست و بالجملة ہر معجزات آن دو راجع ہی نہ
 قوت نیست مگر ازین جهت کہ انس و الفیت عوام الناس با موصی محسوسہ بیشتر میباشد اند اندیشیدن و

در یافتن عقلیات یعنی از برای آن که نفس را که تصور عقلیات مهارست و مهارت بهم نرسانیده باشد
 هنگام تفکر و عقل عقلیات کلفتی بهم میرسد و شفقتی در میگیرد بخلاف حیات که عقل در یابش و قوه مفکره
 را وقتی و مصوبتی پیش نمی آید و لیکن شک نیست که انس و الفت خواص الناس یعنی ارباب هوش و
 اصحاب عقل و نظر آنان در معجزات عقلی استوار تر میباشد از معجزات محسوسه یعنی از بهر آن که ارباب عقل
 در عقلیات بترتیب تلافی و عکس و نتائج آن بایه و قه با کجاری برند و وشکاینها به بیداری آید
 که خطای در آن واقع نمی شود و حقائق نفس الامر بر کشاده میگردد پس اصل حال استوار تر بسیار و پیوسته
 پس معجزات آن دو یعنی معجزات موسوی و عیسی قوی تر اند در نظر عوام از بهر آنکه در یابش آنان خود
 منتهی میباشد بدریافتن کارهای که بحس تعلق دارند همچو دیدن مردم عجمای موسوی را که یک یک بیکر
 مار بیکر بسته نمودار شد پس بصورت اصلی خودش باز آمد و همین سان دیدن مردمان بینا ساختن
 مسیح علیه السلام کور مادر زاد را پس همین چشم دید خود را یاشنید و را از بیم غمیر همه استوار خود را راستی
 گمان برده بدل می پذیرند و معجزات اخیر یعنی حضرت خاتم الانبیا صلی الله علیه و سلم قوی تر اند در
 فکر و نظر خواص الناس یعنی ارباب عقل زیرا که پس از ترتیب مقدمات و ادراک عظم و نتایج اشکال قوی تر
 با ستواری می آرند و هر گاه بالتحقیق ثابت شده قوی بودن معجزه قرآنی نسبت به معجزات همه انبیا
 علیهم السلام بوجه تشدید متفرقه یعنی بوجه بقای این معجزه و عدم تغییر آن از زمان نزول الی الآن
 و همین سان از باب عقلیات بودنش و جز آن دیگر وجوه که مذکور شده در تصویر اگر تخی از ظالمان
 یعنی کفار ستم روا دارندگان بر نفسنامه خود باین عقلی دائمی معجزه بسند نکرده معجزات دیگر حسیه مانند
 معجزات همه پیغمبران پیشین زمان طلب کرده باشند پس چنین ظالمان آنان باشند که بدل میکنند خوب
 بتری را بکترین یعنی کمترین چیز را خواستاران میشوند و بهترین را بدست می دهند پس چنین کسان اگر
 اندر بویتر یافتن از آنان پس اگر نبی صلی الله علیه و سلم از اینان رو بر تافته یا مطلوب آنان را بر
 مشیت ایزدی و ارادت او تعالی محمول کرده باشد درین حرجی و مضائقه نیست از بهر آنکه مثل آنان
 همچو مثل کسی است که هنگام خیمه زدن و روشنی پژوه کرده گردد از چراغ و غرض آن ظالمان از چنین پژوهش
 مگر حکم بر خداوند تعالی و تعنت یعنی زیان دیگری خواستن بکاری که در آن این زیان خواهد آید و نیز
 زیان منطوی و مندرج بود بلکه ایزد تعالی اگر این خواسته ایشان می بخشید باز هم ایمان نمی آوردند

و از خواست مست و تعلق نباشد و دوم بار و سوم و چهارم و پنجم سان خواست خود باید برآورد
 میکند و درین صورت فائده مترتب نمیشود پس مرد با خود چنین نمیکند چه جاس و نا حکیم علی الاطلاق
 مترجم گوید که با اینجاق قول حضرت رسالت تعالی باینکه معجزه هذا البلی لا یموت الا من العقلیا
 شالی فرمودن باظهار کار رب عظیم و مطالب فاضله را که برست تا که نگرندگان این رساله عجله را
 سودی بخشند انشاء الله تعالی بنابر علی نه گویم که بخرد و دندان یزدان بخرد که دل با نواز و نشان
 و طبع بلغات قدس مایان دارد و روشن تر از خورشید در غیر و زست که خواسته از بیشت انبیا و
 از رسالت رسولان راستی برکشایند و بیاید که از ناسر اولان یعنی برکنار بوده نیک اندیشه و
 پاک کردار و ستوده گفتار آفریدگار خود را نمازند و نیایش کنند و فرمان برند که از آن گیتی را از سر نو
 دید آید همه راست ستوده کردار یزدان پرستار مانند ویرگاه بر رسیدن اجل مقدر و معبود این
 شاکلی نشین بگذرانند بفرایین جهان در پاک مینو جا ویدان جا وید شادمان زمیند و این مقصود
 حاصل نشود مگر آنکه حضرت انبیا و رسل علی نبینا و علیهم الصلوٰۃ والسلام خنثین مبعوث فیهم و مرسل
 یعنی است خود را از خشم خداوند شد العقاب ترسانند که از آن از شرک و کفر و دیگر سیئات و قباخ برکنار
 مانده از رذائل که ناستوده خوبا باشند و نیز ناپسندیده اعمال بدو که مانند آئینه دل از رنگ شوا
 شتوی و غضبیه که محرک بسوی از کتاب ناستوده کردار و گفتار و نماز است اندیشه میشوند پاک و امیزد
 بر جاسه این رذائل زائله فضاکی و فضاائل ضعیف بر نشانند که از آن اصدار اعمال حسنه همه آسان
 شود و بوجه از ال رذائل اخلاق و قباخ اعمال و قوت عاقلیه کی نظریه و بین علمیه را بر و شود و برین بر طاعت
 قوت نظریه عقاید متعبد که از زبان نبی بشنوند بر دل نقش بندند و بر طاعت عاقله علمیه است را بکار کرد
 آرند از حسات و طاعات و چنین آموزش و اقتدای قویترین میرفتند و چه به تبعیت فرستادگان مبعوث خداوند
 و تصدیق آمان و راست دانستن آسمانی وحی که در آن احکام و اوامر و معارف و دیگر اسرار که از ان
 بنده بجز او عابد بمعبود هستی آرا برسد مذکور باشند الحاصل بالا جمال و الاشاره گفته شد و در تفصیل
 را صحنه پیشیده شماره و کتب طویل الاذیال بهم آنچنانکه باید برگزاردن نیارند لیکن در قرآن مجید
 چنین مطالب عالی و مقاصد فاضله و آیات چند علی سبیل الاستیعاب و الاحتواء برداشتی در آورده
 شده اند که تا بجا که بر شگفتا استخراج لطائف و استنباط از موز و خوا مض ممکن چنانکه انموذج اینی بر ش

نموده و نایب دوسه آیه ذکر کنم میفرماید جل جلاله عزوجل **الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ**
الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ بالقیب و یقیمون الصلوة و ما منہا قاضیة شیئ من قاضیة
 شک نیست در آن را بنیاد نیست از هر پیریزگار آن و از خدا ترسندگان آنانکه ایمان می آرند بنیاب
 و راست می کشند ناز و از آنچه که ما روزی دادیم آنان را سرن میکنند گویم که مستقیم جمیع ست مرتضی را
 و آن عبارت است از کسیکه از خدا س تعالی جلشانه تر سیده نفس خود را از زبان دنیا و آخرت پاسیده
 ماندن در خواهر برک سیات و دور بودن از منیات که سر آمد آن شرک و کفر و دیگر اعمال شست و کار
 بر باشند و ترک چنین قباخ مستلزم است تحصیل انداد از چنانکه برک شرک تو حید و برک کفر ایمان و
 برک فسق و فجور و برک ابلهی و بی خردی حکمت و همین سان فضائل و حسنات و دیگر پس در یک
 کلمه مستقیم اشاره شد بسوی این همه مذکور و تفصیل آن که اسفار حکمیة و صحف نوامیسی و کتب سماویة
 این انوار و مکاسن این اسرار را ندیسی آنچه که در صحف و اسفار توان یافت اینجا در یک کلمه بعد از آن فرمود
الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ یعنی در کتاب قوه عاقله نظریه میگویند قوله یقیمون الصلوة یعنی آنان که پس
 از حصول عاقله نظریه عملیه را هم بجاری آرند که راس الحسنات که ناز باشد بجای می آرند بیانش که بنده را
 اگر نیست بجناب مولای خودش رسائی آرند و این است نفع لازمی و باز برین نفع لازمی هم بسند نموده
 نفع مقصدی که اتفاق بود روی آرند که از آن سپاس خداوند و بشود بجا آرند و هم گوهران خود را که
 سکنان و ناتوانان و در ماندگان باشند از مرصیان و بحسانی آفت رسیدگان چون کوران و
 گنگان و مجذومان و جز آنان و نیز بیوگان و یتیمان و پیران به مینوای زبون شدگان و اشال آمان
 از جسمانی تکلیف بر کران دارند و ازین دو کار خداوند غنی مطلق خود را که نیایش پسند و از زلفش و دست
 از خود بخوشنودی آرند و رضوان من الله اکبر یعنی یک اندک رضای خداوند تعالی از همه چیز کلان تر است
 و در قوله تعالی ما ز قضا هم تعلیم است اشاره و ارشاد و مردمان با انواع و سنگی را گویند و انوار اعانت
 در ماندگان و اهل حوائج یعنی سود رسانیدن دیگران از آنچه که از خود تعالی و از بخشیده و از زلفش فرموده باشد مثال
 بخشیده را بزرگو و صدقات و دیگر چیزات بسته کار ناز کار بر آوردن و در ماندگان را چاره پر داز شدن و اگر علم
 داده است متعلمان و دانش پژوهان را آموزش کاری بکار بردن و اگر در سلطنتی یا ریاستی و جاست و
 وقع بهره اوست بشفاعة حسن ارباب حوائج را کامران شدن الحاصل در کلیات تعلیم و بجزیه مطالب

از خداوند تعالی
 قاضیة شیئ من قاضیة
 شک نیست در آن را بنیاد نیست از هر پیریزگار آن و از خدا ترسندگان آنانکه ایمان می آرند بنیاب
 و راست می کشند ناز و از آنچه که ما روزی دادیم آنان را سرن میکنند گویم که مستقیم جمیع ست مرتضی را
 و آن عبارت است از کسیکه از خدا س تعالی جلشانه تر سیده نفس خود را از زبان دنیا و آخرت پاسیده
 ماندن در خواهر برک سیات و دور بودن از منیات که سر آمد آن شرک و کفر و دیگر اعمال شست و کار
 بر باشند و ترک چنین قباخ مستلزم است تحصیل انداد از چنانکه برک شرک تو حید و برک کفر ایمان و
 برک فسق و فجور و برک ابلهی و بی خردی حکمت و همین سان فضائل و حسنات و دیگر پس در یک
 کلمه مستقیم اشاره شد بسوی این همه مذکور و تفصیل آن که اسفار حکمیة و صحف نوامیسی و کتب سماویة
 این انوار و مکاسن این اسرار را ندیسی آنچه که در صحف و اسفار توان یافت اینجا در یک کلمه بعد از آن فرمود
الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ یعنی در کتاب قوه عاقله نظریه میگویند قوله یقیمون الصلوة یعنی آنان که پس
 از حصول عاقله نظریه عملیه را هم بجاری آرند که راس الحسنات که ناز باشد بجای می آرند بیانش که بنده را
 اگر نیست بجناب مولای خودش رسائی آرند و این است نفع لازمی و باز برین نفع لازمی هم بسند نموده
 نفع مقصدی که اتفاق بود روی آرند که از آن سپاس خداوند و بشود بجا آرند و هم گوهران خود را که
 سکنان و ناتوانان و در ماندگان باشند از مرصیان و بحسانی آفت رسیدگان چون کوران و
 گنگان و مجذومان و جز آنان و نیز بیوگان و یتیمان و پیران به مینوای زبون شدگان و اشال آمان
 از جسمانی تکلیف بر کران دارند و ازین دو کار خداوند غنی مطلق خود را که نیایش پسند و از زلفش و دست
 از خود بخوشنودی آرند و رضوان من الله اکبر یعنی یک اندک رضای خداوند تعالی از همه چیز کلان تر است
 و در قوله تعالی ما ز قضا هم تعلیم است اشاره و ارشاد و مردمان با انواع و سنگی را گویند و انوار اعانت
 در ماندگان و اهل حوائج یعنی سود رسانیدن دیگران از آنچه که از خود تعالی و از بخشیده و از زلفش فرموده باشد مثال
 بخشیده را بزرگو و صدقات و دیگر چیزات بسته کار ناز کار بر آوردن و در ماندگان را چاره پر داز شدن و اگر علم
 داده است متعلمان و دانش پژوهان را آموزش کاری بکار بردن و اگر در سلطنتی یا ریاستی و جاست و
 وقع بهره اوست بشفاعة حسن ارباب حوائج را کامران شدن الحاصل در کلیات تعلیم و بجزیه مطالب

از خداوند تعالی
 قاضیة شیئ من قاضیة
 شک نیست در آن را بنیاد نیست از هر پیریزگار آن و از خدا ترسندگان آنانکه ایمان می آرند بنیاب
 و راست می کشند ناز و از آنچه که ما روزی دادیم آنان را سرن میکنند گویم که مستقیم جمیع ست مرتضی را
 و آن عبارت است از کسیکه از خدا س تعالی جلشانه تر سیده نفس خود را از زبان دنیا و آخرت پاسیده
 ماندن در خواهر برک سیات و دور بودن از منیات که سر آمد آن شرک و کفر و دیگر اعمال شست و کار
 بر باشند و ترک چنین قباخ مستلزم است تحصیل انداد از چنانکه برک شرک تو حید و برک کفر ایمان و
 برک فسق و فجور و برک ابلهی و بی خردی حکمت و همین سان فضائل و حسنات و دیگر پس در یک
 کلمه مستقیم اشاره شد بسوی این همه مذکور و تفصیل آن که اسفار حکمیة و صحف نوامیسی و کتب سماویة
 این انوار و مکاسن این اسرار را ندیسی آنچه که در صحف و اسفار توان یافت اینجا در یک کلمه بعد از آن فرمود
الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ یعنی در کتاب قوه عاقله نظریه میگویند قوله یقیمون الصلوة یعنی آنان که پس
 از حصول عاقله نظریه عملیه را هم بجاری آرند که راس الحسنات که ناز باشد بجای می آرند بیانش که بنده را
 اگر نیست بجناب مولای خودش رسائی آرند و این است نفع لازمی و باز برین نفع لازمی هم بسند نموده
 نفع مقصدی که اتفاق بود روی آرند که از آن سپاس خداوند و بشود بجا آرند و هم گوهران خود را که
 سکنان و ناتوانان و در ماندگان باشند از مرصیان و بحسانی آفت رسیدگان چون کوران و
 گنگان و مجذومان و جز آنان و نیز بیوگان و یتیمان و پیران به مینوای زبون شدگان و اشال آمان
 از جسمانی تکلیف بر کران دارند و ازین دو کار خداوند غنی مطلق خود را که نیایش پسند و از زلفش و دست
 از خود بخوشنودی آرند و رضوان من الله اکبر یعنی یک اندک رضای خداوند تعالی از همه چیز کلان تر است
 و در قوله تعالی ما ز قضا هم تعلیم است اشاره و ارشاد و مردمان با انواع و سنگی را گویند و انوار اعانت
 در ماندگان و اهل حوائج یعنی سود رسانیدن دیگران از آنچه که از خود تعالی و از بخشیده و از زلفش فرموده باشد مثال
 بخشیده را بزرگو و صدقات و دیگر چیزات بسته کار ناز کار بر آوردن و در ماندگان را چاره پر داز شدن و اگر علم
 داده است متعلمان و دانش پژوهان را آموزش کاری بکار بردن و اگر در سلطنتی یا ریاستی و جاست و
 وقع بهره اوست بشفاعة حسن ارباب حوائج را کامران شدن الحاصل در کلیات تعلیم و بجزیه مطالب

دریا سارت پس اگر این عقلی مجزئ نیست دیگر بعینیت و توحید خلق و معرفت با بعضی الظالمین باین
 اصلاح که بیشتر کان قریش بخیر و دستی حسد که بود بر نبوت حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم بپور
 درونی و صبر جانی بربا و عزم می سوختند و بار صفت تصدیق خود با با سمانی کلام بود آن قرآن مجید
 متعانه است لغت و سربانی بر زبان میدادند چنانکه در سورۃ بنی اسرائیل مذکور است و لقد صوّقنا فی
 هذا القرآن من کل مثل یعنی ہرگز نمیدادیم و مکرر و وار و کریم ہرگز زیادت توضیع و افزونی
 ہو میآئی درین برگزیدہ مثل فابی اکثر الناس الا کفورا پس سربازانفتند بیشتر مردان مگر کفران و
 با سیاسی را و قالوا لن توعمن لک حتی تفجر لنا من الارض یبئو عا یعنی گفتند کہ زمینہارایان
 خواہیم آورد تا زمانی کہ بشکافی از بہرہ از زیر زمین چشہ ساری و منبعی او یکون لک چند تن بخیل
 و غیب قیصر الانہاہر خلاء التفجیر یعنی یابد و سرباز باغی از خرابان و انگور پس شکافی در و نہ آن
 نہ بار و ان کردن و شکافتن مرد با بہت دانشمند بسوی و دن بہت چہن حاسدان پی بردن بتوان
 کہ بخیر و دستی حسد و خداد و درونی چشم از دیدن چہن تابان فروغ بکوری کشیدہ و چہن کم بہا سبک
 زوال چیز را کہ باغی و نہری بود در می خواستند پس خواست اینان شایش و قابلیت آن نہ داشت
 کہ بشنیدنش گوش فرامی توان داشت بزی رفتن و بکار بر بستن خود امر دیگر است اُر و و اور یہی مجرہ
 ان بنی صلحہ کا نہیں اگر عقلیات سے یعنی مجرہ قرآنی عقلی ہے یعنی عقل سے اسکا اعجاز ظاہر ہوتا ہے
 حسی اور محسوسی نہیں کہ ان ظاہری حواس سے دریافت ہو اور عقلی ادراکات ہوتے ہیں اون کے
 اہل اور لائقوں کے ہاں یہی اہل عقل اور ارباب دانش کے نزدیک اسکا وقع اور اعتبار ہوتا ہوا
 اور اختلاف مجزئوں اون دونوں یعنی حضرت موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کے پس بالتحقیق اون کے معجزے
 تعلق رکھتے ہیں ساتھ کاموں جیسے کے اور تصرفات اون میں یعنی امور جیسے میں نزدیک اہل اسکی کے
 ہوتا ہے یعنی حسی کاموں کو وہی آدمی جو صرف محسوس کام سمجھ سکتے ہیں معقول سے اونکو کام نہیں ہوتا
 ہے پسند کرتے ہیں اور معتبر سمجھتے ہیں اور بالجملة دونوں علیہما السلام کے معجزہ و نکو کوئی بہت قوت کی
 نہیں مگر یہی بہت کہ عوام الناس کا مالوف ہونا اور مالوف ہونا ساتھ حسی کاموں کے زیادہ ہوتا ہوا
 عقلی مطلبوں کے سمجھنے سے لیکن تنگ بین اسہن کہ خواص الناس یعنی ارباب عقل و اصحاب فہم کی نظر
 عقلی مجزئوں میں قوی تر اور استوار تر ہوتی ہے حسی مجزئوں سے یعنی عقلی مجزئوں میں اہل عقل قدرت

رکھتے ہیں کہ نفسین اور عکس اور شکلون قیاس سے نتیجے بنا کر خطا اور صواب میں تمیز کر لیں اور نفس
 اور مافی الواقع کو سمجھ لو جبکہ اپنے دلیں ایسا باندھیں کہ مثلاً کے اور دوسری سمجھ والو کو اسی طرح
 سمجھا دیں کہ شک اور گمان کا راستہ اونکے دلیں ایسا بند ہو جاوے کہ پھر نہ کھل سکے اس واسطے
 عقیدات میں انکا تکریت مستحکم اور ٹھیک ہوتا ہے پس اون دونوں علیہما السلام کے معجزے تو انوار
 کی نظر میں زیادہ قوی ہیں اور ان اخیر صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزے خواص اناس کے نزدیک
 خواص ان خواص کی عقل میں قوی تر ہیں اور جب بالتحقیق ثابت ہو چکی قوت قرآن کے معجزے کی
 بہ نسبت معجزوں سارے پیغمبروں کے وجہوں متفرقہ یعنی بہت سی وجہوں سے جیسی زائل
 ہونا اور معجزوں کا اور باقی نہ رہنا اور ان میں سے سوائے روایت اور حکایت کے اور نیز حسی کاموں
 سے ہونا اور حال یہ کہ محسوس کام ضعیف ہوتے ہیں عقلی کاموں سے اور سوائے اسکے اور وہ میں جو
 مذکور ہو چکے ہیں اور نیز بیان کیجا سکتی ہیں اور موجود اور دائمی ہونا اور عقلی ہونا قرآنی معجزہ کا جو
 خود ظاہر ہے پس اگر بعض ظالموں یعنی مشرکوں قریش نے جنہوں نے اپنے ہی اوپر خود ظلم کیا ہے انکار
 کرنے نبوت سے کہ اپنے آپکو بوزخ میں ڈالابست سے محروم رکھا اسی موجود معجزے پر کفایت کی
 اور دوسرے معجزوں مثلاً معجزوں دوسرے پیغمبروں کے طالب ہوئے یعنی حسی معجزے چاہے پر
 دے آدمی تھے ویسی جو ابھی چیزوں کے بدلے میں تیری چیز لینا چاہیں پس ایسے آدمی لائق ہوتے
 ہیں اس امر کے کہ ان سے موند پہل جاوے درمختور اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے اعراض
 کیا یا انکی خواہش کو معلق اور وابستہ کیا اور ارادہ الہی جل شانہ کے تو اس میں کیا ہرج ہے اور کون
 نقصان اس واسطے کہ انکی مثل ایسے آدمی کی ہر جہوں دو ہر جہ سے روشنی ڈھونڈے اور انکی
 غرض تھی سوائے تحکم اور لغت کے یعنی اللہ تعالیٰ کے اور حکم چلا نا کہ جو جو معجزے دے چاہیں ہی
 نازل کرے اور نیز اپنی پندار اور گمان میں نہر اور زبان چاہنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو
 جانتے اپنے ضرر کے یعنی یہ بھی جانتے تھے کہ انکی نبوت سچی ہے در صورت انکار جنم حاصل ہو سکتے
 ہیں مگر یہ بھی اس گمان سے کہ ہماری تکذیب اور ایسی ایسی خواہشوں سے نبوت حضرت خاتم الانبیاء
 علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ظہور نہیں کر سکتی بلکہ اگر اللہ تعالیٰ انکی یہ خواہش قبول نہ کرے یہ مطلب اور کیا
 دے ہی دیتا تب ہی ایمان نہ لاتے اور اپنے ایسے کاموں سے باز نہ رہتے بلکہ تیسرے چوتھے اور اسی طرح

یہی باوجود جتنا اور جہان تک کہ گن سکتے طلب کرتے باوجود کہ اس میں یعنی انکی مطلب کے دیر سے میں نے
 کتابیں ایسا کام یعنی اس سال میں انکی خواہش کے موافق کام کرنا تو کوئی عقل نہ آدمی ہی نہیں کرتا یہ
 حکیم عقل میں شانہ مترجم کتاب کے کبر و دانش کرنے اس اول مولف رحمہ اللہ تعالیٰ کے و مجتہد ہونے
 کو کیوں کہ من القلیات ایک مثال لانا اس راہ سے کہ دانشمند بالانصاف کو بخوبی دانشمندی ہو جائے
 کہ قرآن مجید کہ بیشک ایسا عقلی مجتہد ہے جس میں مقاصد عالیہ اور مطالب نامنہ ایسے ہیں کہ بیشک دیر
 ہونے سے سدا و قند بادش آدنی و دونوں جہان کی خوبیوں سے آگاہ ہو سکتا ہے اور یہ مطالبات
 غایت درجہ کی رشاق و درخوبی عبارت سے بیان ہونے میں اس طرح سے کہ اس قدر ہدایتیں اور
 تعلیمیں کہ طویل الذیل کتاب میں اونکے بیان کیواسطے کافی و کافی نہیں صرف ایک دو آیتوں میں ذکر
 کی گئیں بلکہ بعض جگہ صرف ایک دو کلموں ہی میں چنانکہ بعد ختم اس ترجمہ کے میں مترجم ایک نیمہ
 اور محقق اسی خاص امر میں یعنی تفسیر بعض آیات کی جس سے ہر ایک کو معلوم ہو جائے کہ بیشک ایک
 ایک قطرے میں لاکھوں دریا سماے ہیں تالیف کر کے اسی رسالہ کا خاتمہ قرار دوں گا انشاء اللہ تعالیٰ
 اس وقت بہت مختصر بیان سے اس کی یہ کہیمہ کا ترجمہ مع مختصر سے توضیح اور تفسیر کے لکھتا ہوں و اللہ
 المستعان فرمایا اللہ تعالیٰ جل شانہ نے الم ذالک الکتاب لا یریب فیہ یعنی الم حروف، قول، قرآن
 میں سے ہیں جیسے ن والقلم و ن والقلم و ن والقلم و الم و الم و غیرہ انکا بیان بہت طویل ہے تفسیر کی
 کتابوں میں مفصل مذکور یہ مقام تفصیل کا نہیں ہے لیکن ہر دو تین صرف تھوڑی سی عبارت
 شیخ عارف کامل محی الدین بن النزی قدس اللہ تعالیٰ سرہ کا ترجمہ اسکے باب میں مذکور ہوتا ہے
 اشارہ کیا ان تین حرفوں سے طرف کل وجود کے اس حیثیت سے کہ وہ کل ہے آ اشارہ ہر طرف
 ذات اول الوجود یعنی حضرت موجود حقیقی موجود حقیقی جل شانہ کے اور ل اشارہ ہر طرف عقل فعال
 سہی بجز بیل کے جو اوسط الوجود ہے کہ فیض لیا ہے حضرت مبداء اعلیٰ جل شانہ سے اور فیض دیا
 ہے منتہی کو اور تم اشارہ ہے ہر طرف محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جو آخر الوجود ہیں اور انہیں
 کے وجود سے دائرہ تمام اور پورا ہوتا ہے اور متصل ہوتا ہے آخر اس دائرہ کا اپنے اول سے اور
 اسی اتصال سے ختم ہوا دائرہ وجود کا اور فرمایا کہ گردش کی دائرہ نے مانند اپنے ہیات کے
 کہ پیدا کئے اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین میں ترجمہ یہ کتاب شک نہیں اس میں ہدیٰ للفقیر

ہدایت ہے واسطے پرہیزگاروں کے الذین یؤمنون بالغیب و یقیمون الصلوٰۃ و مِمَّا
 سَرَرْتُمْ تَخَافُہُمْ فَيَنْفَعُوْنَ یعنی ایسے متقی جو ایمان لاتے ہیں ساتھ خیب کے یعنی اذن کاموں پر جو
 آنکھوں سے پردہ میں ہیں جیسے خداوند تعالیٰ اور فرشتے اور قیامت وغیرہ اور سید اور
 ٹیک پڑھتے ہیں نماز اور اس میں سے کہ جو ہم نے انکو دی ہیں خرچ کرتے ہیں ترجمہ نام ہوا
 تو ترے لطف سے چاہیں مخفی رہے کہ پیغمبروں کے ہموٹ ہونے اور رسولوں کے بھیجے جانے سے
 یہی مقصود ہوتا ہے کہ آدمی جو بسبب غلبہ قوت شہوی یعنی وہ قوت کہ جو چاہتی ہے اور کھینچتی ہے
 و سب چیزیں جنکو اس میں کے باقی رہنے اور آفتوں سے بچا رہنے کی واسطے مناسب اور ضروری
 سمجھی ہے اور نیز بسبب غلبہ قوت غنہی یعنی اوس قوت کہ جو چاہتی ہے دفع کرنا اون چیزوں کا
 جنکو اس جسمانی بقا کا محال اور ممانی تصور کرتی ہے اس چند روزہ دنیا کے کاموں اور زبایاں
 جو سونین ایسا مبتلا اور گرفتار رہتا ہے کہ جب سے ہوش بکڑتا ہے اور جب تک مرنے کا ہے سوائے
 لذتوں جسمانی اور تین پردہ کی کے اوسکو اور کام علی الخصوص ہمتاں اخروی جس سے ہمیشہ کی
 زندگی اور دائمی عیش اور آرام نصیب ہو پسند نہیں آتی اس واسطے اپنے مبداء علی یعنی خداوندگار
 جل شانہ کا خیال ہی اوسکے دل میں اور نہیں آتا آخرت کے مواخذہ اور باز پرس سے اوسکو کچھ خوف
 نہ ہو کہ ہمیشہ حاصل کرنے میں جسمانی لذتوں اور خدام ہوسوں کے اور باطل امیدوں کے رہتا ہے یہاں
 کہ اجل مقدر سر پر آکر دی ہوتی ہے زبردستی سے گھسیٹ کر لیجاتی ہے ہمیشہ کی حیات اور جنت
 کی لذات سے محروم اور ناکام جہنم نصیب ہوتا ہے اور کہیں جو اوسکو اس جسمانی کاموں کے اندیشوں
 سے کچھ رنج و غصہ حاصل ہوتی ہے تو شیطان کے بدگمانے اور گمراہوں کی تعلیم سے شرک اور کفر
 اور فسق و فجور میں پڑ کر اوس غفلت سے بدتر مصیبت میں مبتلا ہو کر بار دانی عذاب سے معذب
 رہتا ہے پس خداوند دانا مہربان جل شانہ نے بقضاء اپنی رحمت کا فہم اور عنایت شاملہ کر کے
 ہدایت کا کھولا اور آدمیوں ہی میں سے ایک گروہ جنکو اوس نے پسند کیا معزز فرمایا منصب سلطنت
 اور نبوت پر کہ اسے طرف ایک خاص گروہ کے بر تقدیر نبوت خاصہ کے یا طرن ساری اولاد کو
 کے بر تقدیر نبوت عامہ اور رسالت کا فہم کے جا کر خدائی پیغام پہنچا دیں اور انکو ایسی ٹیک اور
 درست تعلیم کریں کہ جس سے اپنے مبداء علی جل شانہ کو اوسکی کامل صفوں کے ساتھ پہچان کر اسی

پاک ایسے خدا کو عبادت کریں اور اس کی حکم کو جو دنیا اور آخرت کی خوبی اور حیات ابدی کے کثیر
 اور دنیا اور آخری کے خداؤں اور جنم کی عفو ثواب سے نجات پانے کی دلیل ہوں بجا لائیں
 اور جن جن مقیم دن اور کاموں سے اس نے منع فرمایا جو اس کے بچیں اور جیسی کہ اس توانا
 خدا کو رسم درمختار و کرم سمجھیں ویسے ہی شدید العقاب ذی لبش بھی جانکر اس کے مواخذہ سے
 ترسان و لرزان رہیں اور اس کے حکم کے خلاف نہ کریں کہ جس سے دنیا میں نیک نام اور عقیبی میں شاکر
 رہیں بہشت میں ہمیشہ ہمیش کمال خوشی اور عیش اور آرام کے ساتھ بسر کریں اور چونکہ خداوند
 جل شانہ نے بہشت میں پہنچنے نفس انسانی کا راستہ عبادت اور نیکو کار قرار دیا ہے کہ جس سے
 نفس انسانی کو دورت اور ناپاکی سے پاک ہو کر اس پاک ہمیشہ کے گہر یعنی بہشت میں رہے کسوا
 کر ناپاک کو پاک کر میں آنے نہیں دیتے اور عبادت اور نیکو کا حاصل ہونا وابستہ کیا ساتھ
 درستی عقیدہ کے جس سے شیطانی خواہے بچ کر شرک اور کفر اور زندقہ اور الحاد میں نہ بڑھاویں
 اور اس طرح ٹھیک طرح سے جاننے اور باتو کا جھکاؤ نہ دینی میں یہ جاننا اگر صرف جاننا اور تپیر
 کرنا ہو تو اس کو نظر کہتے ہیں جیسے جاننا کہ بیشک خداوند تعالیٰ ایک ہی خدا ہے اس کے سوا کوئی
 اور خدا نہیں اور وہ حق قیوم علیم حکیم ہے اور علیٰ ہذا القیاس دوسرے عقائد اور جو یہ جاننا اس طرح
 پر ہو کہ اس کو جانکر جاننے کے موافق کام میں لاویں جیسے جاننا فرضیت صلوٰۃ اور زکوٰۃ کا کہ
 انکو مفروض جانکر لازم پڑھیں اور زکوٰۃ دین پس اس کا نام ہے علی پس یہ قوت اور اکی کہ جس سے
 نظر پیدا ہو قوت عاقلہ نظریہ کہلاتی ہے اور وہ قوت کہ جس کے ساتھ عقل تعلق رکھتا ہے اس کو قوت عاقلہ
 علیہ کہتے ہیں اور نیز اول کے جاننے کو حکمت نظری کہتے ہیں اور دوسرے کے جاننے کو حکمت عملی اور
 حکمت نظری عبارت ہے درمیانی مرتبہ اور واسطہ درجہ کے حاصل ہونے سے جو محمود اور پسندیدہ
 ہے اور کم و بیشی کی دو طرفین ناپسند اور مذموم کی طرف کا نام ہے تفریط اور بیشی کی طرف کا
 نام ہے افراط اور واسطہ کا نام ہے اخلاق فاضلہ اور بر فضیلت کی دو طرفین ہوتی ہیں اور
 ایک وسط دونوں طرفین مذموم اور وسط محمود جیسی فضیلت شجاعت کی دو طرفین ہیں ایک شہر
 کی طرف جس کو شہور کہتے ہیں یعنی بچا اور بے محل دلیری کرنا اور دوسری کمی کی جانب جس کا نام جس
 اور خام دی ہے یعنی جہان دلیری کرنا عقلاً اور شرعاً پسندیدہ ہو و ہاں نادلیر ہونا اور اوج کے

در میانین درجہ ہے و سنا کا یعنی مہوق اور مناسب جبکہ جہان شریعت اور عقل حکم دین و لیری کرنا
 جیسے جمادین پس یہ محمود اور پسندیدہ ہے اور علی بن القیاس دوسری فہمستون کا حال حکم فیہ
 بہت طویل ہے بالجہادین اور دنیا کی خوبی وابستہ ہے اوپر درست اور صحیح عقیدوں اور پاکیزہ اعمال
 اور اچھے کاموں کے اور ان مقتصد و کا حاصل ہونا وابستہ ہے اوپر زائل اور دفع کرنے کی ضرورت
 کے یعنی دور کرنا دہی اور نادرست عقیدوں اور برتری فہمستون اور ناپسندیدہ مخلوقوں اور فسق
 و فجور کا اس خاص مصلحت اور حکمت سے ایزد تھالے رسول بھیجتا ہے بنی مبعوث کرتا ہے اور اسکو
 آسمانی وحی سے تعلیم کرتا ہے کہ اپنی امت کو آسمانی احکام تعلیم کرے اور انبیاء علیہم السلام میں
 بعض کو آسمانی کتاب عطا فرماتا ہے جیسے توریت و انجیل و زبور و فرقان اور دوسری صحف جو
 دوسرے پیغمبروں پر نازل ہوئے جیسی ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام میں جبکہ یہ مقدمہ بیان ہو چکا
 تو اس آیت کریمہ کی لطافت سنو کہ توالے ملتفتین متقین جمع ہے کلمہ شفی کی اور متقی کتنے ہیں
 اسکو کہ جو اپنے پروردگار خداوندگار جل شانہ سے ڈر کر اپنے نفس کا دنیا اور دین کے زیان
 اور نقصان سے محفوظ رہنا چاہے یعنی برے عقیدوں و شرک اور کفر اور برے کاموں و فسق
 اور فجور اور برے مخلوق جیسے بخل اور نادیری اور ابلہی اور وہمی خیالوں سے اور جب ان
 رذائل سے محفوظ رہنا چاہے گا تو ضرور ہوگا اسکو اچھے عقیدے سیکھنا نیک کام کرنا اچھی فہمستون
 اور پسندیدہ مخلوق سے متعلق ہونا پس اس ایک کلمہ میں اشارہ ہوا طرف مطالب عالیہ کے جسکی
 تفصیل اور ایضاح سے طویل الدلیل کتابین بہری ہوئی ہیں علم کلام اور علم اخلاق اور علم فقہ
 کے پس ایک کلمہ کو دیکھو اور ان مطالب عالیہ کثیرہ کو دیکھو پس یہ بجزہ عقلی نہیں تو کیا ہے اور
 اسکے سوا یونون بالغیب اشارہ ہے طرف حکمت لطری کے اور یقینوں الصلوٰۃ اشارہ ہے طرف
 حکمت عملی کے اور خلاصہ اسکا یہ ہوا کہ خداوند بخشنی مطلق نیایش پسند از زانش دوست ہوا سلاط
 مگو نیایش اور بندگی کی طرف بلاتا ہے اور پسند کرتا ہے اون بند و مکو جو اسکے آگے سرخاک پر کرتے
 اور نہایت ادب اور تعظیم سے یہ بندگی ادا کرتے ہیں اسسلاط فرمایا یقینوں الصلوٰۃ اور
 میرسد چیں را با وجود دیکہ حرفون میں کم تھا اور جب نیایش اور عبادت کا ارشاد فرما چکا تو پورا
 بلکہ ہمہ دمر سر آفان ۱۱ حاجت کی دستگیری کر دیں یہ کلمہ ہمارا زمانہ ہم کیا عام ہے اس توضیح

سے کہ جسکو جو نعمت اللہ تعالیٰ نے بخشی ہے اوسین سے دوسروں کو بھی بقدر مناسب دے جسکو مال
 دیا ہے دے زکوٰۃ دین صدقہ دین فرض بن فرض حاجت مند و کمی دستگیری کرین اور ہر یہ بھی
 اشارہ کیا کہ اپنا سب مال نہ دے ظالمین کہ جس سے خود محتاج ہو کر مانگتے پھرین اسو اسطے فرمایا
 و ما یفنی اوسین سے کچھ اور جسکو علم دیا ہے دے بڑا دین جسکو معرفت کا علم بخشا ہے دے
 سادات الہی سکھا دین جسکو حکومت دی ہے دے حکومت کا مقبوض یعنی مدد اور انصاف اور
 زیر دست و کما آفتون اور ظالمون سے بچانا پس اسی مختصرت میں کیسے ارشاد ہیں کہ اگر او کو کمال
 ہی بیان کروں تو یہ مختصر سا ترجمہ مطول کے برابر ہو جاوے درمیں صورت اس مختصر ترجمہ کے
 دیکھنے والوں کے مال کا اندیشہ اور معذرت نہ کیو اسطے کافی اب دوسرے قول کی توضیح کی جاتی
 ہے مولانا رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں خلوا لکم کیف ہا بعض الظالمین یعنی اگر نہ کفایت کی سادہ
 اس الہی معجزہ قرآنی کے بعض ظالموں نے۔ یہاں اشارہ ہے ہر طرف بعض مشرکوں قریش کے جیسے اچھل
 اور ولید وغیرہ کہ باوجود سچا معجزہ جاننے قرآن مجید کے نزول وغیرہ کے معجزے چاہتے تھے خاک
 سورہ بنی اسرائیل میں مذکور ہے تو کہ تعالیٰ ولقد صرفانی صد القہان من کل مثل یعنی بتعمیر
 ہم نے گردش دی اور پراسے یعنی مکر کیا اس قرآن میں ہر مثل بنانی اکثر الناس الا کفورا پس انکار
 کیا اکثر آدمیوں نے مکر کرنا نعمت یعنی ناشکری و قالوا ان لو من لا حتی تغیر لنا من الارض
 ینبوعاً یعنی کہا او تنوں نے کہ ہم تجھ پر ہرگز ایمان نہ لاؤں گے یہاں تک کہ تو چیر کر نکال دے ہمارے
 واسطے ایک منبع اور چشمہ او تکلون لا جنة من نخيل وعنب فقہر الا ہمارا خلا لھا تغیرا یعنی
 یا ہوتیرا یا بخ چھواریں اور انکو کہ پس تو چیر کر ہمارے اوکے بیچ میں نہر بن چیر کر ہمارا بنا پر لے
 حاسدوں کم ہمتوں بے عقولوں کے قول کا جو ایسے معجزہ عقلی کو جسکے سبب سے ہمیشہ کی سعادت اور
 جاودانی حاصل ہو سکے ہمارے پیغمبروں کے معجزوں سے اعلیٰ تر نہ سمجھے اور محض حسد کی زبردستی
 سے ایسی ایسی ناپسندیدہ خواہشیں کیں کیا اعتبار ہے عقلی و ثنائت اقوال علی سبیل التعلل
 ما نقطع النظر عن المقدمة الثانية والثالثة وتکتفی بالمقدمة الاولى فنقول لا شک
 المبحرۃ لا تخص بغير دون فن ولا بشئ دون شئ بل کلا لا یقدس علیہ النش و ہا رہا ہر
 کان مقرباً بالتحدی ولا شک ان هذا الشخص ادعی النبوة والی بکل ما یستطیع و در شہری از شہر

بمثل و غیر العرب لما لم یکن من اهل الفن فلا یطام علی اعانه فیکون حجة علیهم فلا
 یكون مسبوکاً علیهم لکن حیث ان التمدل ان یقول انه انما الی لا یقدم علیه جمیع العرب و
 اعترفوا عن آخرهم بالعجز عن الاتیان بمثل و تعلم منه صدق دعواه و به ثبت نبوة
 علی العرب بمخصوصه ثلاث المعجزة و اذا ثبت نبوته علی العرب ثبت نبوته علی الایمن و
 الاسود لقوله تعالی و ما ارسلناک الا کافة للناس و غیره من الایات الدالة علی وجوب
 اتباعه علی العموم ان لا یحتمل الکذب فی کلامه بعد اثبات نبوته فی الجملة لکن لا یخفی انه
 لو قطع النظر عن المقدمین الاخرین لا یمکن اثبات النبوة لاحد من الانبیاء علی العموم
 الا بهذه النحوی الا اذا تحقق نص متواتر یثبت ان ثبوت ان متواتر عن غیره بدلیل علی نبوته
 فی شکل فارسی سویی گویم بربیل تنزل یعنی بسند کردن بر مقدمه اولی انیکه قطع نظر کنیم از مقدمه ثانیه و
 ثالثه یعنی دینی مقدمه باین خلاصه که علم بالمعجزه بدر شش حاصل میشود یک آنکه خود با بران من بود
 که معجزه از جنس آن من گمان برده میشود چو ساجد بودن نسبت بمعجزه موسوی و دیم آنکه نصیبت
 بشیدن از ما بران آن من که آن معجزه را از آن بودن و انانیت اما مقدمه سویی این که عادت
 و سنت او تعالی جاری نشده است باینکه سرت ما بران را علم بالمعجزه می شود نه غیر ما بران را بلکه عام
 است ما بران را بعلم خود بخیر یا بر اذی با اعتراض ما بران از عاجز و زبون شدن خود پس ازین دو
 مقدمه قطع نظر کرده صرف مقدمه اولی یعنی عدم تخصیص معجزه بفضی و دینی کفایت نمیشود گوئیم که شک نیست
 که هر آئینه معجزه منقص نمی باشد بفضی فی فن دیگر و نه یک چیز نه دیگر چیز بلکه هر چه که بر آن قدرت شده
 باشد غیر مدعی نبوت است معجزه هر گاه مقرر در الهی بود یعنی در عرض معارضه و تحدی و در آن
 باشد و شک نیست که آن شخص یعنی حضرت سید المرسلین صلی الله علیه و آله و سلم دعوی نبوت کرد و
 کلامی و دعوی کرد که از دیگران آدر و در این کلام متعین است و غیر عرب هر گاه از اهل آن من بودند
 یعنی لغار و صفحار نبودند ازین رو بر معجزیت این معجزه آگاه شدن نمی توانند پس بر آنان حجت
 نبود پس برین تقدیر این مدعی نبوت مبعوث نبود بر آنان یعنی بر غیر عرب لیکن استدلال کننده را
 میرسد چنین گفتن که هر آئینه آن مدعی نبوت آورد کلامی که بر آدر و درون مثل آن کسی از عرب تا در شد
 بلکه همه و سراسر آنان اقرار و اعتراف کردند بجز و زبونی خود با از آدر و درون مثل آن پس دانسته

راست بودن دعوی این معنی است پس این دلیل ثابت شد نبوت او بر هر بابت موجب
و برگاه نبوت او بر هر بابت ثابت شد بر غیر عرب از سفید و سیاه نیز ثابت شد باید دانست که سفید
مردان باشند گمان نمی کرد سفید نام باشد چون ایرانیان و ترکستانیان و اسودک انیک سیاه را
باشند چون حبشیان و زندیان مردان آن را سر مردم زاد باشند گمان گوی زمین باشد
بگو الله تعالی و ما به سألک الا کافه للناس یعنی نفوس تمام را ای رسول الله مگر رسالت
باز دانده به کس از اتباع بدین دیگر جز دین اسلام از بر سه همه مردم و جز این دیگر آیات قرآنی
که دلالت کند بر واجب شدن اتباع آن صلی الله علیه و آله و سلم علی العموم از هر آنکه کذب را احتمال
نمود در کلام او بعد ثابت شدن نبوت آن مدعی نبوت فی الجمله یعنی در ملکی از ممالک مثلاً در عرب لیکن
پنهان خواهد ماند که اگر قطع نظر کرده شود از این دو مقدمه اخیر ممکن خواهد بود ثابت کردن دعوی نبوت
برای کسی از انبیاء الابهین روش که هرگاه تحقق شود نفس متواتر از آن انبیاء و خواهد بود ثابت
شدن نفس متواتر از غیر آن صلی الله علیه و آله و سلم آنگاه نفس متواتر که دلالت کند بر عموم نبوت او
مشکل است پس مشکل خواهد بود عموم نبوت او مترجم گوید که خلاصه این استدلال همین است که هرگاه
نسبت عرب بسبب عزت آمان بجز خودشان از آردون کلای مثل این کلام خبر نبوت رسول الله
صلی الله علیه و آله و سلم ثابت و از نبی صد و کذب هرگز روا نبود و این نفس متواتر یعنی ما را رساناک
شعر عموم نبوت و احاطه رسالت آن علیاً صلوة و السلام مر همه مردم زاد باشند گمان گوی زمین را
بخوبی ثابت پس عموم نبوت اش نیز ثابت و از این بیان دیگر چنین نفس متواتر معقول نیست پس نبوت
هر یکی از آمان صرف بر کسی بود که آمان بجز هر بیت معجزه آگاه شده باشد بر گوده دیگر ساری بود
از هر آنکه نفس متواتر از نبی از انبیاء بجز حضرت سید المرسلین صلی الله علیه و آله و سلم معقول نیست و
چون معقول نیست و یگان چه مان و بکدام دلیل زیر فرمان نبوت آمان آمدن تواند علی الخصوص
اول اسلام که بنی اسرائیل نیستند و بنای این دعوی که حضرت مسیح جسد قبایل بنی اسرائیل نبوی
قوی دیگر مرسل و مبعوث نشده عبارت تریمه انجیل می مترجم علماء مسیحیه و اردکنم در باب دهم آیت
پنجم انجیل می آورده است که مسیح یعنی عیسی علیه السلام برگاه آمان یعنی حواریان خود را به دعوت و هدایت مبعوث
نمود و ان می فرمود از فرمان داده می گفت که شما سوسی نو ده اسد دیگر مردید در شهری از شهر

سامریان و فلسطینیان داخل نشوید بلکہ باخصوص مزدیک گو سپندان راہ کم کردگان اسرائیل بردید
 و گوئید کہ پادشاہی آسمان یعنی یوم البز انزدیک است۔ پس اگر گفتہ شود کہ عیسی علیہ السلام بہر بعایت
 ہمہ مردم زاد باشندگان رودی زمین از جناب انزدی محکوم بود و در نیودرت یعنی بر تقدیر تخصیص
 بعایت بنی اسرائیل و باز ماندن از بعایت اقوام دیگر مساؤ اللہنا فرمائی خدا از عیسی علیہ السلام متصور
 پس بالضرورتیوان گفت کہ نبوت آن علیہ السلام بخصوص بود نہ بمجموع و همچنین نبوت و رسالت موسی
 علیہ السلام کہ جز بعایت بنی اسرائیل کاری نہ داشت تا آنکہ و نجات یافت بجلالت حضرت خاتم الانبیاء کہ
 باو کہ عالم چون نجاشی پادشاہ حبشہ و ہر قل فرمان فرمانے روم و شام و پردیز و غیرہ کہ بر آندا
 نگاشت و بعایت نامہ باروان کرد و ہمہ را سوی خدا میخواند پس محوم رسالتش ثابت آرد و
 یعنی تیسرا جواب ہم کہین گے بسبیل تنزل یعنی ادنی درجہ پر اس تقریر سے کہ ہم دوسرے اور تیسرے
 مقدّمے سے جو اس سے پہلے مذکور ہوئے کہ معجزہ سے کا معجزہ جاننا دو صورت سے ہوتا ہے ایک
 تو خود عالم اور ماہر ہونا و اس فن سے جس فن کی جس سے یہ معجزہ گمان کیا جاوے جیسے ساحر ہونا
 نسبت موسوی معجزون کے اور طبیب ہونا نسبت عیسوی معجزون کے اور دوسری صورت
 یہ ہے کہ اگرچہ یہ شخص خود اس فن سے کچھ بھی واقف نہیں مگر اس فن کے ماہرون اور عالمون
 سے سن لیا ہو کہ انکے فن سے نہیں بیشک معجزہ ہے اور تیسرا مقدمہ یہ ہے کہ اللہ جانتا تو کمال
 کی عادت نہیں جاری ہوئی کہ معجزہ دیکھنے ظاہر کرنے میں جو پیغمبرون کے ہاتھ جاری ہوتے ہیں
 اول ہی قسم پر کفایت کیاوے یعنی اس فن کے عالمون ہی پر ثابت دوسرے یعنی غیر ماہرین
 ثابت نہویں۔ پس ان دونوں سے قطع نظر کہ صرف پہلے مقدمہ پر یعنی اسپر کہ معجزہ خاص نہیں ہوتا
 اور کسی خاص فن کے یعنی ایسا نہیں ہوتا کہ جتنے معجزے پیغمبرون سے صادر ہوں و بے طبابت
 کے فن سے گمان کئے جاوین یا جاوے کی جس سے سمجھے جاوین اور دوسرے فن کی جس سے
 نہوں۔ کفایت کریں پس ہم کہین کہ بالتحقیق معجزہ کسی خاص فن کے ساتھ مخصوص نہیں ہوتا کہ
 ایک فن سے ہونہ دوسرے فن سے یا ایک چیز سے ہونہ دوسری چیز سے بلکہ جیسے غیر ایسے معجزے
 قدرت نہ کرتا ہو وہ معجزہ ہوتا ہے جب تحدی اور معارضہ کے ساتھ مقرون ہو اور جسک نہیں ملتا
 کہ بیشک ان مدعی نبوت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نبوت کا دعویٰ کیا اور ایسا کلام لاکہ کہ جسے بات

دعوی کیا کہ دوسرا کوئی ایسا کلام نہیں لاسکتا پس غیر عرب یعنی عجم کے رہنے والے چونکہ اس غیر
 بلاغت کے آگاہ اور ماہر نہیں اس واسطے اس معجزے کے اعجاز پر مطلع نہیں ہو سکتے پس انکے
 اوپر بحث بھی نہیں ہوئی درمیں صورت انکی نسبت اب مدعی نبوت غیر معیوث ہوا یعنی ایسا بھی
 باورے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ پیشی ان پر نہیں بھیجا لیکن اسوقت استدلال کرنے والے کو یہ
 کہنا پونہ چاہیے کہ جب ایسے مدعی نبوت وہ کلام لائے کہ جسکی مانند لانے پر کوئی بھی قادر نہوا
 سارے عربوں میں سے اور ان سب اقرار کر لیا اپنے عاجز ہونیکا ایسے کلام کے لانے
 سے پس اس سے اور علیہ السلام کے دعوی کا سچا ہونا ثابت ہوا اور عرب پر نبوت انکی ثابت
 ہوگئی بالخصوص اسی معجزہ سے اور جب عرب پر انکی نبوت ثابت ہوگئی تو سب گورون کالون
 پر یہی ساری زمین کے باشندوں پر ثابت ہوگئی اس قول الہی جل شانہ سے و ما ساءسلک
 الا کافۃ للناس یعنی ہم نے تمکو اسے رسول خدا نہیں بھیجا مگر ساتھ رسالت عامہ کے جو بارگاہ
 ہر کسیکو تاجدار کی کرنے سے دوسرے دین کے سوا اسے دین اسلام کی اور سوا اسکے اور
 آئین دلالت کرنے والین اور واجب ہوئے تاجدار کی اور اطاعت اور علیہ الصلوٰۃ والہ
 کے علی سبیل العموم اس واسطے کہ اس کلام میں جوت کا احتمال تو باقی ہی نہیں بعد ثبوت ہونے
 اونکی نبوت کے فی الجملہ یعنی ایک گروہ ہی پر سہی یعنی عرب ہی پر بسبب اونکی ذاتیت کے مقنون
 بلاغت سے مطلب یہ ہے کہ نسبت ایسے مدعی نبوت کے نبوت تو ثابت کسی گروہ پر ہوا اور بنی جہوش
 نہیں ہونکا واسطے کہ خود انکے نبوت کے صحیفوں میں علی الخصوص تورات میں موجود ہے کہ خداوند
 تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو بنی ہجر جہوش بناوے یعنی جو بات کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے دین کی وہ
 اپنی طرف سے بنا کے کہے تو ہم اسکو مار ڈالیں تا اور جب یہ مدعی رسالت مارے نہیں گئے
 تو بیشک ایسے نبی نے جہوش بنایا نہیں تو یہ ہے کہ یہ آسمانی کلام وحی ہے تا اور جب یہ سچی وحی
 تھی تو عام ہونا ایسی نبوت کا ساری زمین کے باشندوں پر ثابت اور مستحق ہو گیا اور
 جو ہم قطع نظر کر لیں ان دونوں مقدمات سے یعنی دو طرح سے حاصل ہونا علیم بالمعجزہ اور
 جاری ہونے عادت الہی جل شانہ و ہم نوالہ کے اور پہلی ہی قسم پر کفایت کرتا تو ممکن نہیں
 نبوت علی العموم کا ثابت کرنا کسی پیغمبر کی نسبت ہی مگر اس طرح سے کہ اس پیغمبر سے کوئی نصر

صریح متواتر وجود الٰہ کے اس امر پر۔ اور کی نبوت مام ہے نسبت سارے باشندہ دن
 روئے زمین کے لیکن ایسی نفس متواتر کا کسی نبی سے سوائے حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم تسلیم کیا گیا اکثر اکثر کے ثابت کرنا مشکل میں عموم نبوت اور کی شکل۔ مترجم کتاب کے کہ
 تقریر کی توضیح و تبیین بطرح سے ہے کہ جب ایک گروہ خاص پر کسی نبی کی بتو ثبات ہو جاتی ہے
 تو وہ نبی سچا نبی "ابا" اسے اور اس سے جوئے کلام کا مکملنا محال سمجھا جاتا ہے اور دشوار
 پر اگر یہی نبی ظاہر کرے کہ خداوند تعالیٰ نے مجھ کو نام مخلوق کی طرف مبعوث اور رسول کیا ہے
 اور یہاں اوس نبی کا متواتر نص سے ثابت ہو جاوے تو بیشک یہاں سب گروہوں کی طرف
 مبعوث اور رسول خدا سمجھا جاوے گا اور جس نبی کے باب میں ایسی نفس متواتر پائی نہ جاوے
 تو وہ نبی ہوگا مبعوث اور خاص اوس گروہ کے جنہیں وہ مبعوث ہوا جیسے عیسیٰ اور موسیٰ علیہما السلام
 اور ان کی نبوت کے باب میں علی العموم ہونی کی نظر اور مثبت کوئی نفس موجود نہیں بلکہ حضرت عیسیٰ
 علیہ السلام کی نبوت کے خاص بنی اسرائیل پر منحصر ہونے کی نفس متواتر ہے یعنی نضرانیوں کی کتاب میں
 چنانکہ انجیل متی اس وقت موجود ہے دسواں باب یا پانچویں آیت اس عبارت سے ہے ان یاربون
 یعنی اپنے حواریوں کو یسوع نے بھیجا اور انہیں حکم دے کے کہا کہ غیر قوموں کی طرف مت جاؤ اور
 سامریوں کے کسی شہر میں داخل مت ہو بلکہ خصوصاً اسرائیل کے گھر کے کہوے ہوے پڑوں گے
 پاس جاؤ اور چلتے چلتے منادی کرو اور کہو کہ آسمان کی بادشاہت نزدیک آئی۔ اور اس بطرح
 حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سوائے بنی اسرائیل کے کسی اور قوم کی دعوت نہیں کی اس کی کتاب
 سمجھا جاتا ہے کہ اگر یہ دونوں علیہما السلام نبوت عامہ کے ساتھ مبعوث ہوتے تو بیشک اور قوموں
 بھی خدا کی طرف بلاتے اور جب انہیں بلایا تو بیشک وسے نبوت عامہ اور رسالت کا حق پر مبعوث
 اور رسول بنتے اور نہیں۔ تو لازم آتا ہے کہ معاذ اللہ ان دونوں علیہما السلام نے اپنی نبوت
 اور رسالت کا کام پورا نہیں کیا بلکہ ادھورا کیا خداوند تعالیٰ کے حکم کی فرمانبرداری ان سے
 کامل نہیں ہوئی اب لازمہ ایمان تو یہی ہے کہ کہیں کہ یہ دونوں علیہما السلام خاص گروہ یعنی
 بنی اسرائیل کے رسول تھے اور اوں ہی کی طرف مبعوث ہوئے اور ان کو دعوت اور ہدایت کر کے
 جنت الہی جگہ ان کی اونپر پوری کر دی اور اپنے مالک کا حکم پورا پورا بجا لائے درمبعوث نبوت

موسیٰ اور نضر شریعت عیسیٰ ہمارے نسبت نہیں کہ سوسے کہ ہم بنی اسرائیل میں ہر خدات شریعت
 محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کہ وسے علی اللہ علیہ وآلہ وسلم بموجب نص تو اتر دیا ارسلناک
 الی آخر الآیہ اور نیز بموجب آیہ هو الذی ارسل رسولہ بالصدقہ وحیہ الحق لیظہر لعلہ
 الدین کلمہ یعنی یہ بیان داند کہ اسے نے اپنا رسول یعنی محمد علی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھ ہدایت کے
 اور سچے دین کے تاکہ غالب کرے اور سچی دین کو اور ہر سارے دینوں کے مبعوث ہونے غرض
 سارے اہل زمین کے اس واسطے عرب اور یہود اور نصاریٰ اور صابئیون اور ہندو دین اور
 حبشیون اور ترکون اور دلیون وغیرہ قوموں پر جمعیت اور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی واجب یہ
 تھا تو جزا بیان کہ ہر ادہایت اور خیر خواہی اپنے ہم جنسوں یعنی سارے آدمیوں کی زبان پر آگیا
 ہر ادہایم فادہ کے تحریر ہوا واللہ جہدی من لیشاء الی صراط مستقیم وهو اللہ الرحمن
 الرحیم صریحی کہ یقال اتفاق عموم العرب علی الجحیم عن الاتیان بالمثل غیر معلوم و اتفاق
 خصوص المسلم غیر نافع اذ لا یعلم کونہم صادقین فی هذا الدعوی لاننا نقول او
 بالنقض السابق فان اتفاق عموم المسلمین والاطباء علی الجحیم غیر معلوم و اتفاق من امن
 غیر نفعیما غیر نافع فارسی یعنی گفتہ نشود کہ اتفاق کردن عامہ عرب ہر با جز شدن آنان از
 آوردن مثل قرآن معلوم نیست و اتفاق کردن خاص مسلمانان عرب سودی نمیدد باز آنکہ ما فیہ
 آواز آوردن دعوی و گفتار راست گویندگان از ہر آنکہ جو با خواہم گفت اولاً بقض الزام سابق
 باین قہر کہ اتفاق کردن ہمہ ساحران و سرسر طیبیان با معلوم نیست و اتفاق کردن کسیانکہ
 آوردند بآن دوسوی نمی دہد و ایضاً کلام چنین کہ این معنی کہ زمان اخبار مجرہ موسوی علیہ
 و سرسرا حران از آوردن کاری کہ موسی علیہ السلام آورد یعنی عصارہ مار کرد و در یاسہ نیل از رنگ
 زبون شمرند و عاجز آند نہ معلوم نیست و ایراد کہ ہود کہ بہ موسی علیہ السلام ایمان آورد نہ چنین دعوی
 ہر زبان دارند کاری بر نیکشاید چہ احتمال دارد کہ بسبب ایمان آوردن خود چنین داعی نمایند
 و ہمین سان دعوی نصاریٰ خالی از شبہ نبوده است کہ شاید بر اعانت این کہ باین ہود علیہ السلام
 ایمان دارند باین دعوی ہر زبان می آورند و نہ محتمل کہ اصل کار دیگرگون بودہ باشد آرو و
 اور کہانہ جاویدگار سہرب کے باشند و نہ کجا بالاتفاق کہنا کہ بیشک اس زمانے کے سارے نصیح

بلوغ قرآن مجید کے مثل لانے سے عاجز ہو گئے معلوم نہیں اور عربوں میں سے صرف مسلمانوں کا
 کتنا کچھ نامزد نہیں دیتا یعنی متحمل ہے کہ چونکہ کسی خاص سبب سے ایمان لائے ہوں اور یہاں سے
 سے یہ دعویٰ کیا ہو کہ سارے فقیح بلوغ اسکی مثل لانے سے عاجز ہو گئے تھے اسواسطے کہ ہم ایسے
 دعویٰ کرنے والوں کو اس دعویٰ میں سچا نہیں جانتے اسواسطے یعنی اس سبب دین اسلام کے
 مخالف یہ بات کہہ نہیں سکتے کہ ہم جواب دے سکتے ہیں انکے ایسے اعتراض سے اول تو بطریق
 نقض اور الزام ثابت کے اس تقریر سے کہ متفق ہو جانا سارے ساحرون کا اور ساری طہیبوں کا
 اس امر پر کہ وہ عاجز ہوئے تھے لانے سے مثل اون کا مونکے جو اون دونوں علیہما السلام سے
 ظاہر ہوئے تھے یہی معلوم نہیں اور یہود کا دعویٰ مفید نہیں بسبب ایمان لانے انکے کہ موسیٰ
 علیہ السلام پر اور ایسے ہی دعویٰ نصرانیوں کا جو ایمان لائے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے
 وثانیا بلقی اتفاق من یحزم العقل بعدم تواطع علی الکذاب وان کان قلیل من السلیار
 منه اذ المقصود حمل العلم بالبحر عن الاثبات بالمثل فاذا اجزمنا بعدم التواطع علی
 الکذاب فقد حصل الجزم من خبر المدعی منهم ایضا یعنی جواب دوم اینست کہ کفایت
 میکند مسلمانز اتفاق گردی کہ قتل بالجزم حکم میکند بازوار و متفق نبودن آمان بر کذب و اگرچہ
 این گرد کمتر شمارہ باشند از میان آمان یعنی از جملہ عرب زیرا کہ مقصود حاصل شدن علم است
 بجایز نبودن آمان از آوردن مثل آن یعنی کلامی مقابل قرآن پس ہر گاہ عقل بالجزم حکم میکند
 بر عدم توافق و موافقت بر کذب نسبت این گردہ پس حاصل میشود مارا یقین از خبر مدعی از آمانان
 اردو ترجمہ دوسرے یہ کہ اتفاق کر لینا ایک ایسے گردہ کا کہ جنکی نسبت عقل بالجزم حکم کرتی ہے
 کہ سارے کے سارے جو ٹی بات پر متفق نہیں ہو سکتے کافی ہے اور اگرچہ ایک گردہ ہو عرب کے
 مسلمانوں میں سے پس جس حالت میں کہ عقل نے بالجزم حکم کیا اونکے متفق نہونے پر او پر ایک
 جو ٹی بات کے پس ثابت ہوا سچا ہونا خبر اس شخص کا جو مدعی یعنی مدعی نبوت ہوا اونہیں سے
 هذا مع اشتغال القرآن علی کثیر من الاخبار عن الغیبات کما لا یخفی علی الملتزم فیہ
 دایا دیو صد کون القرآن من اللہ تعالیٰ التفکر فیہ والنظر فی رموزہ و دقایقہ من
 العامر المرکوزہ والحکم المشتغل علیہا من النظر فی بیان الترویجۃ المنبتہ وحاصل الشوی

تعظیم الله تعالى والتواضع له ولا فتیاد بطاعته وحققت النفس من حب الدنيا والآخرة
 فی سعادۃ الآخرة ولا طوفیق الی الله تعالى الا من هذا الوجه فارسی واین که مذکور
 شد پیوندیده و یک جا شده است بر شامی بودن قرآن مجید بر بسیاری از مغنیات یعنی خبر دادن
 از عالم امور که هنگام اخبار نشانی از آن پدید می شود بعد از آن بر طریق اصوب و سبیل احسن مبلو
 فروش پیدائی شد بر چو قوله تعالى اولویر وانا انائی الا من منقمتها من اطرافها والله تعالی
 لا معقب لحکمه و هو سبیل الحساب در باره سیزدهم در رکوع اخیر سوره رد یعنی چه نمی بیند
 آلمان که ما زمین را کم میکنیم از سواست آن و از دتعالی حکم میکند و کسی پس اندازنده نیست و نا
 اوراد و تعالی زود حساب است - باید دانست که این خبر دادن است از مفتوح شدن ممالک
 عجم از شام و روم و ایران و دیگر اقالیم که بر اسلام کشوده شد و زمانی که این آیت نازل شد جز
 سعد و دی از کسانی که با اسلام مشرف شده اند مشرکان همه به بیم جان بودند پس نگاه که ام قرینه
 بر تسلط اسلام و انتزاع ممالک وسیعه و در دست آوردن بلا فسیح پیدا بود و همین سان و دیگر
 اخبار بالمغنیات موجود اند از آن در این مختصر بر نرسد و آن چنانکه پیش و به شگری که جاویدان در
 روزگار و درین پژوهش بود پنهان نخواهد ماند و اندیشیدن در مبانی و معانی قرآن مجید و
 و اشکاک متن رموز و دقائق آن و حکمتهای که این آسمانی نامه بر آن شتمل است با نظر کردن در
 شریعت که درین مقدس کتاب جایافته تا بید میکند منزل من الله بودن آنرا و حاصل شریعت
 تعظیم خداوند تعالی و ستایش آن گناه خدا و طاعت کردن بفرمان آن و در داور و باز
 گردانیدن نفس است از دنیا و رغب و خواهش کردن آن در حصول سعادت اخروی است
 که جز آن راهی بخدار رسیدن نیست - مترجم گوید که مقصود حضرت مؤلف رحمه الله تعالی همین
 که افزودن از بلوغ قرآن مجید باقی مباحث بلاغت که بلفظ غریبان و فصیحی قطان و سایر
 خطباء عرب را از آوردن مثل عاجز و در مانده کرد در قرآن مجید اخبار بالمغنیب یعنی پیش گوین
 اند که جز عالم الغیب و الشهادة و انای نهان و آشکار دیگر را بیرون از توانستن و خارج
 از حیطه قدرت درین آسمانی کتاب موجود آن چنانکه انمودی از آن مذکور شد و خدا چه
 مقصود از رسالت و خواسته از نبوت بود یعنی اعراض و اشکراه از زخارف دنیا و اقبال

در آوردن سوی خداوند تعالیٰ بتکمیل حکمت فطری یعنی درستی عقائد حق و تہذیب اخلاق
 و تحسین اعمال و مجتہدی انحال بجناب دارای سنی خداوند تعالیٰ بنیانگر یہا ساز کرده و بپستن و
 بہ بجاء آوردن و فرما نا و باز ماندن از نافرمودہ دیدہ کشادن و ہنگام دوری گزیدن روان از
 کالبہ خاکی پینوی پاک جاگردیدن و جاویدان جاوید در آن ستودہ ایوان فرخندگی سامان آرا
 گزین آمدن بروی کہ گاہی وزینہار میرون برآمدن از چنین شادمانی کاشانہ جاودانی خانہ
 مستور نبود و بدیدار خدای ہستی و ہم نشینی با سر و شان پاک و دیگر ستودگان و فرزین رتبان
 کوی خاک کہ حضرت انبیاء و رسل علی نبینا و علیہم الصلوٰۃ والسلام باشند و معاشرہ صدیقان و
 شہیدان بشادمانی کہ گفتن آن بزبان راست نیامد و جز رسیدگان آن فرزین گاہ دیگری
 بآن راہ ہر دین و دین بود آن دریا فتنہ نتواند شادمانہ جاودانہ زیستن و بمراد تکمیل این مقصود
 درین خاکی جان آراش و آسایش پدید آمدن بضبطہ قوانین عدالت بار و وضع ضوابط جز
 آثار مصالح را پدید آمدن و مفاسد را پنهان گردیدن و اساس برکنندہ شدن ہمہ و سراسر
 درین خداوندی کتاب معجز خطاب میتوان دریافت بر و شکیکہ مقصودی از مقاصد مسمودی
 از مصائد آن متر و کمانہ و بسوی کتابی دیگر کہ از آسمان فرود آید و نیز بسوی پیغمبری از
 پیغمبران کہ جنبی از احیان و عصری از اعصار تار و زجزا بر درجہ رسالت و نبوت پاکشاید
 نامد پس وجدان این مقاصد درین آسمانی نامہ موند تصدیق ست باین بیان کہ ہمانا این
 ہایون نامہ خداوندی گفتار راس المعجزات ست نازل شدہ از فرگاہ حضرت خالق کائنات
 رب الارض و السموات اُردو و اور ساتھ اسکے یعنی ساتھ کمال اعجاز قرآن مجید کے شامل ہونا
 قرآن مجید کا او پر بہت سے اخبار عن الغیبات یعنی اون پیشین گوئیوں کے کہ اول جنکا کوئی شہ
 اور نشان و قرینہ موجود نہ تھا بلکہ کافرون اور منافقون اور مشرکون کے خیال میں بالکل محال
 عقلی اور متبع عادی سمجھ جاتے ہیں قرآن مجید میں مذکور ہیں اور پھر ویسے ہی طور میں آئے
 جیسے کہ جوقت صرف چند آدمی ایمان لائے تھے کہ جنکی تعداد چالیس مرد و عورت سے زیادہ
 نہ تھی اور وہ بھی ضعیف و بمقابل مشرکون قریش کے کسی شمار میں بھی نہ تھے چہ جای دوسرے
 قبائل عرب کہ بت پرست اور بد دین تھے اور اکثر یہود اور نصاریٰ اور مجوس کا تو ذکر ہی کیا

اور کوئی سامان لڑائی کا اور سرمایہ غلبہ کا موجود نہ تھا آیت قرآنی نازل ہوئی اور میرا اناناکائی
 الا نحن ننتقم منها من اظلمها والله يحكم لا منتقب لحكمه وھو وسریم الحساب یعنی کیا نہیں
 دیکھا اور نہ من نے کہ ہم اتنے بین زمین پر جس مال میں کہ ہم کم کرتے جاتے ہیں اور سکوتر فون سے اور
 اللہ تعالیٰ حکم کرتا ہے اور کوئی اس کے حکم کو چیلے ڈالنے والا نہیں یعنی ہم کیونکر طے کرتے ہیں زمین
 مراد یہ کہ زمین کی طنائیں کینچ کر ہاتھ میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اس کے جانشین
 رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ہاتھ میں دے دیتے ہیں پس موافق اس اخبار عن المنیب یعنی پیشین گوئی
 کی صحت کئی برسوں میں سارا عرب کا ملک اور شام اور مصر اور ایران کی سلطنت برباد ہوئی اور اسلام
 کے جواہر دون نے ایسے ایسے بادشاہوں کے جیسے لشکروں اور خزانوں اور سامانوں کا کچھ شمار اور
 حساب بھی نہ کیا بار صفت دعویٰ جہان کشائی اور جوڑے دعویٰ کشور گیری اور فرما نروائی کے جی
 پندار اور وہم میں پڑ کر خدا سے غافل تھے اور اپنے آپ کو مالکین کا وہم کرتے تھے لاشعیاں مار کر
 مار ڈالا اور ان کے سارے سامان سلطنت اور ان کے خزانے اور دینے سیکڑوں اور ہزاروں
 برسوں کے لشکر اسلام کے مجاہدوں حضرت خاتم الانبیاء علیہ وسلم و صحبہ الصلوٰۃ والسلام کے
 بیرون کے نصیب ہوئے ان کے پردگیان مشکوی شاہی اسلام کے غازیوں کی لونڈیاں
 بنیں تاریخی کتابیں نصرانیوں اور اسرائیلیوں کی جو سرسردلی دشمن ہیں اسلام کے اور ہجرت
 رسیدہ اور زبان کشیدہ ہیں اسلامیوں سے موجود ہیں اور غزوات اسلامی جو علماء اسلامیہ
 نے بہت صحت اور سند کے ساتھ ہو ہو بے تفاوت اور بیرون کی پیشی کے لکھے ہیں بینہ ناطق
 اور شاہد صادق موجود ہے جسکو شک ہو وہ مخالفوں کی تاریخیں اور اہل اسلام کے غزوات اور
 جمادات کی کتابیں دیکھ لے کہ ان کتابوں کی ہر سطر علی الخصوص نصرانی گروہ کی تاریخیں گواہ ہیں
 جھٹلانے والے کو جھٹلا کر علی رؤس الاشهاد یعنی جسے رو برو بر سر حکم عدالت جوڑوں کو جھوٹا اور
 سچو کو سچا صاف ظاہر کرتے ہیں دوسری آیت ھو الذی اسهل رسولہ بالھدی وھدین
 الحق لبطون علی الدین کلمہ وکفی باللہ شھیداً یعنی وہ خداوند ایسا ہے جسے بھیجا اپنا رسول
 برائت کے ساتھ اور دین کے ساتھ تاکہ اگر اس دین کو سب دینوں پر دیکھو جہاد سنانے یعنی تلوار روان اور
 نیزدن کے زور سے اور جہاد لسانی یعنی سچی دلیلون اور قطعی برہانوں سے جو قرآن مجید میں موجود ہیں

یہ پاک دین کیا جلد ساری ہوئی آیتوں اور گمراہی ملے ہوئے دینوں پر غالب ہو گیا اور اس پیشین گوئی نے کتنا جلد اور کیا خوب اپنی روشنی دکھائی سارے چوڑے شیطانی چراغ اس نور کے غلبہ سے بجھ گئے جسکو اللہ تعالیٰ نے پکی سمجھ دی تھی اور سعادت اور نیک بختی سے حصہ عنایت کیا تھا لاکھوں اس میں داخل ہوئے اور ولی اور قطب بنی اور جو نادان عقل سے بے نصیب تھے اور اون کا جہنمی رہنا تقدیر آگئی میں تھا دوسے گمراہ رہے الحاصل ساری پیشین گوئیاں قرآن مجید کی ایسی ہی ہیں چنانکہ میں مترجم اس سالہ کا اپنے دوسرے رسالہ میں جو ابھی جلد انشاء اللہ تعالیٰ ببار تفصیل ایسے ایسے اجمالوں کی تالیف کر کے اسی ترجمہ کا ضمیمہ اور لمحفہ قرار دوں گا اس سے زیادہ خوب بالمغنیات صاف ظاہر کروں گا کہ جس سے سوائے مردنا انصاف متجاہل یا بے عقل جاہل کے اور کسی دانشمند با انصاف کو قرآن مجید کے اس المعجزات اور منزل من رب السموات ہونے میں شک نہ ہے آفتاب سے زیادہ روشن اپنی آنکھ سے دیکھ لیں بتوفیق اللہ تعالیٰ وحسن ارادت پھر ایسے اخبار عن المغنیات مومنین جیسے کہ پوشیدہ نہریں گنا اور پڑھو ٹرنے والے سچے کے اور نیز تائید کرتا ہے اس آسمانی معجزہ قدسی خطاب کے منزل من اللہ ہونے کے اس میں فکر کرنا اور اس کے رمزون اور دقیقوں کو نظر کرنا اور اون علموں اور حکمتوں کا جو اس میں رکے گئے ہیں اور جنکو یہ آسمانی کتاب احاطہ کر رہی ہے دریافت کرنا اور اس کے سوائے بیان شریع اور فوائس جو اسکے کلمات مقدسہ میں ثابت اور راسخ ہیں اس واسطے کہ حاصل شریعت کا تعظیم الہی جل شانہ اور اس کی ثنا اور حمد اور اس کے حکموں کے فرمان برداری کرنا اور نفس کو باز رکھنا دنیا کی بستی سے اور رغبت دلائل سعادۃ اخروی کے اور کوئی سبیل نہیں اللہ تک پہنچنے کی سوائے اس وجہ کے - مترجم کہتا ہے کہ مقصود حضرت مولف کا یہ ہے کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ حکیم مطلق ہے اور حکیم کوئی ایسا کام نہیں کرتا کہ حکمت اور مصلحت سے خالی ہو اس نظر سے بنظر دقیق اور فکر عمیق ظاہر ہو کہ نبوت اور رسالت سے مقصود یہی ہوتا ہے کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ نوع انسان میں سے ایک خاص گروہ کو برگزیدہ کر کے درمیان اپنے اور درمیان اپنے بندوں کے واسطہ اور وسیلہ قرار دیتا ہے تاکہ یہ خاص برگزیدگی دوسرے بندوں کو جسکی راہنمائی اور ہدایت کے واسطے بھیجے گئے ہوں اور انکی مصلحتوں سے جو دنیا اور دین میں مفید ہوں واقف اور آگاہ کر کے

اور نیکو نجات کا راستہ بتا دین اور دوزخ کی آگ سے بچا دین اور جنت کے رہنے والے اور کو
 بتا دین اور یہ علم حاصل نہیں ہوتا بدوین اسکے کہ پیغمبروں کی تعلیم سے اچھے اخلاق اور فضا
 بیسے حکمت اور پرہیزگاری اور دین کے کاموں اور اپنے خصلت ناموس اور مال کی واسطے دیری
 کرنا اور عدالت اور میانہ روی کام میں لانا اور ان فضائل کی ضدوں سے جنگ و فرار کئے میں
 برکنار رہنا یعنی وہی اور بے عقلی کے ناپاک عقیدوں سے بچنا اور فسق و فجور اور دنیا کے پیورو
 کاموں اور ادا کی محبت سے جو ساری خطاؤں اور سرسبز گناہوں کی جڑ ہوتی ہے پرہیز کرنا اور
 شرائع اور عبادتوں کے طریقے اور معارف کی ریزین سمجھنا اور ہر کام میں اور ہر حال میں ذکر
 ایک خدا بے مثل اور بے ہمتا کا شناسا ہونا اور کفر اور شرک اور بدکاری اور ناپاک گفتگوؤں سے
 سحر ز اور مجتنب رہنا کہ جس سے بروقت پہنچے مقدار اہل کے جو ہر جان دار کی واسطے ناگزیری
 اور ضروری ہوتی ہے اس خالقِ کبر سے پاک صاف جانا اور پاک بہشت میں جو پاکوں کے
 واسطے ہمیشہ کا ٹھکانا ٹھہرایا گیا ہے ہمیشہ ہمیش خوش رہنا۔ پس یہ سب باتیں قرآن مجید میں ایسے
 کامل بیان اور شامل تقریر سے مذکور ہوئے ہیں کہ اہل عقل انکو سمجھ کر صاف دل سے ایمان لاتے ہیں
 چنانکہ میں یہ چیز خاں کا ترجمہ اس سالہ کا انشاء اللہ تعالیٰ اپنے خیمہ اور محلہ مذکورہ میں چند
 آیتیں قرآن مجید کی ایسی تفسیر اور بیان سے وارد کروں گا جس سے ثابت ہو جاوے کہ قرآن مجید
 میں سے اگر اسقدر آیتیں نازل ہوتیں تو اہل ایمان کی واسطے دنیا اور دین میں کافی اور کافی
 ہوتیں مگر عادت الہی جثانہ بمقتضای حکمت بالغہ جسکے کہ اور بید سے وہی خیب دان حکیم مطلق
 آگاہ ہے ساتھ کمال تفصیل اور توضیح کے جاری ہوئی ہے کہ جس سے بندے تفصیل و اجمال و ابہام
 و تصریح مکرر سے کہ سمجھ لیں اور اللہ سبحانہ تعالیٰ کی حجت بخوبی تمام ہو جاوے اور جو اپنی بدبختی
 اور شیطانِ لعین کے بہکانے اور دوسرے گمراہوں کے اغوا اور گمراہ کرنے سے ناہین ہوں کو
 بروقت سزا و جزا اور پیش ہونے اعمال کے کوئی عذر اور حجت باقی نہ رہی اور اسکے سوا چند آیتوں
 کی ریزین اور دقائق اسرار بھی بیان ہونگے انشاء اللہ تعالیٰ عہد ملی هذا بالنسبة الی
 المعجزة التي جعل هذا النبي اصلاً كما ساس الاسلام فارسی این ہمہ کہ گفتہ شد نسبت
 آن معجزہ است کہ این نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام آنرا بنیان قرار داد بہر کاخ اسلام یعنی قرآن مجید

آرد و در یہ کلام نسبت اوس مجزہ کے ہے جس کو ان نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اصل اور
 بنیاد ٹھرایا واسطے اسلام کی عمارت کے عہد ملی و اما سائر معجزات و خوارق عاداتہ مبتدا
 حیاصغیرا و کبیرا فی اکثر ان تحمی حتی ضبطها بعض علمائنا الاعلام فی اربعة آلاف
 و اربعمائة و اربعین و بنیہم ضبطوا خصیص المعجزات فی الف لا انقص و کاد ان یبلغ
 بعضہا حد التواتر کالشقاق القمر و تسبیح الحمی فی بیداء و اجراء الماء من اصابعہ و
 تکلم الحیوانات معہ و تظلمہا بحضرتہ و امتیاع جمیع کثیر بطعام قلیل الی غیر ذلک
 الا ان الانصاف ان شیئا منها لا یبلغ حد التواتر بحیث تظمن بہا النفس و لعل السیر فی
 عدم انضباطہا من قداماء الاصحاب عدم اعتنائہم بہا لوجود القرآن العظیم
 و تفریلہ یوما فیوما فلا یلتفتون معہ الی ما ہود و نہ فی نظرہم فان الاصحاب کلہم
 فصحاء العرب و کلہم امنوا باعجاز القرآن لعلمہم برموز الفصاحة و دقائق البلاغة فکل آیت
 لہم برہان متین و کل سورۃ فی نظرہم ثبائ صبین و کل قصۃ و حکایہ عندہم بیضاء
 للناظرین فکانہ ایتہمون فی اصد القرآن و اہتمام الوحی بہ غایۃ الاہتمام کما نقل ان کاتب
 الوحی منہم جمع کثیر و لا یشعرون الی انہ سیاتی اقوام من الاعاجم و غیرہا غیر متکلیف
 لا عجائز القرآن فلو ضبطوا غیرہ من المعجزات لکان النفع لہم مع انہ لا یلون ضبط سائر
 معجزاتہ بالقص من ضبط معجزات سائر الانبیاء کما استطلع علیہ اذا سائر مشترک فی عدم
 بلوغہ حد التواتر فان ضابط معجزات عیسی علیہ السلام لا یكون الا اثنين و ثلثة
 و لم یبق من الیہود فی زمان نجات نصر من یحصل من خبرہم العلم بالنسبۃ الی
 معجزات موسی علیہ السلام و غیرہما من الانبیاء حالہم معلوم ضمنا فارسی اما سائر
 معجزات و خوارق عادات آنحضرت صلعم صادرہ زمان وفات شریف و ہم حین حیات مبارک کو دیکھ
 ہنگام و کلا فی زمان پس آن بیش از آن اند کہ احصار و شمار کردہ شوند تا آنکہ بعضی از علما ناموزن
 ما در چار ہزار و چار صد و چل ضبط کردند و برخی خصوص معجزات را در یک ہزار بی کم ازین نیز ضبط
 آورده اند و کتبی ازین معجزات قریب سجد تواتر رسیدہ اند ہجو و پارہ شدن ماہ و تسبیح خواندن
 سنگریزہ در دست مبارک آنحضرت صلوٰۃ اللہ و سلامہ علیہ و روان شدن آب از انگشتان

آن را از جناب و گفتار کردن بجا نرسان با آن علیه الصلوٰۃ والسلام و داد و خواستن جان و زمان از آن
 قدسی ریت و سر کردن جماعتی کثیر را بطعامی قلیل و جز ازین مگر انصاف اینست که چیزی از آن خبر
 توان رسید بر دشمنی نفس با آن طمانینت پیدا آید و شاید سر پنهان در از نهان در منقبض باشند
 معجزات از قدما و اصحاب رسول الله صلعم و معنی انهم توجه داشتند آنان بآن معجزات باشد
 بسبب موجود بودن در میان آنان معجزه قرآن مجید و نازل شدن آن روز بروز پس آن بزرگوار
 القات نداشتند سویی آنچه که کم از آن یعنی کم از قرآن مجید بوده اند و در نظر آنان پس هر آینه صحاح
 و الامقام سراسر و بالتمام نصیحان عرب بودند و ایان آوردند با عجز قرآن مجید بسبب آگاه بودن
 خودشان از رموز فصاحت و دقائق بلاغت پس هر آینه از بر آنان بر بانی بود همه استوار در هر
 سوره و در نظر آنان ثقیان همین یعنی چون معجزه موسی علیه السلام که چو یکی اثر دبا پیکر شد و هر قصه و
 حکایت نزدیک آنان بدیعیای بود از بر نگرندگان یعنی و دینی معجزه موسی علیه السلام پس این تمام
 داشتند در کار قرآن مجید و منقبض ماندن و حی اتمام کلی و توجه وافی آنچنان که منقول است که
 از میان اصحاب کرام نویسندگان بسیار بودند و آگاه نبودند ازین که نزدیک است که عجیان و
 دیگران جز این عجیان نادر یا بندگان اعجاز قرآن مجید خواهند بود پس اگر از زون از قرآن مجید
 دیگر معجزات را هم منقبض میکردند همانا سودبار تر آمدی از بر آنان یعنی انجم و با این همه منقبض شدند
 همه معجزات آنحضرت صلعم کم نیست از منقبض شدن معجزات همه انبیاء علیهم السلام آنچنانکه تو
 بر آن آگاه خواهی شد زیرا که همه آن معجزات مشترک اند در نار رسیدن بعد تو از یعنی آنچنانکه معجزات
 سراسر انبیاء علی نبینا و علیهم الصلوٰۃ والسلام بعد تو از ترسیده اند همچنین معجزه حضرت خاتم الانبیاء
 صلعم بعد تو از ترسید جز معجزه اطلاع راس المعجزات یعنی قرآن مجید که از حد تو از ترس آمده
 خود عیان است پس هر آینه منقبض کنندگان معجزات حضرت عیسی علیه السلام نخواهند بر آمد و یاد
 کس را نبود و در زمان بخت نصر چنین کسی باقی نماند که از و حاصل شود و علم نسبت معجزات موسی
 و جز این هر دو علیهما السلام دیگر انبیاء را حال معلوم است ازین هر دو - مترجم گوید غفر له الله تعالی
 که آنچه مولف رحمه الله می فرماید بگوید اذالسا م مشترک فی عدم بلوغه حد التواتر یعنی معجزات انبیاء
 پیشین و نیز معجزات حضرت خاتم النبیین صلعم سوائه معجزه قرآن مجید همه مشترک اند در نار رسیدن

بحد تو ترجمه است که بروش مساحت و مجاراة یعنی ارغاء غنائ منکران که بر بروش مناظره است
 برآمده و رنہ معجزات حضرت موسی و هارون و نیز دیگر انبیاء علیہم السلام نسبتی ندارند با دیگر معجزات
 رسول اللہ صلی علیہ وسلم علاوه بر تورات مجید بوده باشند باین ایضاح که معجزات موسی را که کتاب
 توراته مبین آن تواند شد مبنی نگارنده پذیرفت باین ایضاح که این کتاب موجود زمان ما که
 علماء مسیحیه ترجم آن بالنسبه مختلفه متعدده چون عربی و فارسی دارد و کمال وثوق و تصحیح خودشان
 شایع کرده اند در یافته نمیکرد که در کدام زمان بعد از موسی علیہ السلام بدون شده زیرا که در فصل
 سی و چهارم از کتاب سفر توریته موسی این عبارتست پس موسی بنده خداوند در آنجا بر زمین
 مواب موافق قول خداوند وفات کرد و او را از زمین مواب در برابر بیت یعور دفن کردند و پیکر
 از مقبره او تا بامروز واقف نیست انتهی عبارت ترجمه فارسی توریته مطبوعه سنه یک هزار و شصت
 و سه و چهل و پنج مسیحی ترجمه کرده و لعمری که قیس پس از کلمه تا بامروز صحت مستنبط میشود که این
 کتاب پس از بسیار گذشتن روزگار آن روزگار و در اعصار و ادوار بدون شده نام در
 محض نامعلوم و در ذکر بیان معجزات نام را وی هر چند مجهول المص و مجهول الحال مجهول العدالت بود و اصلا
 زینهار مذکور نیست و نیز هرگاه بعد وفات موسی علیہ السلام بنی اسرائیل از دین برگشته بت پرست
 شدند و مورد غضب الهی آمدند نشان توریته از میان آنان گم شد و بعد از روزگار رے
 دراز در سال هفتم و پنجم از زمان سلطنت یوشیا پادشاه اسرائیل از خانه خدا یعنی اورشلیم که در آن
 بتان نهاده بودند کتابی یافته شد و گاهی بیان کرد که این توریته است چنانکه در ترجمه فارسی
 توریته مذکوره بالا در فصل سبت دوم از آیت هشتم یا یازدهم مذکور است لمخفا عبارت ترجمه
 مذکوره پند سند امی آرم و حلقیه که این بزرگ بشافان کاتب گفت که کتاب توراته را در خانه خدا
 یافتیم و حلقیه آن کتاب را بشافان داد که آنرا خواند و شافان کاتب نقل کرده بلکه گفت که
 حلقیه که این کتابی را بمن داده است و شافان آنرا در حضور ملک خواند و واقع شد که بحمد
 شنیدن ملک کلام توراته لباس خود را درید و علی هذا القیاس حال معجزات موسی زیرا که
 اناجیل آنان پس از ترون و ادوار نوشته شده پس معجزاتی که باخبار احادیم مذکور نشده باشند
 و حال کتب آنها چنین بود با معجزاتی که رسانید معتبره و رواة ثقة بیانش را کفیل شده باشند هر چند

بیشتر ہی ازان سمجھتا ہے کہ یہ نسبت بانٹ کر دو درم مبلغ سمجھتا ہے تو اگر یہ بایہ اشتراک برسر دین
 اجمال کر لکھو یا زلیخا گشتہ شد تالیٰ نزلونی اگر کشادہ و متغنی زیادت تفصیل است اما محفل قرآن نیست زیرا کہ
 اختصار پر یہ مقصود اہم ہے بنا علیہ ہذا ہم برین قدر کثافت کردہ شد اردو و لیکن اور سب معجزات اور
 خوارق عادات آنحضرت صلیع کی جو زبان و ذات اور زبان حیات اور وقت کم سنی اور زیادہ عمری کے
 ظہور میں آئے وہ اس سے زیادہ ہیں کہ گئے جاوین حتی کہ ہمارے بعضے نامور عالمون رحمہم اللہ تعالیٰ
 نے چار ہزار چار سو چالیس معجزے تحریر اور ضبط کئے ہیں اور بعضوں نے خاص معجزے یعنی جیسے بڑے
 ضبط کئے ہیں ایک ہزار کم اور نزدیک ہونے ہیں کہ بعضے ان معجزوں میں سے تو ترکی حد تک پہنچ
 جاوین جیسے کہ شق القمر کا معجزہ اور کنگرہ کا تسبیح پڑھنا یا تہہ میں آنحضرت صلیع کی اور پانی کا جاری
 ہونا اس شریف فیض الہی کی انگلیوں سے اور کنگرہ کو زنا یا نورون کا آنحضرت صلیع سے اور فریاد کرنا
 اور داد چاہنا یا نور و مکا اوس سرور کائنات سے اور تھوڑا سا کرنا اگلا کر سیر کر دینا بہت سے آدمیوں کا
 اور سوا اسکے اور معجزات جو اون خاتم النبیین صلیع سے ظہور میں آئے مگر انصاف یہ ہے کہ کوئی معجزہ
 ان معجزوں میں سے یعنی سواے معجزہ قرآنی کے تو ترکی حد تک نہیں پہنچا یا کہ جس سے نفس کو
 طمانیت حاصل ہو اور شاید بہید مضبوط ہونے میں معجزوں کے قدیم اصحابوں رسول اللہ صلیع سے
 یہ ہو کہ دے بسبب ہونے اعلیٰ معجزہ قرآنی کے جو ان میں تھا تو جہ اور التفات کرتے تھے طرف دوسرے
 معجزوں کے اور چونکہ روز بروز آیات قرآنی نازل ہوتی رہتی تھیں یعنی ہر ایک عجیب معجزہ تھی بواسطہ
 التفات کرتے تھے طرف ادنیٰ ادنیٰ معجزوں کے جو ان کی نظر میں مقابل ایسے اعلیٰ معجزہ دائمی موجود کے
 کسی پایہ میں نہ تھی پس تحقیق سارے اصحاب رسول اللہ صلیع عرب کی زبان فصیح تھی اور قرآن ہی کا معجزہ
 دیکھ کر ایمان لائے تھے کہ واسطہ کہ وہ جانتے تھے فصاحت کی زمین اور بلاغت کے دقیقے پس ہر آیت
 اور کلمے واسطہ ایک مضبوط اور مستحکم زبان تھی اور ہر سورہ ایک ظاہر ثبانی تھی یعنی ہر سورہ کو معجزہ ہو
 میں آیا جانتے تھے کہ موسیٰ علیہ السلام نے عصا کا معجزہ دکھلایا ہے جو اژدھا کی صورت بن گئی تھی اور ہر
 قصہ اور حکایت قرآنی ان کے نزدیک بیضا للناظرین تھا یعنی مثل یہ بیضا جو دوسرے معجزہ تھا حضرت
 موسیٰ علیہ السلام کا پس وہ یعنی اصحاب والا مقام رضائیت اہتمام اور غایت توجہ رکھتے تھے
 قرآن مجید کے کام میں اور وحی کے مضبوط رہنے میں جیسے کہ منقول ہے کہ ان میں سے وحی کے کہنے والے

بہت سے تھے اور انکو خبر نہ تھی کہ معجز کے رہنے والے اور سوا انکے اعجاز کے نبی نہ بننے والے آویگئے پس اگر
 سوا سے قرآن مجید کے اور معجزے بھی منضبط ہو جاتے تو بیشک بہت مفید ہوتے واسطے انکے یعنی نبی
 والوں قرآنی اعجاز کے اور باوجود اسکے دوسرے معجزوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منضبط ہونا کم نہ ہوتا
 ہونے سے سارے پیغمبروں کے معجزوں سے پس بالتحقیق منضبط کرنے والے یعنی بیان کرنے والے
 اور لکھنے والے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزوں کے نہیں مگر دو باتیں اور یہود میں سے تو
 زمانہ بخت نصر میں کوئی ایسا باقی نہ رہا کہ جس سے حاصل ہو علم معجزات موسیٰ کا یعنی احبار اور علماء انکے
 مقتول اور مضقود ہو گئے اس حال میں معجزے کون بیان کرے جیسے کہ ابھی جلد مطلع ہو گا تو اس سے پس
 اس وقت سارے معجزے یعنی معجزے سب پیغمبروں کے اور نیز معجزے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا سے
 قرآن مجید کی حد تو اترا کہ نہ پہونچنے میں شریک ہیں یعنی جیسے وہ معجزے تو اترا کی حد تک نہ پہونچے ایسے
 ہی یہ معجزہ بھی اور حال دوسرے پیغمبروں کا معلوم ہے اون دونوں علیہما السلام سے یعنی جب ان کے
 معجزے تو اترا کی حد تک نہیں پہونچتے باوجود قریب ہونے زمانے کے پس اون بعد زمانے کے پیغمبروں
 کے معجزے حد تو اترا تک کیونکر پہونچیں۔ مترجم کہتا ہے اللہ تعالیٰ اسکو بخشے کہ یہ زمانہ مولف رحمۃ اللہ تعالیٰ
 انکا کہ دونوں یعنی سارے معجزے سب پیغمبروں کے اور سوا سے قرآن مجید کے دوسرے معجزے حضرت
 خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے شریک ہیں حد تو اترا تک نہ پہونچنے میں نہ بطور ماحت اور مجازات کے ہیں یعنی
 ادنیٰ باگ چوڑا نامناظر کا اور نہیں تو ایسے معجزے کہ جنکا کوئی راوی معلوم نہوا اور معجزوں کی کتاب کا
 مؤلف اور مدون مجہول ہوا اور یہ کتابیں قرون اور مدتوں کے بعد لکھی گئی ہوں کیونکہ
 شریک رکھ سکتے ہیں ساتھ اون معجزوں کے کہ جسکے راوی ثقہ اور اسنادین موجود اور کتابوں کے
 مدون اور مؤلف معلوم الاسما اور معلوم الصفات اور معلوم العدل ہوں یعنی معجزات رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے راوی اور کتابین کہ اگرچہ اکثر ائمہ میں تو اترا کی حد تک نہ پہونچے ہوں مگر باعتبار
 اسناد معتبرہ اور راویوں ثقہ کے فی الجملہ اطمینان بلکہ کلی اطمینان کے لائق ہیں اب اس امر کا اگر گلے
 کے معجزوں کی کتابین جنکے ترجمے سچی عالموں نے متعدد اور مختلف زبانوں میں اپنے نزدیک بہت تحقیق
 اور تصحیح کے ساتھ چھاپ کر شایع اور مشہور کئے ہیں اصلاً اطمینان کے قابل نہیں ہو سکتے کہ اسطے کہ بڑی
 معتبر انکے نزدیک تو ریت ہے جو انکے عقیدے میں انجیل کے ہمایہ ہے اسکا حال یہ ہے کہ سفر شتہ

اور یہ دسویں باب کی پانچویں آیت ہے پس موسیٰ میرے خداوند اور آجائز میں سوا ب سوائف قول خداوند
 وراثت کو دوا دوا در زمین سوا ب در برابر بیت دعور دن کرد و دیگس از مقبرہ او تا بامروز وراثت نیست
 فارسی ترجمہ توریت مطبوعہ سیدیک ہزار و ہشت صد و چھل پنج سیحی در دار السلطنت اداں بیع ترجمہ
 کردہ ولیم کلنفس پس اسروز کے لفظ سے صاف سمجھا جاتا ہے کہ یہ کتاب اوس زمانے میں لکھی گئی
 کہ حضرت موسیٰ کے مقبرہ کا کوئی نشان بھی باقی نہ رہا تھا اور یہ عام نہیں ہوتا مگر جب کہ بہت سے زمانے
 گذر جاوے ہیں پس اس زمانہ تک کہ کو یاد رہتا ہے۔ اور اسکے سوا جب بنی اسرائیل کے سب دین موسیٰ
 سے پہر کہ بت پرست بن گئے تھے اور بیت المقدس میں تب رکھ دئے تھے اور توریت کا ذکر بھی یاد نہ رہا
 تھا اور سوقت کسی تہخانہ سے ایک کتاب ہاتھ آئی اور ایک کاہن نے کہا کہ یہ توریت ہے چنانچہ اسی ترجمہ
 توریت میں کتاب دومی ملوک کی بالیسوین فصل میں مذکور ہے کہ اٹھارہویں سال سلطنت یوشیاہ بادشاہ
 بنی اسرائیل کے اور سلیم میں سے جو تہخانہ بن گیا تھا ایک کتاب ہاتھ لگی یعنی تورات آہشم و حلقیہ کاہن ہون
 بشاقان کا تب گفت کہ کتاب تورات در درخانہ خداوند یافتہ و حلقیہ ان کتاب را بشاقان داد کہ اورا
 خواند پس شاقان کا تب ہلک نقل کردہ گفت کہ حلقیہ کاہن کتابی را میں دادہ است و شاقان ان را دیکھو
 لک خواند ملک بچہ دشمنان لباس خود درید پس جب توریت کا حال یہ ہو کہ سبب بت پرستی بنی اسرائیل
 کے کم ہو جاوے اور قرون اور زمانوں کے بعد پائی جاوے اور صرف ایک کاہن کتاب ہو کہ یہ کتاب قریب
 ہے تو اس کے مندرجون اور مخزون کا جو اوس میں مذکور ہوں کیا اعتبار اور ایسے ہی نظر نیو کی کتابیں
 جن میں معجزات عیسوی مذکور ہیں قرون کے بعد تالیف ہوئے ہیں یہ امر خود ان ہی کی تاریخی کتابوں سے
 ثابت ہے بخلاف معجزات محمدی صلعم کہ جبکی معتبر کتابیں علم حدیث اور سیر کی معتبر اسنادوں سے
 موجود ہیں اور یہ بیان ایک قدر تفصیل چاہتا ہے مگر یہ مختصر ترجمہ اوسکا محمل اور مقام نہیں اسوا
 میں ترجمہ انشاء اللہ تعالیٰ اپنے دوسرے رسالہ میں جسکو اسکا ضخیمہ اور ملحقہ قرار دینگا ایسا واضح و
 بالتفصیل باند لکھوں گا کہ بانصاف سمجھ دار پسند کرینگے عربی کا یہ قول قد حاصل تکم العلم
 بمعجزات السائرین من القرآن للعلوم عندا کہ کو نہ من عند اللہ تعالیٰ فقد حاصل لکم الفرق
 بین سائر معجزاتہ ومعجزات السائر بالعلم فی الثانی دون الاول لا نقول لانہ لم یعمد معجزات موسیٰ
 و عیسیٰ علیہما السلام فالہما الیہود والنصارى واما اللذان لہیو صانیداعلیٰ اللہ

بل انما قلنا بمعجزات موسی و عیسی اللذین تالا بنبوة نبینا و کذبہما من الفرق فارسی
و گفته نشود که برائتیه حاصل شد شمار اعلم بمعجزات سائر انبیاء سابقین از قرآن مجید که بودند از بزرگواران
معلوم شاست یعنی بنص قرآنی همچون معجزات موسی از انقلاب عصا بصورت ثنبان مبین و معجزه
بیضار و لساظرفین و تفریق بحر و معدن اجزاد و قتل و دم و ضفادع و جز آن که نصاً و تصریحاً در
قرآن مجید مذکور اند علی بن ابی القیاس معجزات عیسوی از ابراء که و ابرص و احیاء موتی و جز دیگر معجزات
که بنص قرآنی اند پس حاصل شد شمار فرق و تمیز در میان سائر معجزات آن نبی صلی اللہ علیہ و آلہ
و سلم یعنی معجزه اثر نارسیدن آنها خود با عترت شاست و در میان معجزات سائر انبیاء علیہم السلام که
مذکور فی القرآن اند از بزرگوار علم جازم و تصدیق واقعی در ثانی یعنی معجزات سائر انبیاء باخبار خداوند
تعالی و من الصدق من الله قیلاً فی معجزات اول یعنی سائر معجزات رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم
که علم قابل الہیمان نفس بآن یافته نمیشود و از بزرگوار ابائی توایم گفت که با معجزات آن عیسی و موسی که پیرو
و نصاری نسبت آمان ذکر میکنند که بر نبی اخاتم الانبیاء صلی الله علیه و آله و سلم نداشتند و از بعثت آنحضرت بشارتی
نداده اند و خبری ننگاشده اند آگاه نیستیم ما با قائل و معترف استیم بمعجزات آن موسی و عیسی علیہما السلام
که ایان داشتند بنبی اصلی اللہ علیہ وسلم و بشر بودند بقدم مبارک آن سید المرسلین صلی الله علیه و آله و سلم پس بنگر که
چو از فرق است در میان آن هر دو - مراد کلام پیشین است که در قرآن مجید از حال عیسی آنچه نماند اخبار است
از ابراء که و ابرص و موتی و همچنین اخبار است از نیکو عیسی علیہ السلام بشارت رسان آمد که پس از من نبی
خواهد آمد که نامش احمد بود و در کتب مذہبی نصاری بکلمه فارقلیطه که بمعنی تجرست از ان تعبیر رفت و ترجمه
در اسامی آن زمان مروج بود آنچه نماند در تورات بسا مواضع شایع این رواج است پس اگر صاحب این معجزات
مخصوصه قرآنی آن عیسی علیہ السلام است که بیشتر شد بقوله بیشتر بر رسول یاتی من بعدی اسمہ احمد یعنی خواهد
آمد پس از من پیغمبری که نامش احمد است پس مسلم بحال تصدیق میکنیم و بایانشی پذیریم برین تقدیر
نبی مصلح ثابت و معجزات عیسی علیہ السلام مذکورہ قرآنی مومن به است و الا فلا و مبین سان در بارہ موسی
گفتار را محال است آورد و از بزرگوار ابائی توایم گفت که با معجزات آن عیسی و موسی که پیرو
و نصاری نسبت آمان ذکر میکنند که بر نبی اخاتم الانبیاء صلی الله علیه و آله و سلم نداشتند و از بعثت آنحضرت بشارتی
نداده اند و خبری ننگاشده اند آگاه نیستیم ما با قائل و معترف استیم بمعجزات آن موسی و عیسی علیہما السلام
که ایان داشتند بنبی اصلی اللہ علیہ وسلم و بشر بودند بقدم مبارک آن سید المرسلین صلی الله علیه و آله و سلم پس بنگر که
چو از فرق است در میان آن هر دو - مراد کلام پیشین است که در قرآن مجید از حال عیسی آنچه نماند اخبار است
از ابراء که و ابرص و موتی و همچنین اخبار است از نیکو عیسی علیہ السلام بشارت رسان آمد که پس از من نبی
خواهد آمد که نامش احمد بود و در کتب مذہبی نصاری بکلمه فارقلیطه که بمعنی تجرست از ان تعبیر رفت و ترجمه
در اسامی آن زمان مروج بود آنچه نماند در تورات بسا مواضع شایع این رواج است پس اگر صاحب این معجزات
مخصوصه قرآنی آن عیسی علیہ السلام است که بیشتر شد بقوله بیشتر بر رسول یاتی من بعدی اسمہ احمد یعنی خواهد
آمد پس از من پیغمبری که نامش احمد است پس مسلم بحال تصدیق میکنیم و بایانشی پذیریم برین تقدیر
نبی مصلح ثابت و معجزات عیسی علیہ السلام مذکورہ قرآنی مومن به است و الا فلا و مبین سان در بارہ موسی
گفتار را محال است آورد و از بزرگوار ابائی توایم گفت که با معجزات آن عیسی و موسی که پیرو

اور نبیوں سب انبیاء کے اس واسطے کہ اول یعنی سب معجزوں سارے پیغمبروں کی نسبت یکو عام ہا زم تہ
 قرآنی حاصل ہے نہ نسبت دوسرے یعنی نسبت سارے معجزوں نبی تمہارے کے کہ سوائے قرآن مجید کے
 اور کما حد تو اترا تک نہ ہو چننا خود تمہارے بیان اور اقرار سے ثابت ہے اس واسطے کہ ہم جو اب کہہ سکتے
 ہیں کہ یہود اور نصاریٰ کے عیسیٰ و موسیٰ کے معجزے ہرگز معلوم نہیں جن موسیٰ اور عیسیٰ کی نسبت
 یہود اور نصاریٰ بیان کرتے ہیں کہ دوسرے ہمارے بنی صلیح پر ایمان نہیں لائے اور کسی نے اون دونوں
 میں سے ہمارے پیغمبر صلیح کی بیعت اور نبوت کی کہیں بشارت نہیں دی مان ہم اون موسیٰ اور عیسیٰ
 کے معجزوں کے قائل ہیں کہ جو ایمان لائے ہمارے نبی پر یعنی اون صلیح کی نبوت کو تصدیق کر کے قبول
 انبیاء عن المنیبات یعنی پیشین گوئی کی پروردگار کے الہام یا وحی سے بشارت دیتے رہے پس کتنا فرق
 ہے درمیان ان دونوں کے۔ مترجم کتاب ہے کہ توفیع اس بیان کی یہ ہے کہ قرآن مجید عیسیٰ کو کائنات
 واقع ہوئی حضرت عیسیٰ بن مریم کے اس قول اللہ تعالیٰ کے دابر علی اللامک والابریس تا آخر یعنی کہا عیسیٰ
 بن مریم نے کہ میں تندرستی دیتا ہوں انہیں مادری کو اور کوڑھی کو اور میں زندہ کرتا ہوں مردوں کو
 کو اللہ سبحانہ کے حکم اور اذن سے ویسے ہی اوس علیہ السلام کے دوسرے قول کی حکایت ہے۔ مبشر اب
 یاقی من بعدی اسمہ احمد یعنی کہا عیسیٰ نے بشارت دینے والا ساتھ اس پیغمبر کے جو میرے بعد آویگا
 اور نام اس کا ہوگا احمد۔ اور کلمہ فارغیہ جس کے خاص معنی محمد ہیں بابت یعنی نصاریوں کی مذہبی کتابوں
 میں مذکور ہے کہ اس واسطے کہ ناموں کا ترجمہ کرنا اوس زمانے میں جاری تھا چنانکہ توریت میں بہت جگہ ایسی
 ہے واقع ہوا ہے اور اسی سے منازعت اور گفتگو کا دروازہ کھلا اس صورت میں ہمیں معلوم ہوا کہ
 یہ معجزے ہیں ایسے عیسیٰ کے جو اس قول کے قائل اور کہنے والے تھے اور جب نصرائی کہتے ہیں کہ اون
 حضرت عیسیٰ نے ایسا ذکر نہیں کیا تو ہم بالیقین جانتے ہیں کہ یہ عیسیٰ اور عیسیٰ ہیں بنا علیہ ہماری نسبت
 ایسا اعتراض نہیں کر سکتا اور یہ بیان بہت تفصیل سے ضخیمہ لمعہ میں مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔
 عربی لایقال الاختلاف فی ذاتہما انما الاختلاف فی حال من احوالہما لانقول ان
 الاختلاف فی هذا الحال سبب الاختلاف فی الحال الآخر فلو ادعینا ان اختلاف الحال
 يستلزم اختلاف الذات لکان الامر کما ذکرنا بل نقول ان موسیٰ مثلاً اذا کان مؤمناً
 صحیح علیہ السلام فلم یثبت حال آخر وهو کونہ ذا معجزات باہرات واذا لم یکن له

الحال الاول نفاذ يكون له الحال الثاني ومن هنا علم ان اليهود والنصارى في دعواهما البنية
لنهما من المبينين لامن المصدقين وبالجمله لا خبر متواتر عندنا على معجزات احدهما
الايمان وغيره من الاخبار لا يفيد العلم **فارسي** وگفته شود ايشان اينکه احکامات نیست و ذات آن
هر دو یعنی موسی و عیسی هر این نیست که اختلاف است در حالی از احوال آمان یعنی ازین که شما میگویند که
آن هر دو ایان آوردند بر بنی شما و ما میگوئیم که ایان نیاوردند و ثبوت ندادند از نبوت بنی شما پس
این اختلاف است در یک حال از احوال آمان و از احکامات یک حال احکامات لازم نمی آید و ذات ناشما
گویند که موسی یهود دیگر بوده باشد آنکه موسی و مصدق نشد بر بنی ما و موسی که مصدق آمد بر بنی ما دیگر
است پس معجزات مذکوره فی القرآن معجزات موسی است نه معجزات موسی یهود و همین سان در باب
عیسی میگویند که عیسی یونان و مصدق بنی ما دیگر است و عیسی نصرانیان که نسبت او میگویند که مصدق و
بشر نشد و دیگر است که بمعجزات آگهی نداریم و این معجزات مذکوره قرآن از معجزات عیسی است پس
ما حاصل گفتار شما چنین بود که اختلاف حالی از احوال مستلزم اختلاف فی الذات است و این خود خلاف
نفس الامر - زیرا که جوابا خواهم گفت که هر آینه اختلاف در خیال سبب است مرا حقا را در حال دیگر پس
اگر دعوی میکردیم که اختلاف حال مستلزم میشود اختلاف فی الذات را هر آینه همچنانکه ذکرش کردی حی بود
بلكه این میگوئیم که موسی مثلا هرگاه او را یک حال بود یعنی حال ایان داشتن بنوبت محمد علیه السلام
مرا در حال دیگر هم ثابت است یعنی بطور معجزات باهرات از و آنچه آنکه در قرآن مجید مذکور اند لیکن هرگاه
او را حسب قول تو حالی اول نیست یعنی ایان نداشتن بنوبت محمد صلی الله علیه و آله و سلم پس او را حال ثانی
هم نیست یعنی بطور معجزات از و در زمین مادانسته گشت که یهود و نصاری در دعوی نبوت آن هر دو
یعنی موسی و عیسی ثابت کنندگان هستند و از تصدیق کنندگان نیستند یعنی از بهر آنکه خبر متواتر نیست
مرا تا از این معجزات کسی از بی غیران و جز از تو اتر علم مفید نیست مترجم گوید یعنی خالی از دوشق نیست یا امر
نبوت نبی ماصلم صد و در معجزات راجی دانند و بر تو اتری که درباره احوال قرآن مجید بوده است بسند
ناکرده بهر نبوت دیگر معجزات محمدی صلی الله علیه و آله و سلم تو اتر پزوه هستند و میگویند که بدون
خبر متواتر که این معجزه از معجزات ثابت نمیشود و بهر نبوت این معجزات خبر متواتر نیست پس معجزات دیگر
که ثابت نشدند تو اتر قابل اعتبار نیستند پس نبوت آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم که متفرع است از آن

نیز ثابت از هر آنکه هرگاه اصل خود موجود نباشد وجود فرع چگونه متصور شود و خود مشهور است اذ الکرین
 راس المال فلیکن در پیش بود با گفته شود که نزد یک شاخری متواتر خبر از صد و هجده انبجرات از
 کردنی نبی خواه مدعی بود خواه عسی وجود نیست بنا علیه معجزات آنان غیر ثابت و محض معدوم اند پس
 نبوت را که تفرع بر آن است حال چنین یافته شود که نبوت معجزات باز بسته خبر متواتر نیست باخبار
 احوال هم ثابت میشوند پس همه معجزات نبی ماضی ثابت و این برود دلیل از ادعای بر سبیل که نقص اند و
 بطریق حل میتوان گفت که هرگاه بهر نبوت نبوت تعداد معجزات بعد وی معهود مثلاً دو یا سه یا هزار
 و همین سان اعداد دیگر شرط نیست از هر آنکه اگر تعداد معهود در میان بودی در تفرع بر عددی دون
 عددی ترجیح بلامرجح لازم آمدی یا تسلسل کشیده بر عددی متوقف نشدی مثلاً کسی گوید که تعداد
 معجزات مثبت نبوت نبی دویم باشد که شاید عدلین و دو گواه راست گفتار شصتین دعوی پدید شوند
 و دیگری گوید که سه باید تا از کثرت خبر و بد الفرض هر کسی عدد معهود را در تعداد معجزات برگزیند که از آن
 نبوت نبوت هویدا شود آنچه که کم ازین عدد معهود بوده باشد مثبت نبوت و مصدق دعوی مدعی نبوت
 نتواند شد پس در این صورت اگر یک عدد معهود کرده کمی را بی اقامت دلیل برگزینند و اعداد دیگر برگزینند
 دیگر از این پایه اعتبار اندازند ترجیح بلامرجح یعنی فزون بی فزاینده لازم آید که خلاف تخریر خود دست
 یا دلیل هم ملحوظ شود پس تقاضی دلائل سقط دعوی هر مدعی تواند شد و اگر عددی معهود افزون از یکی
 برگزیده گردد تسلسل اعداد معجزات لازم آید و این خود محال پس بالفرض و ناگزیر خود دست دریا
 فرمان میدهد که عدد معهود ملحوظ و منظور نیست هر چه از امور معجزه خواه یک بود خواه افزون هویدا
 کردن تواند که دیگری غیر از مدعی نبوت چنین کردن نمیتواند آنست معجزه بنا علی هذا گوئیم که معجزه
 قرآنی که در وجود و بقای و نیز تواتر معجزات آن کسی را شک نیست بهر نبوت نبوت نبی ماضی کافی و دانی
 است و تصدیق چنین معجزه بآیه تصدیق معجزات دیگر انبیا و علیهم به از هزار تواتر ثابت پس باحصل
 اینست که اهل اسلام آنچنانکه مصدق و مؤمن اند نبوت و رسالت بنی خود طایف صلی الله علیه و آله و سلم
 همین سان مصدق اند نبوت و معجزات انبیا و دیگر که تذکره آنان در قرآن مجید موجود است مگر میبود
 نصاری که نبوت معجزات باز بسته باخبار متواتره دانند و معجزات را مدار و بنی و اساس نبوت می دانند
 از یک خبری متواتر پیش خود ندارند تصدیق نبوت نبی خواه عسی علیه السلام بود و خواه دیگری بر کنار اند

اورو کہا نہیں جائیگا کہ اس تمہاری تقریر سے ثابت ہوتا ہے کہ اختلاف نہیں اونکی ذات میں
 سوا اسکے نہیں کہ اختلاف ہے صرف ایک حال میں حالو نہیں سے یعنی تم کہتے ہو کہ موسیٰ اور علی علیہ السلام
 لائے تمہارے نبی پر اور یہود و نصاریٰ کہتے ہیں کہ وہ ایمان نہیں لائے یعنی تمہارے نبی کی نسبت
 اور نبوت کی خبر نہیں دی پس یہ اختلاف جو ایک حال کا حالو نہیں سے اور اختلاف ایک حال کا حالو نہیں
 نہیں ہوتا اختلاف ذات کا اس واسطے کہ ہم جو ابا کہہ سکتے ہیں کہ بیشک اختلاف اس حال میں سبب ہوا
 اختلاف کا دوسرے حال میں پس اگر ہم دعویٰ کرتے کہ اختلاف حال سے لازم آتا ہے اختلاف ذات کا تو
 ایسا ہی ہوتا جیسا کہ تم کہتے ہو بلکہ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ موسیٰ اور عیسیٰ مثلاً جبکہ ہوں مومن اور مصدق
 نبوت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تو اون کی نسبت دوسرا حال بھی ثابت ہے یعنی صاحب
 معجزات باہرات ہوتا جو قرآن مجید میں اون کے معجزے مذکور ہیں اور جب اون کے واسطے اول حال یعنی ایمان
 بہ نبوت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثابت نہیں تو دوسرا حال بھی ثابت نہیں اور اس سے جانا جاتا ہے کہ یہود
 اور نصاریٰ دعویٰ نبوت میں جو دوسرے پیغمبروں کی نسبت کرتے ہیں صرف ثابت کرنے والے یعنی
 محض مدعی بلے دلیل ہیں مصدق نہیں بلکہ کوئی خبر متواتر نہیں اون کے نزدیک اور پیغمبروں کی
 نبی کے بھی اور جو خبر متواتر نہیں وہ مفید علم بھی نہیں مترجم کتاب ہے کہ توضیح اس بیان کی یہ ہے
 کہ دوشق سے خالی نہیں یا تو یہ کہ یہود و نصاریٰ اس معجزے سے موجود قرآن کو کافی معجزہ خیال نہ کر کے
 دوسرے معجزوں کے جو معجزہ خبر متواتر سے ثابت ہوا ہو طالب ہونگے ایسے کہ اگر ہم خبر متواتر سے سارے
 معجزے ثابت کر دیں تو ثبوت نبوت لازم آوے اور جو نہیں تو نہیں تو اس صورت سے ہم کہہ سکتے ہیں
 کہ جب ثبوت نبوت منحصر ہوا اور یہ ثبوت معجزوں کے اور معجزوں کے ثبوت کا مدار ہو دوسرے خبر متواتر پر اور
 خبر متواتر در باب معجزوں دوسرے پیغمبروں کے یہود اور نصرا نیوں کے پاس نہیں تو ان کے نزدیک
 کسی نبی کی نبوت بھی ثابت نہیں خواہ عیسیٰ ہوں خواہ موسیٰ خواہ کوئی اور نبی پس اس سے صاف
 معلوم ہوا کہ یہ دونوں فرقے در باب نبوت دوسرے نبیوں کے بھی صرف مدعی ہیں بلے دلیل مصدق
 نہیں اس واسطے کہ خود ان کے قول سے تصدیق کا مدار ہے خبر متواتر اور خبر متواتر معدوم میں نبوت
 ہر نبی کی ان کے نزدیک بلا تصدیق یا یوں کہیں کہ خبر متواتر مدار نہیں ثبوت معجزات کے تو اس تقدیر
 پر ہمارے نبی صلح کی قرآن مجید کے سوا ہی سب معجزے ثابت مثل معجزوں دوسرے پیغمبروں کے

اور در صورت ثبوت معجزوں کے نبوت بخوبی ثابت یہہ تو دلیل ہے الہامی بر سبیل نقض اب بر سبیل
 اس کے تاہون کہ جب ثبوت نبوت کیواسطہ صرف نفس معجزہ درکار ہے کوئی عدد معین جیسے دو تین
 چار پانچ سو یا ہزار شرط نہیں بلکہ جو ایسا کام کہ سوائے مدعی نبوت کے دوسرے شخص نہ کر سکے وہ معجزہ
 ثابت کرنے والا نبوت کا واسطہ مدعی نبوت کے یہہ معجزہ خواہ ایک ہو یا ایک سے زیادہ پس اس امر کو اگر
 تسلیم کریں تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ حسب قرآن مجید داعی راس المہجرات ہے اور مہجرات میں عدد کی شرط
 نہیں تو ہمارا حاجت نہیں طرف ثابت کرنے دوسرے معجزہ کیے نیز تواتر یا تخریج واحد اور اگر عدد شرط کیا جاوے
 مثلاً کہیں کہ پانچ معجزہ و نکاح اور مثبت نبوت کا ہونا ہے اس سے کم مثبت نہیں ہو سکتا تو اس صورت
 میں یا تو تخریج بلا مرجع لازم آوے گی یا تسلسل اور ایک حد معین پر نہ ٹھہرانا معجزہ کی تعداد کا یعنی ایک
 شخص مثلاً کہے کہ پانچ معجزہ و نکاح صادر ہونا ثبوت نبوت میں ناگزیری ہے اور دوسرے کہے کہ دس
 معجزہ و نکاح تیسرے کہے کہ پچیس معجزہ و نکاح اور اسے بطرح کہے چلے جاوے ہیں ان کہنے والوں میں سے ایک
 قول بے دلیل معتبر سمجھ لیں تو تخریج بلا مرجع لازم آوے اور جو کہی کہی قبول قبول نہ کریں تو نبوت
 جو وابستہ ہوتی ہے اوپر معجزوں کے کیونکر ثابت ہو اور جو ہر ایک کہنے والے سے دلیل طلب
 کیجائے در باب تعین عدد و معجزوں کے تو دلائل متعارض سے تعداد کا قطعاً اور سقوط تعداد سے
 معجزے غیر معتبر اور غیر معتبر ہونے معجزوں سے نبوت کا ثابت کرنا دشوار بلکہ محال ہے اس سے صاف
 ثابت ہوا کہ معجزہ کی تعداد اور ان کے اعتبار اور عدم اعتبار میں تردد و جھو کو دخل نہیں یہہ تواتر
 سامیان جس کا اس مقام میں تحریر کرنا مناسب تصور ہوا باقی کلام بالاستبصار انشاء اللہ تعالیٰ ہمارے
 دوسرے رسالہ مسمیٰ بنفیدہ بحقیقہ میں آویگا معجزی والمسئلة لا بد لهما من العلم نعم اذا کان
 الخیر قرینة بتدل علی صدقہ فهو ایضاً ما یفید العلم فلو کان لہذا من الطائفتین من جلیس
 اخبار کذا حدیث خبر مخوف لہذا القرینة التي تدل علی ثبوت معجزہا لایکونان مواخین عن الایمان بہما لایکونان مواخین
 فی الایمان بہما ایضاً لایدری اعتمادہما علی العلم فی الایمان بہما بخلاف طائفة المسلمین فانہم
 آمنوا بہما بسبب القرآن ولکن اجزموا معجزہا اتہما بہ فآمنوا بہ لہذا للتواتر وهو القرآن لا
 الخبر الواحد حتی یمتثل الی الفحص عن القرینة لکن آما بہما حال کونہما متصفین بالہفت
 المذكورة فی القرآن لا بالصفات التي وصف بہا اليهود والنصارى واما من قال بہ ہاتان

الطائفتان فلم يؤمن بديل عن نكره حيث لا يوهان لنا عليه ولا يمان لا مع البرهان و
 هذا كلام وقع في البين فارسي اين مسئله است که از دانشن است که گزيريت آرمي هر خبري را که
 قرينه بود که دلالت کند بر صدق آن خبر پس آن خبر نيز افاده علم می کند يعني نخستين خبر باور شدن می
 تواند پس اگر بهر اين دو طائفه يعني يهود و نصاری از بين اخبار آحاد خبری بود که مشتکل بود بر قرينه
 که دلالت کند بر ثبوت معجزات آن هر دو پس آن خبر نيز مفيد علم ميتواند شد برين تقدير اين هر دو
 فرقه در ايمان آوردن بآن هر دو يعني حضرت موسی و عیسی علی نبينا وعلیهما الصلوة والسلام مواخذ
 کرده شده گان نخواهند بود ورنه يعني اگر خبر آنان مخفوف بالقرينه نبود پس اين هر دو فرقه درباره ايمان
 آوردن بآن هر دو واخوذ تواند شد بسبب عمد و موثقي بنوع علم آنان درباره ايمان آوردن بآن
 هر دو بخلاف طائفه اهل اسلام از بهر آنکه ايمان ايمان آوردند بآن هر دو يعني موسی و عیسی بسبب آن
 و همين سان تصديق کردند بمعجزات آن هر دو بسبب قرآن پس ايمان آوردیم ما بآن هر دو عليه السلام
 خبر متواتر که قرآن مجيد است فی خبر آحاد و محتاج شویم بسوی پژوهش کردن قرينه ليکن ايمان آورد
 ایم بآن هر دو در حالیکه آنان موصوف باشند بصفتيکه در ذکر آنان در قرآن مجيد مذکور اند و اثر
 آنکه عیسی علیه السلام در قرآن مجيد موصوف است بخبر دانش که رسولی پس از من می آید که نامش احمد بود
 پس معجزه احیای موتي و ابراهیم و اکره و همين سان معجزات ديگر که نسبت آن علیه السلام مذکور اند
 بر چنین عیسی موصوف بصفتان هذا التسليم میکنیم و بآن ايمان داريم و همچنین بر موسی که موصوف است
 بصفتان اخبار و تبشیر از رسالت پيغمبر ماحم و صلعم معجزات انقلاب عصا بشعاب و انفلاق بحر و نيز ديگر معجزاتي
 که از آن رسول خدا مبعوث الی نبی امراييل بهويدي می رسيد تصديق ما مقرون اند و تصديق ما
 بهمانار و نيتند معجزات آن موسی و عیسی که موصوف دانند يهود و نصاری آن هر دو را بآن صفات یعنی
 خبر خداون و بشارت ناکشادن آنان از دوزم سرور دنيا و دين و رسالت حضرت سيد المرسلين صلعم
 ايمان نداريم ما بطل اسلام چنین عیسی و موسی بلکه انکار میکنیم ما اين هر دو را از بهر آنکه بر يانی نيست براس
 ما بر آن و ايمان نبود مگر بآمران و اين گفتار است که واقع شد در میان ما و شما مترجم گوید و يزدانش باز
 که لمخص كلام چنين است که بسبب اختلاف صفت موصوف مختلف ميشود مثلاً زید کاتب ديگر است و زید
 غير کاتب ديگر بنا بر مطلق و موسی و عیسی که مبشران و مخبران اند از رسالت سيد المرسلين محمد رسول الله

سلمہ دیگر اللہ وغیر بشران حسب وہم یہود و نصاری و دیگر پس مافرقہ اسلام ایمان محی آریعہ بشران و
 تصدیق یکے میں بشران را ونمی شناسیم ونمی دانیم ماسوی و عیسی غیر بشران از ابرحق نے
 تصدیق داشتہ باشیم بامعجزات چنین غیر بشران بجا برین اعتراض یہود و نصاری بر او وارد
 نمی شود اور وہ یہ ایک مسئلہ ہے کہ جب کا جاننا ضروری اور ناگزیری ہے اور وہ یہ ہے کہ
 ان جب کسی خبر کو اسطے ایک ایسا قرینہ ہووے کہ جو اس خبر کے صادق ہونے پر دلالت کرے
 تو ایسی خبر بھی فائدہ دیتی ہے تصدیق اور علم کا پس ان دونوں فرقوں یہود اور نصاری کے
 پاس اخبار آحادین سے کوئی ایسی خبر ہو جو ایسے قرینہ پر مشتمل ہو کہ دلالت کرے اور پر ثبوت معجزوں
 ان دونوں یعنی موسی اور عیسی علیہما السلام کی پس یہ دونوں فرقے ایمان لانے میں اور ان
 دونوں علیہما السلام کے مواخذہ نہیں کئے جاویں گے کسواستطکہ خبرین انکی جن سے انہوں نے
 ان دونوں کے معجزوں کی نسبت تصدیق حاصل کی ہے ایسے قرینہ پر مشتمل ہیں اور جو نہیں
 یعنی اگر انکی خبرین جو اخبار آحاد کے قبیل اور جنس سے ہیں کسی قرینہ مصدقہ پر مشتمل نہیں تو بیک
 قابل مواخذہ کے ہو سکتے ہیں کہ بدرون موجود ہونے کسی مصدقہ قرینہ کے صرف خبر آحاد پر مجبور و سا
 کر کے ایمان لانے اور غیر ثابت معجزوں کی صرف اپنے زعم اور پذیرا پر تصدیق کر لی اور انکا علم اور
 تصدیق موقوف اور معتد نہوا کسی قرینہ مصدقہ پر بلکہ انکے ایمان کی بنا ہوئی اور پر خبر آحاد کے جو کمال
 ہوتی ہے صدق اور کذب کے اور کسی قرینہ مصدقہ معقول نے ایسی خبر آحاد کی توثیق اور تصدیق
 نہیں کی بظلمات فرقہ اہل اسلام کے کہ یہ ایمان لانے اور بتوہمی و عیسی کے سبب خبر قرآنی کے
 اور ایسے ہی انہوں نے تصدیق کر لی ان دونوں کے معجزوں کی قرآن مجید سے پس ایمان انکا
 اور موسی اور عیسی علیہما السلام کے اور تصدیق انکی نسبت انکے معجزوں کے سبب خبر متواتر یعنی
 قرآن مجید کے ہے نہ سبب اخبار آحاد کے تاکہ محتاج ہوں طرف ڈھونڈنے کسی قرینہ مصدقہ کے
 یعنی جب خبر متواتر سے ہوا انکی ثبوت اور معجزوں کے صادر ہونے سے خبر حاصل ہوئی تو ہر کسی
 قرینہ مصدقہ کی جستجو کی طرف حاجت باقی نہ رہی لیکن ہم ایمان لانے میں ان دونوں علیہما السلام پر
 اس حال میں کہ یہ دونوں موصوف ہوں ان صفاتوں سے جو خبر قرآن مجید میں انکی نسبت ذکر
 کی گئی یعنی نسبت عیسی علیہ السلام کے قرآن مجید میں خبر دی گئی کہ وہ بشارت دیتے تھے کہ میرے بعد

ایک رسول آدمی کا جنکا نام احمد ہوگا اور ایسے ہی موسیٰ علیہ السلام نے ہمارے نبی صلعم کی رسالت کی بشارت دی اور اونکی تصدیق اور تابعداری کے باب میں اپنی امت کو تاکید کی پس ایسی صفیون کے ساتھ موصوفوں کے ہم موس بن اور اونسے جو معجزے صادر ہوئے جیسے کہ عصا کا سانپ بننا اور موسیل کو لکڑی چیر ڈالنا اور بنی اسرائیل کے عبور کے واسطے بارہ راستے بنا دینا اور علی ہذا القیاس دوسرے معجزے جنکو تسعہ آیات کہتے ہیں جیسے معجزہ منہ کو کون اور جودن اور غون وغیرہ کا کہ قرآن مجید میں انکا ذکر ہے اور ایسے ہی بے باپ کے پیدا ہونا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا حضرت کنواری پاک دامن مریم سے بوساطت روح القدس کے اور زندہ کرنا اونکا مردے کو اور چنگا کرنا اونکا فانیج والے اور برص والے کو اور سوا نکلا کرنا اونکا مادر زاد اندھے کو اور علی ہذا القیاس دوسرے معجزے اور ان کلمۃ اللہ پاک سے صادر ہوتے ہم بموجب سچے خبر قرآنی کی تصدیق کرتے ہیں نہ اون موسیٰ اور عیسیٰ کی جنکو یہود اور نصاریٰ دوسری صفیون سے موصوف گمان کرتے ہیں یعنی وہم کرتے ہیں کہ ان دونوں نے ہمارے رسول اللہ صلعم کی رسالت سے خبر نہیں دی بلکہ ہم ایسے موسیٰ اور عیسیٰ اور اونکے معجزوں کی تصدیق نہیں کرتے اسواسطے ہمارے پاس ایسے موسیٰ اور عیسیٰ کے باب میں کوئی برہان نہیں اور برہان بغیر ایمان نہیں اور یہ ایک کلام تہاجو در میان میں آگیا۔ مترجم کہتا ہے کہ لمحض یہ ہے کہ بسبب اختلاف صفیون کے موصوف مختلف ہو جاتا ہے جیسے کہ زید کا تب اور ہوتا ہے اور زید غیر کا تب اور اسواسطے موسیٰ اور عیسیٰ ہوا جو ہمارے رسول اللہ صلعم کے بشر ہیں اور ہیں اور جنکو یہود اور نصرائی غیر گمان کرتے ہیں اور ہیں اور ہم بشر موسیٰ کے اوپر ایمان رکھتے ہیں اور ان نبی کے معجزوں کی تصدیق کرتے ہیں غیر بشر موسیٰ اور عیسیٰ کو ہم نہیں جانتے اون کے معجزوں کی تصدیق کیونکر مقصور اسواسطے کہ ہر چیز کی ذات کے جاننے پر وابستہ ہوتا ہے اوسکے حال کا جاننا اسواسطے نصرائیون اور یہود کا اعتراض ہم پر نہیں ہو سکتا حلی واما اثبات النبوة بسائر معجزات غیر القرآن فلما كانت المسئلة مما اوجب بها العلم والیقین ولا یکنفی بالظن فلا بد من الاعتقاد بالانباء النبویة للعلم خبر الواحد اذا كان محفوفاً بالقرينة خبر المتواتر وهو اما متواتر لفظاً ومعنی ولا خبراً اذا اختلفت جماعة تقبل خبراً لکن من وجوه شتى فاخبار احدهم بانه قتله فلان

و الاخر بانه تمامه الاخر و حله تحصل الجزم من خبرهم بمقتولیه نریه وان شك فی القائل
 و كذا اخبار جماعة بحکایات مختلفه عن شجاعة احد وعن جوده فلا شك انه يحصل العلم
 بشجاعة وجوده وان شك فی كل واحد من الحکایات بنحو صحتها فارسی و لكن
 ثابت کردن دیگر به معجزات رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم سواى قرآن مجید بسبب آنچه که مسلم بر کتب
 موجب علم یقین و متفق تصدیق و منتج از همان باشد بآن معنی اخبار آن حادثه بر قرآن مسند و مشبه و نقل
 که مفید علم یقینی میگردد و صحت ظن کافی نباشد پس ناگزیر است اخبار مفیده علم را مستند و موثق بودن
 یعنی بر قرآن مسند و تا با احتمال آن ظن را مرتبه یقین بهره شود پس خبر یک کس یا دو کس حد و اشل
 آنان هرگاه افاده علم نمکند قابل استدلال و ثبوت است و چون نباشند اخبار یک محفوف و مشتمل
 بود بر تریزه و میز خبر متواتر خواه متواتر بود باللفظ و المعنی یا متواتر بود صحت از روی معنی همانا مفید
 علم و منتج تصدیق شدن میتواند و مثال اشیر یعنی متواتر صحت از روی معنی همچو خبر دادن جماعتی بقول
 داشته شدن زید بوجه مختلفه مستند و مثلاً خبر بدیهه که زید را فلانی گفته است و دیگری گوید که او را
 کسی دیگر سواى آن فلان بقتل آورد و همین سان یعنی سویمى گوید که او را فلان کس دیگر گفته است
 پس حاصل می شود جزم و یقین بکشته شدن زید هر چند شک واقع شود در قائل یعنی مجتمع علیه و متفق علیه
 مقتولیت زید میباشد پس ناگزیر تصدیق بآن بهره میشود و اختلاف آنان در تعیین قاتل هر یک از این
 تصدیق که بمقتولیت زید بود نمی گردد و همچنین هرگاه جماعتی بحکایات مختلفه از شجاعت کسی و سخاوت آن
 کس خبر دهند پس بیشک و یگان بود و شجاعت و سخاوت وجود آن مخبر علم و تصدیق حاصل میشود هر چند
 در هر حکایت خاص از حکایات مذکوره آنان شک واقع شود یعنی قدر جمع علیه و متفق علیه آنان
 شجاع و جواد بودن مخبره میباشد که بالاتفاق مبین و مخبر از آن میباشد باختلاف آنان در تعیین
 شمس از صورصد و شجاعت و جود پس درین امر از اندر نفس اصل مخبر بهالذی شجاعت و جود را بدست
 اخلاص کردن آنان در امر از اندر اصل و شجاعت و جود از آن یقین و ثبوت گمان نمیکرد و مترجم
 گوید که در مانحن فیه و محوث عنه چنین گفته شود که اتفاق جماعت کثیره بر صد و معجزات دیگر سواى معجزه
 قرآنی که خود هنوز موجود است بر و شکی باحدی هرگاه نیروی تمیز و قوت در یانت باصفه انصاف
 بگوهر خود داشته باشد مجال انکار و یا رای جود ندارد در برین گفتار است که همانا معجزات کثیره از حضرت

خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظاہر ہو گیا تھا پس نفس صدور معجزات بعلوم جازم ثابت خبر
در مواقع صدور بسبب عدم توازن شک واقع شود و نفس صدور معجزات مثبت رسالت پس ہر عامل
اُرو و لیکن ہوا سے قرآن مجید کے جو معجزہ موجود اور متواتر ہے دوسرے معجزہ و نکی بابت جو حضرت
خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صادر ہوئے ثابت کرنا اسی وجہ سے جسکا یہ مسئلہ کہ ذکر کیا گیا موجب اور مثبت
ہوا اور علم اور تصدیق بخشی یعنی خبر آحاد شمل اور قرینہ مصدقہ کے اور یہ قرینہ مصدقہ ابھی ذکر کیا
انشاء اللہ تعالیٰ اور صرف ظن پر کفایت نہیں کیجاتی پس ضروری ہے اعتقاد کرنا اور ہر اور خبر کے
جو مفید ہوں علم کے پس خبر واحد اور ایسے ہی خبر دوم و مداول کے جب مفید یقین کی نہیں ہوتی یعنی
اوس سے یقین اور تصدیق حاصل نہیں ہوتی اس واسطے اوس سے استدلال اور حجت لانا بھی صحیح نہیں
ہوتا لیکن وہ خبر کہ جو علم کے مفید اور تصدیق کی نتیجہ ہو خبر آحاد ہوتی ہے جبکہ قرینہ مصدقہ پر مشتمل ہو
یعنی اور خبروں کے ساتھ ایسا قرینہ موجود ہو جس سے دل میں تصدیق آوے اور دوسری خبر متواتر
خواہ لفظاً اور معنی متواتر ہو خواہ صرف معنی اور اخیر یعنی متواتر معنوی کی مثال ایسی ہے کہ ایک
جماعت کے اور خبر دے کہ بیشک زید مارا گیا مگر مختلف وجہوں سے مثلاً ایک خبر تو کہے کہ زید کو فلاں
آدمی نے مار ڈالا اور دوسرا کہے کہ نہیں فلاں دوسرے نے مار ڈالا اور اس طرح ہر ایک دوسرے
کو قاتل بیان کرے پس ان خبروں کی خبر سے زید کی مقتولیت کا علم بالجزم وبالیقین حاصل ہوتا ہے
اگرچہ قاتل کے باب میں شک واقع ہو اور ایسے ہی ایک جماعت مختلف حکایتوں سے کسی شخص کی شجاعت
اور سخاوت سے خبر دے پس بیشک اوس خبر غنہ کی شجاعت اور شجاعت کی نسبت علم جازم اور تصدیق
حاصل ہوگی اگرچہ خاص ہر حکایت کی نسبت شک پیدا ہو۔ مترجم کتاب ہے کہ بسبب حصول علم جازم اور
تصدیق کا یہ ہوتا ہے کہ پہلی مثال میں زید کے مقتول ہونے میں سب متفق اگرچہ ہر ایک خبر قاتل
اور کجا بیان کرتا ہو پس متفق علیہ یعنی اصل مقتولیت جیسر وہ جماعت متفق ہے بالتصدیق اور قاتل
کی تبیین ایک زائد امر ہے اوس سے کچھ مطلب نہیں اس واسطے کہ اگر اس اندام میں شک پڑے تو اصل
کو یعنی زید کی مقتولیت کو تصدیق سے علیحدہ نہیں کرتے اور دوسری مثال میں اصل اور مایہ اخبار
نفس شجاعت اور سخاوت خبر غنہ کی ہوتی ہے چون اوس میں ان خبر و نکی جماعت متفق ہیں اس واسطے
حکایتوں کا اختلاف اس تصدیق کو زائل اور معدوم نہیں کرتا اب ہمارے کلام جس سے بحث اور گفتگو ہے

یعنی ہوا سے قرآن مجید کے جسکے معجزات ہر شخص کا قیاس انسان پر نظر میں آتا ہے اور اب تک اس کے اعجاز
میں کچھ کمی اور نقصان واقع نہیں ہوا اور معجزوں کے باب میں جو حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی
علیہ وآلہ وسلم سے ظاہر ہوئے جماعت کثیر متفق ہے اگرچہ وقوف کی صورتوں میں مختلف ہوں ہیں اصل
یعنی صدور معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بخوبی ثابت اور مصدق اور معلوم اور معلوم اور
جو سبب خبر اتحاد و موافق صدور میں یعنی کیفیت میں اختلاف واقع ہو تو یہ اختلاف اصل صدور معجزات
کا عمل اور خارج نہیں ہیں جب اصل صدور و معجزات ثابت رسالت ثابت اور یہی ہے مطلوب صلی
و لیا علی اثبات نبوتہ هذا البنی من الاخبار کل واحد من الاقسام الثلاثة اذا نظر بعین الانصاف
فاما الخبر المحفوف بالقرینة فاقول هذا البنی قد اخبر فی کتابہ - یا ختمہا من کل نبی من الانبیاء
السالفة معجزات کثیرہ من غیر فن الکلام وجعلها وسیلۃ لا ثبات نبوتہ مثلاً خبر عن رسول
بان له تسع آیات فی فرعون وملائکة ومثله عن عیسیٰ وهکذا والعقل بحکم باستبعاد ادعاء
النبوتہ من هذا الشخص مع اظہار المعجزۃ لنفسه مع عدم امکان جہد ورا المعجزۃ عنده
نقول لا شک فی وجود بعض اخبار الاحاد عند المسلمین فی معجزۃ هذا البنی وادعاء صلی
ساقضی من الاستبعاد فی هذا العالم بعد الخلیفۃ والانصاف فارسی و نیز ثابت کردن معجزات ایز
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را از خبر ما اندوید کہ ہر یک از آن ازین سہ گانہ اقسام اند یعنی یکے اخبار
آحاد و مشتمل بر قرینہ مصدقہ و دومی خبر متواتر لفظاً و معنی سومی خبر متواتر معنی ہر گاہ کہ سبب آید بدیدہ
انصاف لیکن خبر سے محفوف و مشتمل بر قرینہ پس بیانش چنین گویم کہ این نبی صلعم خبر دادہ در کتاب خود
یعنی قرآن مجید کہ بر آن حضرت صلعم نازل شد بخصوص بود ہر پیغمبری از پیغمبران پیشین بمعجزات
کثیرہ غیر از فن کلام یعنی غیر از معجزہ فصاحت و بلاغت گفتار کہ معجزہ محققہ بہین حضرت صلعم است و قرآن
آزاد وسیلہ بر ثابت کردن رسالت و نبوت خود شد مثلاً خبر داد از حال موسیٰ کہ از آن علیہ السلام نہ
معجزہ باہرہ سوی فرعون و گروہ او ہونید الی رسید و ہمین سان از عیسیٰ علیہ السلام یعنی احیاء
موتی و ابرار ابرص و الکہ و جز آن و ہمین سان از دیگر پیغمبران یعنی از معجزات داؤد و سلیمان
علیہما السلام بر کتاب آویختا کہ در قرآن مفضل مذکور اند برین تقدیر عقل بہہ مستبعد میدانند توانش
نداشتن چنین مدعی نبوت صلعم با صدور معجزات با وجود دعوی نبوت بر زبان داشتن و بر خود تم

و بعد معجزه بیان کردن پس میگوئیم که شک نیست در موجود بودن بعض اخبار آحاد نزدیک اهل اسلام در
 ذکر معجزات این بنی صلعم پس هرگاه تریه این امر با این اخبار آحاد پیوندد و منضم شود مفید علم
 جازم شود بعد تخلیه و انصاف مترجم گوید که اینصاح بیان چنین که هرگاه بنی ماصلی الله علیه و آله و سلم
 کتابی معجزه نبوت رسالت و نبوت خودش پیش کرد و دعوی نبوت خودش بر زبان آورد و در این کتاب
 کتاب خود موجود دست که از انبیاء معجزات صادر میشود صدقه نبوت در رسالت آنان و از پیشتر
 انبیاء معجزات آنان بر کشاده گشت برین تقدیر خالی از دو حال نیست یا بنی صلعم بتجدیق و اثبات
 دعوی نبوت خودش معجزات بنمود یا بنمود پس اگر بنمودنموا لطلب حاجت بد را ز کشیدن سلسله گفتار
 و اگر بنمود و از اصدا آن زبون آمد در بی صورت باشندگان ملک عرب که مبعوث فیهم بودند ایان
 آوردند یا نیاوردند ثانی یعنی ایان نیاوردن آنان خود بدیهی البطالان است از برای آنکه خود
 بموافقی و مخالف اظهار من الشمس است که بعد دعوی نبوت تا زمان وفات شریف الوفا باشندگان
 عرب و دیگر اقوام ایان آوردند یا آن استواری که به تیه جهادات و غزوات و قتل و اعدام اهل شرک
 و سیئات از جان و مال دریغ نکردند و جنبی بکار نیاوردند و هرگاه ایان آوردن الوفا مردم
 لایسما شرکان عرب که لجاج بر طباع آنان غالب میداشتند علی الخصوص معشر قریش که بتحریک حسد و غنا
 که بآن خلاصه موجودات صلعم بیشتری از آنان در محاربه و مقاتله جان دادند و انجام کار با سعاد
 و خردمندان آن گروه بایان مشرف شده بمقاتله با اعدا وین بنیان اسلام را بچنان استواری استوار
 کردند که بنیان مرصوص را مصداق آمد بهرین و همه هویدا است پس ثابت شد ظهور معجزاتی که تمام عرب را
 بمنزل ایان آورد و در عقل سلیم در غایت مرتبه استبعاد و استعجاب بعید و غریب می دانند که مدعی نبوت
 خود را ناید که نشان نبوت ظهور معجزات است و گوید که من بهم معجز آورد و فرمود نما هستم و بازار اهل
 معجزات زبون آید و با وصف ظهور معجز و زبونی از اصدا معجزات الوفا مردم با و ایان
 آرند و در راه و از جان و مال دریغ ندارند و از اعدا وین و مار و پلک بر آرند پس چنین قرینه
 مصدقه آن اخبار آحاد را که در باره دیگر معجزات سوای معجزه قرآنی مصدق و مویده اند خبر آحاد
 را نازل منزله تو اتر آورد و قوله بعد الخلیفه و الانصاف یعنی چنین استبعاد بر کسی کشاده میگردد
 که او باطل و موافق باطله را از میان برآورده در میان نفس خودش و فکر در ست و عقل سلیم تخلیه را در

و انصاف را در ہوش پیش گیرد و دیگر بکار آرد آرد و او را ہرے پاس اخبار آحاد میں سے
 واسطے ثابت کرنے نبوت ان بنی صلعم کے تینوں قسم کی خبریں میں یعنی ایک تو خبر آحاد جو قرینہ مصدقہ
 پر شامل ہو اور دوسری خبر متواتر لفظاً اور معنی تیسری خبر متواتر معنی پس خبر آحاد جو قرینہ مصدقہ
 پر شامل ہے یہ ہے کہ ان بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسی کتاب میں یعنی آسمانی کتاب جو ان صلی اللہ
 علیہ وسلم پر نازل ہوئی خبر دی کہ ہر بنی انبیاء میں سے جو اگلے زمانے میں تھے بہت سے معجزوں کے
 ساتھ مخلص اور مخصوص تھے سوائے معجزہ کلام یعنی معجزہ کمال بلاغت اور فصاحت کے اور ان بنی صلعم
 نے اس معجزہ کلامی یعنی قرآن مجید کو اپنی نبوت کے ثابت کرنے کا ذریعہ اور وسیلہ قرار دیا مثلاً موسیٰ کی
 نبوت سے خبر دی کہ اوس علیہ السلام نے تو معجزہ غالب دکھائے فرعون اور اس کے گردہ کو یعنی سیاہ
 کی صورت دکھانا اپنے عصا کو اور ایسے ہی غون اور جوؤں اور ڈنڈوں کا اور آخر روئیل کا شق کرنا پھر
 عصا کے مارنے سے اور سوا اسکے دوسرے معجزے اور ایسے عیسیٰ کے حال سے خبر دی کہ اوس علیہ السلام
 نے مردہ کو زندہ کیا فالج والے اور ابوس اور اندھے مادر زاد کو اچھا کیا اور اسکے سوا دوسرے معجزے
 اوس کے اور ایسے ہی یعنی دوسرے پیغمبروں جیسے داؤد اور سلیمان علیہما السلام کے معجزے آسمانی
 کتاب میں مذکور ہیں اب عقل سلیم نہایت بعید سمجھتی ہے کہ یہ بنی صلعم خود بیان کریں کہ نبوت نبوت کے
 واسطے معجزہ کو ظاہر کرنا ضروری ہے اور آپ ہی نبوت کا دعویٰ کرے اور بیان کرے کہ میں بھی معجزوں
 کے ساتھ مبعوث ہوا ہوں اور پھر اوس سے معجزہ دکھا ظاہر ہونا ناممکن ہو یہ بات تو درست عقل پر
 تسلیم نہیں کرتی پس ہم کہتے ہیں کہ در باب معجزوں ان بنی صلعم اہل اسلام کے پاس اخبار آحاد موجود ہیں
 بیشک ولا ریب اور جب ان اخبار آحاد کے ساتھ استناد کا قرینہ لگا دیا جاوے تو مفید تصدیق اور علم
 جازم کے ہوتے ہیں بعد تخلیہ اور انصاف کے یعنی جب عقل سلیم کو وہ ہوں اور تصدیق ہاتھ سے چوڑا کر
 درمیان اوس کے اور درمیان نفس کے تخلیہ کیا جاوے اور انصاف کا راستہ پیش نظر ہو۔ مترجم
 کتاب ہے کہ مولف رحم کا یہ کلام ایک ایسی قوی برہان ہے کہ منکر نبوت کو ملزم کر سکتی ہے اس ایضاح
 سے کہ جب مدعی نبوت دوسرے نبیوں کے معجزے بیان کرے اور یہ بھی لکے کہ معجزہ دکھا ظاہر ہونا
 نبوت کا مصدق ہوتا ہے اور آپ ہی نبوت کا دعویٰ کرے اور کہے کہ میں بھی معجزوں کے ساتھ
 مبعوث ہوا ہوں اور معجزہ دکھانے سے محض عاجز ہو پس یہ امر دو حال سے خالی نہیں یا یہ کہ مبعوث

نفیم یعنی جس کو وہ نبی صلعم مبعوث ہوا ہو معجزے دیکھ کر ایمان لاوین یا نہیں پس اگر پہلے شق
 ہے یعنی باشندگان ملک عرب معجزے دیکھ کر ایمان لائے تو مدعا ثابت یعنی ظاہر ہونا معجزہ و مکا ایسے
 مدعی نبوت صلعم ہے اور دوسرے شق یعنی ایمان نہ لانا مبعوث نفیم کا سبب نہ دیکھنے معجزوں کے
 خود ظاہر البطلان کے واسطے کہ تاریخ کی کتابیں اسلامی دین کے دشمنوں کے خود موجود ہیں کہ چند
 روز میں لاکھوں آدمی ایمان لائے ایسی مضبوطی اور استواری سے کہ رسول اللہ صلعم کی محبت اور
 خدا کی راہ میں اپنی جان و مال سے دریغ نہ کر سکا اور توڑے وقت میں باوصف کی سامان کے
 اور ملت آدمیوں کے روم اور مصر اور ایران کی سلطنت چھین لی اور اب تک یہ سلطنت سلاطین
 اسلامیہ کے قبضہ قدرت میں ہیں اب تیسری شق وہی اور باقی ہے اور وہ یہ ہے کہ لاکھوں آدمی
 عرب کے بدرون دیکھنے کسی معجزہ و سحر بردست کے صرف مدعی نبوت کے کہنے سے ایمان لائے اور
 جہادات اور غزوات میں اپنی جانوں اور مالوں کو بیچ سمجھا اور مشرکوں اور مخالفوں دین کو برباد
 کر ڈالا تو یہ شق عقل سلیم کے نزدیک بعید ہے علی الخصوص ہوا دید حال عرب کے کہ جبکی طبیعتوں میں کجی
 اور سختی ہوتی ہے خصوصاً مشرکان قریش جو ان مدعی نبوت کے سبب حسد اور رشک کے دلی دشمن
 تھے یہاں تک کہ بہتوں نے لڑائیاں کر کے اپنی جان دی پس قتل درست ہرگز تجویز نہیں کرتی کہ
 بغیر دیکھنے معجزوں کے اور وہ ہی بہت ظاہر کیسے قرآنی معجزہ کہ اب تک ویسا ہی ہے جیسا کہ برت
 طور کے تھا ایمان لائے ہوں پس یہ قرینہ مصدقہ اوں اخبار آحاد کو منزلہ اخبار متواترہ کے
 ہو نچا تا ہے پس وہی اور دشمنی سے چھوٹنا اور انصاف کو مد نظر رکھنا شرط ہے اور دراصل
 اور فی نفس الامر ہدایت الہی جل شانہ عہ علی واما الخبر المتواتر لفظاً فقول لا شک فی کون القرآن
 صہادہ صامعہ جابر علی لسانہ عندنا وعندنا عندنا عندنا عندنا عندنا عندنا عندنا عندنا عندنا عندنا
 عن المسالین قاطبة بحيث لا یحتل اتفاقہم علی الکذب فیہ فیحصل الجزم بہ للخبر جزمہ بالایمان
 شک ثم اقول کما انهم اتفقوا علی هذا الخبر کذا لاج اتفقوا علی صدق المعجزۃ منه فی الجملة
 والکل یقولون بما من دون تفاوت بینہما فاذا حصل العلم من خبرہم الاول فلا وجه لان
 لا یحصل العلم من خبرہم الاخیر اذ لا تفاوت فی الخبرین نعم ذهن النیر لما کان مشوباً بالاشبہ
 فذی جزمہ بالاخیر مع جزمہ بالاول فعلیہ بالتحلیۃ فارسی اما خبر متواتر لفظاً پس گویم کہ درصا

شهادت قرآن مجید از آن نبی مسلم و جاری بودن آن بر زبان آن علیه السلوٰة والسلام می و گمانی نیست
 یعنی هر کس بگمان سیدانند که از زبان وحی ترجمانش جریان یافت و این امر نزدیک با خود خداست
 لیکن نزد یک غیر یابینی مخالفان دین اسلام پس بسبب قوا تر خبر از اهل اسلام همه آنان بروشکی است
 ندارد که چنین کرده کثیر همه و سر اسر آنان بر کذب متفق شوند پس ازین ره غیر را نیز علم بالجزم باین امر
 حاصل میشود و چنان علم باینکه نزد یک آن نمی آید شک از شکوک پس گویم که آنان یعنی سر اسر و سر بر اهل اسلام
 آنجا که اتفاق کردند برین خبر یعنی صد و سقر آن مجید و جریان آن از زبان آنحضرت صلعم همین زمان
 اتفاق کردند بر صد و سقر آن مجید و سقر آن مجید و سقر آن مجید و سقر آن مجید و سقر آن مجید و سقر آن مجید
 آن و یعنی اول صد و سقر آن مجید از زبان آنحضرت و دومی معجزه بودنش پس هرگاه از خبر اول آنان
 علم حاصل شد یعنی بعد و در جریان قرآن از زبان آن صلعم پس وحی نیست بر آنصل شد علم بالوحی
 از خبر دومی آنان از برای آنکه در میان هر دو خبر تفاوتی نیست که از آن یکی را راست و دومی را راست
 نشود کرده آید آری هرگاه ذهن و فکر غیر اهل اسلام با شبهات آمیخته است پسین خبر یعنی معجزه بودن
 قرآن مجید جزم و باور میکنند با آنکه بواحد کثرت قائلان که اتفاق آنان بر کذب احتمال ندارد و نخستین خبر
 یعنی صد و در جریان قرآن را باور میکنند پس بایسته و ناگزیر است بروی تخیلی یعنی رمانیدن اش نفس خود
 از شبهه مترجم گوید که استدلال مولف رحمه الله تعالی با ثبات معجزه بودن قرآن مجید بجز متواتر اهل
 اسلام نسبت آن کسان است که بلفظ بلاغت آگاه نیستند از بهر آنکه آگاهان فن بلاغت بدریاض مراعات
 مقتضیات مقام و احتواء اسرار خفیه که از هر کلامی باندک تا بل برکنده میگردد و در دانستن اعجاز فن خبر
 هر چند همه متواتر لفظاً و معنی بود نیاز ندارند خود آشکارا بکنند که اعجازش موجود است و هرگاه خود همه
 حیان بود حکایت را در آن چه بار و اخبار را بهیودا کردنش چه کار و گذشته است از اعجاز بلاغت آنان که
 بقاصد عالیه رسالت که تہذیب اخلاق و حسن معاملات و اخلاص طاعات و سود و بار آردن عبادات و قبایل
 و توجیه باطن نبوی حضرت مبداء علی جلشاند بود و افزون ازین مبادی این امور که تزیین نفس از
 در زان و تحلیله آن بالنضائل و ازاله زنگار سیئات از مراتب ضمیر و دل بدوری کشیدن از زخا
 و نیای دون که مقدمات آن مقاصد عالیه بود و راه برده باشند از اعجاز این آسمانی کتاب قدسی
 خطاب همه بود بر اثر دور یا اینکه در بیشتر مواقع در آیتی یا دوسه آیه اینهمه مقاصد حمیه و آرب عالیه

برکناہدہ است معجزیت این جاویدی معجزہ آشکارا تر از خورشید در نیم روز می بگرند درین صورت
 چنین را در دیابان کناہدہ در دل را سوی خبر متواتر چه احتیاج بہا نامہ بجزان ازین ہر دور و روش
 محتاج اندہی سوی تو اترا خبر ثبت اعجاز این قدسی کتاب و کلمہ فی الجملہ در قول مصنف رحم صدر المعجزۃ
 فی الجملہ مشعر بہین معنی است کہ گوی از خردمندان اعجازش بود دید کمال بلاغت کہ از دائرہ مقدرت
 بشر خارج است در یافتہ اند و گروہی دیگر بود دید احتواء داشت مال این خداوندی کتاب مقاصد عالیہ
 مذکورہ را و گروہی بوجہ دیگر بی باین راہ بردہ اند الغرض ہمہ و سراسر در باب خرد با سعادت کیزدان
 والا بمقتضای ارادت ازلی رشتہ تمیزی خودش آمان را در روز ازلی نیک و روان و سعادت
 اند و زان مقدمہ کردہ است در معجزہ بودن قرآن مجید متفق اند و اہل باطن ارباب تصوف اعجازش مایہ
 راہ در یافتند کہ ہمانا ایندی گفتار طبری لطیفی دارد معنی ظاہر معنی اش شریع و نوامیس و طرق عبادات جہا
 امورست و باطن و فحادی آن بشوارق معارف و بوارق لطائف تائبشگاہ روان افزوز پس اعجازش
 ازین رو ہمہ ہویدا داند و در تفسیر کن دلاویز گفتار ہا کہ جان بفریبید و بشنیدن آن دل از بیکری
 خواستہ دینی آرزو ہا بر شکستہ بر زبان و در نامہ رانند و این ہنگام مصداق این بیت ہمین دینی
 معجزہ آسمانی کتاب راست در دل می نشیند سخوری می فرماید بیت بہار عارض و حسن دل جان
 تازہ میدارد بہ بزرگ اصحاب صورت را بہوار باب معنی را با و دانش کناہان ہمہ وجہ را فرہام و نیز
 ہر کیے را جداگانہ و نیز بہیوستن سراسر وجہ و رہرو شہاے اعجاز معجزیت آن راہ بردند نظر ہمین فرمود
 صدر المعجزۃ فی الجملہ یعنی معجزہ بودنش متفق علیہ و مجمع علیہ است و وجہ آن بعدت و کثرت این ہوو
 گفتاری کہ خامہ را بی خواستہ از زبان چکیدہ نامہ اش پسندیدہ در نور و خودش کشیدہ اند و لایق التوا
 اورو لیکن دوسری قسم اثبات معجزہ رسول اللہ صلعم کی خبر متواتر لفظاً یعنی خبرین سبب معجزہ و کئی
 اسین لفظاً اور معنی متفق ہون پس ہم کہتہ ہیں کہ شک نہین صادر ہونے میں قرآن مجید کے نبی صلعم
 سے اور جاری ہونے میں او سکی زبان سے آنحضرت صلعم کی ہمارے نزدیک اور ہمارے سوا اور
 کے نزدیک ہی لیکن ہمارے نزدیک تو خود ظاہر ہے اور ہمارے سوا اورون کے نزدیک بوسیلہ
 خبر متواتر کے سارے اور تمام مسلمانوں سے جسکی نسبت جھوٹ پر متفق ہو جائیکا احتمال ہی نہیں ہو سکتا
 یعنی شرفا و غربا لا کون بلکہ کرو و رول آدمی کا ایک جھوٹی بات پر اتفاق کر لینا احتمال کے قابل نہیں

جب علم جازم کہ وہ خود بحال عادی ہے پس اس سبب یعنی موجود ہونے خبر متواتر کے ہمارے غیر
 کو ہی یہاں علم جازم حاصل ہوتا ہے جسکے پاس شک انہیں سکنا پھر میں کہتا ہوں کہ سب اہل اسلام
 سرسرا اور سرسبر کیسے کہ اس صادر ہونے اور جاری ہونے پر قرآن مجید کے رسول اللہ صلعم کی زبان
 سے متفق ہیں ایسے ہی متفق ہیں اور صادر ہونے معجزہ کے فی الجملہ اور ان دونوں باتوں کے
 قائل ہوں تفاوت اور فرق درمیان ان دونوں کے یعنی اہل اسلام سرسرا اور سرسبر جیسے کہ
 متفق ہیں اس امر پر کہ بیشک قرآن مجید خدا کا کلام رسول اللہ صلعم کی زبان سے صادر ہوا ویسا
 ہی بے تفاوت اور بلا فرق بالاتفاق قائل ہیں کہ رسول اللہ صلعم سے معجزے صادر ہوتے تھے
 یعنی قرآن مجید اور دوسرے معجزے مخفی نہ رہے کہ فی الجملہ سے مراد یہ ہے کہ سوائے قرآن مجید کے
 باقی معجزوں کے باب میں ہم غیر کا اتفاق اگرچہ کسی خاص معجزہ کی نسبت اتفاق نہ ہو مگر اصل صدور
 معجزات میں متفق ہیں کہ بیشک و یگانہ حضرت خاتم الانبیاء صلعم سے معجزے صادر ہوئے ہیں جنہا
 حاصل ہوا علم جازم اونکی پہلی خبر یعنی صدور و جریان کلام انہی جلثانہ کی ہیں کوئی ایسی وجہ
 نہیں کہ جس سے اونکی اخیر خبر یعنی قرآن شریف کے معجزہ ہونیکا علم جازم حاصل ہو کہ واسطے کہ ایک
 خبر متواتر کو تصدیق کرنا اور دوسری متواتر خبر کو نہ ماننا اور اس سے علم جازم ہونا ترجیح بلا مرجح
 ہے اس واسطے کہ دونوں خبریں کچھ ہی تو تفاوت نہیں ہاں ہمارے غیر کا ذہن اور فکر اگر شبہوں
 سے بہرا ہوا ہو تو اسکو لازم ہے تخیل یعنی اپنے ذہن کو شبہوں سے چھوڑنا اور دھون اور صدا
 عدا سے پاک رکھنا۔ مترجم کہتا ہے کہ مصنف صاحب رحم کا استدلال یعنی برہان اور حجت لانا مراد
 ثابت کرنے معجزے قرآنی کے سبب خبر متواتر لفظاً اور معنی کے لحاظ اور یہ نسبت اون لوگوں کے
 ہے جو ن بلاغت سے آگاہ نہیں اور نہیں تو فن بلاغت کے کامل ماہر خود بے رسالت خبر متواتر کے
 مقدمات بلاغت کے مرادات سے جو اس آسمانی کتاب میں قایت درجہ پر ہے ایسے کہ انسان کی عقل
 اور کے نام اور کمال کے جان لینے سے عاجز اور درمادہ ہے اور نیز نکات کی نظر سے کہ ہر ایک کلمہ اور
 اسرار محض پر مشتمل ہے جو توڑے سے تامل اور فکر سے خود کھلیا ٹاپے پس انکے نزدیک بوسیلہ کمال بلا
 گت کہ جب اس مقدس کتاب کا معجزہ ہونا خود ظاہر اور موجود ہے در صورت ایسے کا منکر اگر انصاف
 کا راستہ نہ ہو لیکن خبر کثیر خواہ متواتر ہو خواہ خبر آحاد کیا حاجت ہے خود مشہور ہے عیان راہ

اور ان کا ملون کے سوا دوسے ارباب فہم اور اصحاب خبر و جو رسالت کے مقاصد عالیہ اور آداب
 کلیہ سے بخوبی آگاہ ہیں یعنی جانتے ہیں کہ رسالت سے مقصد یہی ہوتا ہے کہ ایک پاکیزہ نفس کامل
 انسان اللہ تعالیٰ کی جناب سے ایک امت کی یا سب امتوں کی تعلیم کے واسطے مقرر اور برگزیدہ
 ہو کر آوے اور ان کو یعنی مبنوٹ فہیم کو بری خوئون اور ناپاک عادتوں سے اور بد معاملوں
 سے پاک صاف کرے اچھے اخلاق سے مہذب ہونا اور حسن معاملات کام میں لانا اور گناہ اور شر
 اور کفر اور فسق و فجور سے بچکر اچھے عقیدے اور نیک خصلتیں سیکھنا اور کام میں لانا اور دنیا اور
 اسکے زخارف سے کراہت کرنا اور آخرت کی رغبت رکھنا اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی طرف متوجہ
 ہونا اور اسکے سوا ایسی ایسی باتیں اور ایسے ایسے کام تعلیم کرے کہ جس سے دنیا میں آرام نیکام اور
 آخرت میں بہشت کی نعمتوں اور ابدی حیات سے شاد کام رہیں اور کبھی اونکو غم اور ملال اور
 موت سے بچ اور کہ نہ پہنچے پس یہ مقاصد عالیہ کئی کئی آیتوں قرآنین بلکہ بعضی جگہ صرف ایک
 آیت میں ایسی خوبی سے بیان ہوئے ہیں کہ جس سے نیک سمجھ بالانصاف آدمی جسکا دل تعصب کی
 کمزورت سے پاک صاف ہو بالیقین جان سکتا ہے کہ بیشک یہ خداوندی وحی دائمی معجزہ ہے انسان
 کی قدرت اور طاقات سے بالکل باہر چنانکہ میں مترجم اس سالہ کے ختم ہونیکے بعد ضمیمہ اور ملحقہ کے
 کئی آیتوں کی تفسیر سے یہ بات اظہر من الشمس آنکھوں والوں کو دکھا دوں گا انشاء اللہ تعالیٰ پس
 کامل عقلموں اور روشن طبیعتوں کو اسکے اعجاز کے دریافت کرنے میں خبروں متواتر اور خبروں آج
 کی طرف ہرگز ہرگز احتیاج نہیں اور سوا اسکے ارباب معارف نے بغواے اس حدیث کے کہ ہرگز نہ ترا
 کیواسطے بطن اور ظہر ہے یعنی سواے معانی ظاہری کے ان ہی کلمات میں معرفت اور حقیقت کے
 اسرار ایسے چھپے ہوئے ہیں کہ جس سے راہ خدا کا طالب کامل عارف بن سکتا ہے ظاہر کلام تو ہمکو شرعیہ اور
 نوامیس اور عبادتوں جسمانی کا راستہ بتاتا ہے اور باطن اور سکادہ اسرار اور خواص تعلیم کرتا
 ہے کہ جس سے عقل کو روشنی اور روح کو خوشی حاصل ہو کر اس جہان ناپائیدار کی ہوسوں اور خواہشوں
 سے چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی طرف کھینچتا ہے چنانکہ تفسیر عارف کامل حضرت محی الدین بن العربی رحمہ
 صاف موجود ہے اور سوا اسکے اور تفسیریں اہل معارف کی اس مطلب کے کفیل اور قرآن مجید کے
 دائمی اور ظاہر معجزہ ہونیکے دلیل ہیں اور جب اس قسم کی تفسیریں مطالعہ میں آتی ہیں تو بے شک

اس مشہوریت فارسی کا مصداق ہی مقدس کلام مجید میں آتا ہے شاعر رحمتہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا
 ہمارا مرض حسرت دل و جان تازہ میدارد و بزرگ اصحاب صورت را بہوار باب معنی را بدیہی قرآن
 مجید یعنی رنگ ظاہری کلام سے ارباب شرائع کو تعلیمات قدسیہ سے سرور ابدی اور حیات دائمی بخشنا
 ہے اور ہوسے جو اسی رنگ کے ساتھ ہے نفس ناطقہ کو معرفت کی لذت میں غرق کر کے زندگانی
 جاویدی عطا کرتا ہے حاصل کلام حضرت مولف رسالہ کا لفظ فی الجملہ سے یہ ہے کہ وجوہ اعجاز اور
 دلائل معجزیت کی متعدد دلیلیں نفس معجزیت اور اصل اعجاز واسطے خاص و عام کے منجر متواتر لفظی
 اور معنوی ثابت اور مستحق اور سب کا ملون اہل اسلام بلکہ عموماً مسلمانوں کا متفق علیہ ہے یہ تہوڑا
 سا کلام قلم سے بے خواستہ ٹپک پڑا ہدیہ احباب کیا گیا کہ اس ترجمہ کے دیکھنے والوں کو اس سے نایب
 پہنچے ہوں اللہ تعالیٰ وہو المستعان عرفی اما الخبیر المتواتر معنی فتقول ان المجزات والکلمات
 التي ضبطها الاصحاب باسنادها المختلفة اربعة آلاف واربعمائة واربعمون والکثر
 مضبوط باسناد متعددة کا دان بیلم اسناد بعضہا حد التواتر فحصل من تلك الاخبار
 المختلفة العلم بالقدار المشترك منها وهو کون هذا الشخص ذا معجزة فی الجملة وذلك
 کاف فی ثبوت بلبوة وان لم یعلم خصوص المعجزة اذ دخل للخصوصية فی اثباته لان الخبر
 بالمعجزة اذ انضم يدعو النبوة جزماً بثبوت النبوة وان لم یعلم خصوص المعجزة وبالجملة
 لا یفید الخبر بامور خیر شياً من العلم اذ اکان محفوفاً بالقرينة او کان متواتراً لفظاً ومعنی
 والجميع متفق فی الاخبار بمعجزات هذا النبي واذ اختلف عدم اعادة العلم من خصوص کل من
 الثلاثة فعلم بانضمام الثلاثة بعضہا الی بعض فانه یفید العلم جزماً فارسی اما خبر متواتر معنی
 پس میگوئیم کہ معجزات و کرامات یعنی خارق عاداتیکہ از حضرت خاتم الانبیاء صلعم در معرض تحدی و
 معارضہ ہویدائی رسید و آنرا معجزة نام آتا کہ عاجز کرد و زبون کرد متحد یا نرا و خارق عادات
 دیگر کہ در غیر معرض معارضہ و مقام تحدی بہ پیدائی در آندہ و آنرا بنام کرامات تعبیر نت چار ہزار
 و چار صد و چیل اند آن قدر کہ اصحاب تدوین باسناد مختلفہ در حیز ضبط آورده اند و ہناد
 بیشتری از ہینا قریب ست کہ بعد تواتر رسید پس ازین اخبار مختلفہ قدر مشترک فیہ یعنی انچہ کہ ہمہ معجزات
 در آن مشترک اند صاحب معجزة بودن این شخص یعنی رسول خدا سید الانبیاء صلعم ست پس باین

مشترک فیہ عالم جازم حاصل میشود هر چند خصوص معجزه دانسته نگردد و از بهر آنکه خصوصیت را در معجزیت معجز
 دخل نیست که بآن ثابت شود از بهر آن که علم جازم بسند و معجزه هرگاه با دعوی نبوت منقسم و مقرون
 شود ثبوت نبوت را مسترد و منقح میکند و هر چند خصوص معجزه در یافته نگردد و با لکجه نفس خبر ازین حیثیت
 که خبرست مفید علم بجزئی نمیشود و علم جازم حاصل نمیشود صرف از نفس خبر گردد قلیکه آن خبر محفوظ و متعل
 بود بر قرینه مصدقه یا آن خبر متواتر بود خواه متواتر لفظاً و معنی یا صرف متواتر معنی و این هر سه وثائق
 مستحق اند در اخبار معجزات این بنی صلعم یعنی نعمتی را قرینه مصدقه یا خبر پیوندیده علم جازم می باشد و نعمتی
 دیگر را تواتر لفظی و برخی دیگر را تواتر معنی آنچنانکه اندکی پیش ازین برگزیده آمد و هرگاه احتمال فائده
 ندادن هر یک ازین مثلث مذکور به بعد اگانگی و انفراد به بدل رسد پس لازم گیریمه سه را به پیوند دادن
 با هم دیگر و یکجا کردن یکے با دیگری تا فائده کند علم جازم را ارس و ولیکن خبر متواتر معنی پس بین کتابها
 که تحقیق معجزه او را کمترین که جنگو اصحاب نے مختلفه سندون سے جمع کیا ہے چار ہزار چار سو چالیس
 ہیں اور اکثر ان معجزون اور کماتونین سے متعدد سندون سے منضبط ہیں ایسے کہ قریب ہے کہ
 بعضونکی سندین تواتر کی حد تک پہنچ جاوین پس ایسی مختلف خبرون سے ایک قدر مشترک کی نسبت علم
 جازم حاصل ہو جاوے اور قدر مشترک عبارت ہے ایک ایسے امر سے جو ساری خبرون کا حاصل مقصود
 ہو جیسے اس جگہ صاحب معجزہ ہونا ان بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافی اجمال اور یہی امر کافی ہوتا ہے نبوت
 کے ثابت ہو جانیکے بابین اگرچہ خصوص معجزہ نجانا جاوے اس واسطے کہ معجزہ کی معجزیت میں خصوصیت
 کو تو دخل ہی نہیں یعنی کسی قسم اور کسی فن سے ہو مگر دوسرے آدمی سوا سے مدعی نبوت کے وہ کام
 لاند سکین او کی مانند لانے سے سب عاجز ہوں جیسے کہ اس سے پہلے ذکر کیا گیا اس واسطے کہ معجزہ سے
 کہ علم جازم کے ساتھ جب نبوت کا دعوی ملجاوے تو نبوت کے ثابت ہو جانیکا پہل دیتا ہے اگرچہ
 بالخصوصیت وہ معجزہ جانانا جاوے اور بالکجہ خبر اس حیثیت سے کہ خبر ہے علم با خبرم کے مفید نہیں ہوتی
 مگر اسوقت کہ قرینہ مصدقہ پر مشتمل ہو یا متواتر ہو لفظاً اور معنی اور یہ سب متحقق ہیں معجزونکی خبرون
 کے جو ان بنی صلعم کے معجزون سے دی گئیں اور جب احتمال ہو علم جازم کے حاصل ہونے کا ہر وہ
 سے ان تینوں میں سے تو لازم ہے ان تینوں کو جمع کر لیا یعنی ایک کو ساتھ دوسرے کے ایک جگہ کر لیا
 تاکہ ان تینوں کے مجموعے سے علم با خبرم حاصل ہو سکی و هذا بخلاف معجزات سائر الانبیاء فان

اخبار معجزات ائمه و سلم تا آنکه چون محققان بالقرینه لا غیر فانظر ایها العاقل بعین الاشراف اذ
 لا یبقی الا علی الله حجة بل قد تم حجة الله علیک فی امر نبوة هذا البقی فاناک اذا اردت
 النظر فی اصل المعجزة فعلیک بالنظر الی القرآن العظیم کما بینا اعجازه الی یوم القیامة و اذا
 اردت النظر الی امثال سائر المعجزات فعلیک بالنظر الی کتب اصحاب المذاهب و نده لیسان
 المعجزات فان احتمال العزل و الهذیان لا یتصور بعد المقدر خصوصاً عن الاعلام و علیها
 تحصیل یقین من یقینین و النظر الی الاخبار معجزات سائر الانبیاء اذ لیس فیها الا لیس
 الحکایات فربما لا یفید لنا فقه لا عن العلم فکیف یتدک العاقل الیقین بالشک فارسی و این
 بخلاف معجزات همه پیغمبران پیشین روزگار است پس هر آئینه معجزات آمان اگر تسلیم کنم کرده شود پیشین
 نیست که آن معجزات صرف شتم بر قرآن مصدره خواهند بود نه جز آن یعنی نه باخبار متواتره لفظاً و نه
 متواتره معنی پس بنگر ای بشیخند بیدیده الضاف و چشم داد پسند تا باقی نماند ترابر خدا تعالی حتی بلکه
 جت خداوندی بر تو تمام شد در باره ثبوت نبوت این نبی صلعم پس هرگاه خواسته باشی دیده کنش
 سوی معجزات پس بر تو ناگزیر است نگرستن سوی قرآن مجید آنچنانکه بیان کردیم معجزه بودن و فرمود
 بر کشودن آن تا یوم البیضاء است اخیر روز و هرگاه اراده کنی نگرستن سوی همه معجزات دیگر یعنی
 معجزاتی که سوا ی قرآن مجید هم از آن سید المرسلین صلعم هویدائی رسیده پس بر خود گیر خواندن
 کتب اصحاب پس هر آئینه احتمال نزل و نزیان یعنی باین اندازه بهره گفتاری کردن و بشویره
 سری گفتار کشودن باین اندازه تبصوری گنج خصوصاً از ناموران و فرازین رتبان پس لازم گیر
 بیک یقین از دو یقین یعنی یک یقین معجزات رسول الله صلعم که در کتب مصنف مشهوران بالصدق
 و ناموران گرامی پایه شناختگان با سمار و انساب خودشان با همه تصریح بقید از منه و استناد بنا بر
 دیگر از اکابر دین اسلام مذکور اند و یقین ثانی بالعکس و نقیض یقین اول پس ازین دو یقین هر یقینی را
 که خواسته باشی برگیر و نظر بکشا سوی اخبار معجزات همه پیغمبران دیگر که نبوده است در آن جز حکایات
 که باین گام مفید ظن هم نمیشوند حصول علم جازم خود فراد و فرزند ترازا است یعنی هرگاه چنین
 انسانا فاده ظن که نزدترین پایه علم باشد نمیکند علم جازم که در رتبه قصوی و درجه علیاست
 خود چه سان حاصل شود پس هر دو رتبه بشواری و دل چگونه را کند یقین را شک و گمان مترجم گوید که

قول حضرت مصنف رسالہ رح فان اخبار و خبر اتم و مسلم را معنی چنین خیزد کہ اول کتب انبیاء پیشین کہ احبار
 نصاریٰ بترجمہ السنہ مستندہ چون عربی و فارسی و اردو از بحرانی زبان ترجمہ کردہ باشاعت آن
 در ممالک ہند در بذل جہد تصوری نکرده اند و آن ہمہ را با بیبل نام گزارند ازین رو کہ نام مدونان اصل
 مصنف و زبان تدوین آن بوجہ من الوجہ معلوم نیست بلکہ جایجا از کتب عمدتین تفہیمی در آید کہ تدوین
 و تالیف آن مصنف پس از مردار عصا رمتہ و انقراض ازینہ طویلہ صورت بست نظر بر این قابلیت آن
 ندارد کہ تسلیم کردہ شوند از بہر آنکہ اگر بر حکایات و سراسر افسانہ با صحت بہین نظر کہ در کتابی مرقوم
 ہر چند نام مصنف و زبان تصنیف ہم قطع نظر از استاد و دریافتہ نگردد قابل قبول و واجب التسلیم دانستہ
 شوند افسانہا سے مندرجہ کتاب قصہ حاتم طائی و افسانہ امیر حمزہ و الف لیلہ و بوستان خیال را
 ہمہ راست و سراسر بہ پیدائی کشیدہ و بوقوع در آمدہ بی کاست ندانستن از چہ رو بود بلکہ ترجیح ملا
 مرجع آید چون ہر دو در مجول الحال و نامعلوم الاسم بودن مدونان و دانستہ نشدن تطبیق حکایت
 باصل حال حکمی عنہ برابر اند و برین تقدیر با بیبل را کہ در میزان نامستری با کتب افسانہ مذکورہ پہلہ
 تسادی اند پذیرفتن و واجب الاذعان دانستن و مذکورہ کتب افسانہ را باور نکردن بر چہ بنا بود
 پس یا ہر دو را بتصدیق و اذعان بر سجدہ یا ہر دو را از پایہ اعتبار بر اندازند در نیصورت با کتب
 سیر اسلامیہ کہ مدونان مشہورین بالصدق والعدالتہ با سند موثقہ و اعتماد کامل نگارن شہتند و
 مصنف را وی یا قوت آن آشکارا بر گزار دند و علاوہ برین بزرگان و دیگران مندرجات را تنقید کردند
 و سرہ از ماسرہ کہ سہواً از مدونان کتب بہ تحریر در آمدہ باشند جدا نمودند با طہار ضعیف یا موضوع بود
 آن روایت آنچنان کہ از کتب احادیث و صحف سیر نگردگان با انصاف این معنی آشکارا تر میکشاید
 پس برین معتدات و مستندات بہ تنقید رسیدہ دیدہ ناکشادن و از مندرجات آن چشم پرستہ معجز
 سرور پیغمبران را مشکوک فیہا گمان بردن و بچنین رشتہ پندار و باطل و ہم بگرداب انکار رسالت
 وجود نبوت آنحضرت خاتم الانبیاء صلعم افتادن و خود را بدریای مرگ خیز ابدی شقاوت غرق
 کردن راست اندیشی را خواستہ نمودہ است اینہذا تعالیٰ ہمہ را دیدہ راست بین عطا کند کہ رہ
 بجای برند اللہم آمین اے خدا و اے پدیدئی رسول اللہ صلعم کے معجزے و دوسرے پیغمبروں کے
 معجزوں کے برخلاف بین اس واسطے کہ بالتحقیق اگر انکے معجزوں کی خبریں تسلیم ہی کر لیجاویں پس

سوا اسکے نہیں کہ یہ خبریں صرف مشتمل ہو گئی اور پر قرینہ کے یعنی اعتبار کرنا ایسی خبروں کا صرف اسی
 وجہ سے ہو گا کہ ایک قرینہ ہیچ ہونے کا موجود ہے اور بس یہی نہ اخبار متواتر لفظانہ متواتر معنی
 میں ہے ہوشیار دانشمند انصاف کی آنکھ سے دیکھتا کہ تیری حجت اللہ سبحانہ و تعالیٰ پر باقی نرہی
 بلکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی حجت ان نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ثبوت ثبوت کے باب میں تجھ پر نام
 ہو گئی پس اگر اصل معجزہ کو دیکھنا چاہے تو قرآن مجید کو دیکھ لے اچھا کہ ہم نے بیان کیا ہے کہ اوسکی
 معجزیت قیامت تک باقی ہے اور جو اوسکے سوا دوسرے معجزے آنحضرت صلیہ کے دیکھنا اور درک
 کرنا چاہے تو کتاب میں اصحاب تصنیف کے جو معجزات کے بیان میں موجود ہیں دیکھ لے کہ یہود وہ
 کوئی اور بیکار باتیں بنانے کا احتمال نہیں خصوصاً ایسے نامور عالموں سے پر تجھ پر لازم ہے دو
 یقینوں میں سے ایک یقین یعنی یا تو یقین ہیچ کا یا جوٹ کا اور پر نظر کرنا ظن خبروں معجزوں
 اور دوسرے پیغمبروں علیہم السلام کے اس واسطے کہ اول خبروں میں سوائے حکایتوں کے اور کچھ
 نہیں ہیں اکثر اوقات ایسی حکایتیں ظن اور گمان کی بھی مفید نہیں یقین اور علم حرمی تو اس سے
 بڑھ کر ہے پس عقلمند آدمی کیونکر جوڑ سکتا ہے یقین کو ساتھ شک کے مترجم کتاب ہے کہ مصنف رح
 کا یہ قول فان اخبار معجزاتہم لو سلم کے معنی یہ ہیں کہ کتاب میں معجزوں اگلے پیغمبروں کی جھگو سچی
 عالموں نے بہت کوشش کر اپنے زعم میں کمال تصحیح کے ساتھ عربی اور فارسی اور اردو زبان
 میں ترجمہ کیا اور سارے ہندوستان میں پھلائی ہیں قبول کرنے اور مان لینے کے قابل ہرگز
 نہیں کہ واسطے کہ اصل کتابوں کے جتنے یہ ترجمے ہیں مصنفوں کے نام ہی مذکور نہیں کہ کس نے
 اور کس نے مانے میں تصنیف فرمائی بلکہ تواریخ کے ملحقات سے بھی سمجھا جاتا ہے کہ حضرت موسیٰ کے
 زمانے کے بعد جب بدین گذر گئیں یہاں تک کہ کوئی آدمی ان کے مقبرہ کا بھی نشان نہ دے سکا لایف
 ہوئیں اور ایسے ہی انابیل اس صورت میں ان کتابوں کو ایسے مجہول مصنفوں اور نامعلوم زمانوں
 کی تصنیف کی ہوئیں کہ کیونکر ان لہین خود انصاف فرمائیں اس صورت میں ایسی معتبر کتابیں قبول
 اور تسلیم کے لایق ہیں جتنے مصنف علم اور زہد اور تقویٰ اور دینداری اور خدا شناسی میں
 مشہور ہوں اور انہوں نے معتبر سندوں سے راوی اول تک یہ سلسلہ پہنچایا ہو اور
 پر تصنیف اور تالیف کے بعد دوسرے نامور عالموں پر مینگاروں نے ان کے مندرجات کو کمال

دقت اور فائیت تحقیق اور انصاف سے پرکھ کر جس روایت کا کوئی راوی ضعیف پایا ہو اس کی روایت کو ضعیف کہہ دیا ہو اور جس روایت کا پتہ نہ پایا ہو یا اپنے اوّل قاعدوں اور قانوں سے جو واسطے پرکھنے کہو گئے کہ اس حدیثوں اور محقق اور مشہور راویوں کے ٹرائی بہن بر خلاف پایا ہو اسکے باب میں بیان کر دیا کہ یہ موضوع سے یعنی بنائی ہوئی ہے اب دیکھنا چاہیے کہ مصنف اور مروّن ایسی کتابوں کے کیسے سچے اور کیسے نامور ہیں پھر میں کہتا ہوں کہ نظر بحال تحقیق ممالک اسلامی نے ایک فن خاص ایجاد کیا یعنی اسرار الرجال کہ حسین راویوں کے نام اور القاب اور ان کے سارے حال کہ مضبوط حافظے والے تھے یا کہی سہو میں پڑ جاتے تھے مذکور ہیں یہاں تک کہ جب کسی راوی کو دریافت کیا کہ یہ راوی کسی حدیث کو اپنے پاس لکھ کر کہتا تھا تو اخیال سے کہ فائدہ اسکے حافظہ میں ضعیف ہو گا اس کی روایت کو ضعیف سمجھا اور اسکے سوا جب تک کسی روایت کو دوسرے راویوں کی روایتوں سے مضبوط نہ کیا نا نا اب دیکھنا چاہیے اہل اسلام کی احتیاط اور کمال کو پیش کو بنا علیہ ایسی معتبر کتابوں کی نسبت یقین نہ لانا اور ان کے مندرجہ مکتوباتہ اور مشکوک گمان کرنا بلکہ بے دلیل اور بے حجت انکار کرنا کہ ان سے انصاف کا مقتضا ہے اور کوئی ٹھیک سمجھ کا نتیجہ ہے انصاف تو یہ ہے کہ مجہول مصنفوں کی کتابوں کو چھوڑ دیں اور جو صرف اسی بہرہ سے پرکھ اگلے زمانوں کی کتابیں ہیں ہر حید ان کی تصنیف کا زمانہ محض مجہول ہو اور مصنف کا حال تو برکتنا نام بھی معلوم نہ ہو ان کے مندرجات کو یقین کے قابل سمجھنا چاہیے تو میں کہتا ہوں کہ اس لحاظ اور ایسی سمجھ سے جتنی کہانیاں کہ حاتم طائی اور امیر حمزہ اور بوستان خیال اور الف لیلا و کلید و منہ او ان کے سوا جعفر کہ ہندوؤں نے دہریہ بنائے ہیں چونکہ قصوں اور کہانیوں کی کتابوں میں موجود ہیں بے شک واجب التسلیم اور ضروری یقین ہو سکتے ہیں اور نہیں تو ان دونوں قسم کی کتابوں میں سے جتنے مضمون مندرجہ کے مطالب ساتھ اصل حال اور نفس الامر اور واقع کی صاف اور سچی دلیلوں سے پائی نہ جاوے ایک قسم یعنی کہانیوں کی کتابوں کو صرف ایک گپ اور یک سمجھنا اور دوسری بعینہ ایسی کتابوں کو جن کا بیشک اور بے گمان ایسا ہی حال ہو الہامی کتابیں کہنا اور ان کے مندرجات کو سرسری سمجھنا اور شک اور شبہ کو ان سے دور سمجھنا کس ہوشیاری اور عاقبت اندیشی اور دینداری کا ثمرہ ہے اللہ سبحانہ و تعالیٰ اس کو درست فہم اور نیک سمجھ بخشنے اور سیدیا

راسته و کما و آیین عزیزی فالحمد لله الذی هدانا لهذا و ما کنا لنقتدی لولا ان هدانا
 فارسی پس به ستایش مر خدا تر که راه راست بنمود و ابوسوی این و بنودیم ما که راه یابیم پس
 آن اگر بار باره بنمودی او تامل جلش از آرد و پس سب تعریفین بن ایس خدایتعالی که جوی
 بهین سید راسته و کما یا طرف اسکے اور ہم نمتے کہ سید راسته یا وین اگر اللہ تعالیٰ بکوسید
 رسته نہ بتانا عزیزی هدا اما سر نہ اید ادا طلبا لا اختصا سرا ذنبه الکفایه لاهل الانصاف
 و من اسر ادا طلبا علی تفصیل الا حله فیها تغلبه بمطالعه مطولات الاصحاب فارسی این
 آنچه که ما آوردنش درین نامه درخواستیم به پژوهش و جستجوی کوتاه گفتاری از بهر اینکه بسندست
 داد پسند از او هر کس که آگوش خواستار بود که رهبریا و فرمودها را برکشاده و بر خشکافه دریا بدر پس
 بر خود گیرد نگاه کشادن بر دراز دیده نامهای دیگر اصحاب یعنی و دیگر نامه های که در آن رهبریا
 بهین پیغمبری حضرت خاتم الانبیاء صلعم بدلائل که خرد پسند دومر دیده در با انصاف بود و خود
 نگار بند و باشکار ترین برگذارش بر سر روده و بهویدائی همه برکشاده و و انموده اند بگرد که بشیر
 ترو آشکارا پیش آگوش آرد نگاه اگر نیز دانی خواست بر راه یافتن اش روائی یافته باشد همانا
 بر راه آید و بر بهنجار کج گام فرسان شود پس نگاه بکشاید و را آنچه بکشاید و یزدان والا است بر بهنجار
 توانا و به پنهان شده رازها و انا و بسوی اوست باز گردیدن همه هستی و ران از فرازین و
 فرودین جهان و ادست یگانہ خدای هستی و با فریش آرنده فرازی و پستی میکند هر چه پیچونابد
 و جی بخشد بر کرامی خواهد مترجم گوید یزدانش پیام را و بردانش پژوهان باخرد که دانش در گوهر
 و طبعی با هنر دارند به پنهانی مانا که این گزیده نامه خردی گفتار است گفتار آرا بر سر زیده نگار است
 دانش را و دریا برکشاند سیره گران را که مناظران باشند آموز گاری سوے راسته بهنجار الزام
 خضم را بهما که در اثبات نبوت و هویدا کردن سروری رسالت حضرت فرازین رتبت سرور
 مرسلان پاک گهر و جز خدا و ندان همه برتر به اولین نقش خامه هستی به سر آغاز نامه هستی به مصطفی
 برگزیده یزدان به کبد گنجای راز نمان به پاک گفتار پاک ترکدار به برگزین کرده جهان داوڑ
 پاک گوهر بهنجار عزیزی به کی و ماشی و مطلبی به که از مقدسش فروزان بهو به طیبه از مرقدش در نشان
 از خدایش و درود جاویدان به تاجه است و بهت و بود جهان به والادانشی خرد گستر فرزانہ تابان

گو بر کفّار آرای دانش نگار ہنر سرمایہ بر کشادہ گفتار کہ خدای جہانش گزیدہ مزدوار زانش فرماید
 و از پاک میزور با بر رخ بر کشاید نگارش بست و سخن بفرز آنگی بر کشادہ یزدانش بفرمان دانش
 و بر راستی خواستاران بر فروزیدہ کنش مفتی نہادہ داد گفتار آرای دادہ خوش بیانی را در دلا
 بر کشادہ ہر بر سرودہ اش شایستگی آن دارد کہ خود پڑ و مان بر دل نگارش بندند و فرزانگان
 دانش کارنامہ خردش پسندند مانا اثرن اشارات در حجاب عبارات پنهان داشتہ
 و شکر آن اسرار را ہوید اگر دانش سر بر افراشتہ باز کشادن بر بستہ بایش بے آنکہ راز دہ
 منفعت راز با بر کشا کشا یزدہ اش گرد و تختی بد شواری بودہ بنا برین خرد کشای پردہ از راز
 اسرار آن بر نکشودہ انیک کہ ایزدی توفیق بکارم بود بفرز مان والا سروری کہ نام نامی
 اش در رو گاہ ہمین ترجمہ بر نگاشتم بر کشادہ ترجمہ را با فرایش انجہ در ہنگام نگار بستن
 ترجمہ بر دلم ریخت ہوید کنی تختی از راز با بر شمر دم و زودا بہ پیش آمد ناگزیری کاریا آغاز
 بیایان بر دم اگر چہ دل میخواست کہ زنجیر گفتار در باز کشادہ مقصود و تختی بیش ازین بر کشیدہ
 آید اما موافقی و عوائقی کہ باز کشا دانش را ہنگام نیست ازین کارم باز داشت اکنون اگر خواست
 توانا خداوند و انا خداست رسالہ دیگر کہ بعنیمہ و ملحقہ اش نام برگزاردم بر کشادہ ترجمہ کارم بر یادگار
 ماند دانش خداوند دانش خوش گفتار خرد خدیوانش پسندند یزدان کار ساز برین مینودہ
 کارم بیشیدہ مزدوار زانش فرماید و بکلید آسانی فیض در ما سے بستہ کاریم بر کشاید و ہمچنین
 با و بکرت حضرت سید المرسلین مصداق و ما اسئلناک الا رحمة للعالمین اللهم صل علیہ
 و علی آلہ و صحبہ اجمعین و سلم الی یوم الدین و آخذ و عوانا ان الحمد لله رب العالمین
 و العاقبة للمتقین اُرو و اور یہ ہے جسکا ہم نے ارادہ کیا تھا بعد از مختصر لانے کے اس واسطے
 کہ اس قدر بیان میں کفایت ہے انصاف والوں کو اور جو کوئی ارادہ رکھتا ہو مطلع ہو گیا ہو فیصلہ
 و کلیوں سے پس وہ شخص لازم کہڑے اپنے او پر مطالعہ کرنا بڑی بڑی لبنی چوڑی کتابوں کا
 جو صحابہ تصنیف یعنی اہل اسلام کے زبردست پرنیزگار عالموں نے ایسے بیانون میں تصنیف
 کی ہیں اور ان کتابوں میں ایسی پاک و صاف عقلی اور نقلی دلیلیں لائے ہیں کہ جنکو عقل پسند
 کرتی ہے اور انکو والا ٹیک سمجھ اس پاک دین مضبوط شریعت کی سچائی اپنے دل اور سر کی آکھنوں سے

کتاب سے زیادہ روشن دیکھ لے امید ہے کہ سچے دین کے مطالب اور سید پرستہ جو ہرگز
 والے سمجھ دار بے نقشب کو ان کتابوں کا مطالعہ کرنا اللہ کا سچا بندہ بنا سکتا ہے اگر خداوند تعالیٰ
 جانشانے اوسکی ہدایت چاہی ہو اس واسطے کہ اوسے قادر مطلق کی گناہ برحق کی قدرت کے باقیہ
 میں سب کام اور اوسکے ارادت ازلی کے بغیر کوئی کام نمودار میں نہیں آتا وہی ہے سبکا مالک
 اور وہی ہے اکیلا خدا کوئی اوسکا شریک نہیں اور محمد رسول اللہ اوسکے پیغمبر ہیں برگزیدہ در
 بیجو اور نیر اور سلام۔ آبا اہل دانش ارباب دین کی خدمت میں مترجم خاکسار گنگا رخص کر تا
 ہے کہ یہ مختصر رسالہ جسکامین نے ترجمہ کیا اگرچہ دیکھنے میں بہت مختصر ہے جو نو ورقوں سے زیادہ
 نہیں مصنف کامل عالم حیدر المظیل فاضل مفتوح البیدیل رحمہ اللہ تعالیٰ نے جو مناظرہ کے فن میں
 بالکمال ہیں اور رشاف عبارت اور ادای معانی اور بیان میں اونکو ایک ملکہ مدیج حاصل ہے اس
 ایک کوزہ میں مطالب عالیہ کے دریا بہر دئے ہیں۔ سبحان اللہ یہ بھی ایک ظاہر سچا نشان ہے
 دین اسلامی کی سچائی کا اور سب دینیو پر زبردست اور غالب ہونے کا اس تصریح سے کہ جس دین
 میں ایک ایک عالم ایسے ایسے رسالے مختصر تصنیف کر کے دین کے مخالفوں کو کہلا ہوا الزام دیکر بہنو
 اور بے صرفہ گفتگو کرنے سے بستہ زبان اور برد و خستہ لب اور بالکل مہو کر دئے اور سچے دین
 داروں کو صاف دکھلا دے کہ اسلامی شریعت کیسی سچی ہے جسکے سارے قانون اور سب باتیں
 یکجہ والوں کو دین اور دنیا کی خوبیوں سے آگاہ کرتی ہے اور دونوں جان کی خوبیاں بخشی
 ہیں اور حقیقت میں یہ رسالہ ایک معجزہ ہے حضرت خاتم الانبیاء سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کا کہ جنکی شریعت کے عالم معجزہ کے بیان کرنے میں معجزہ دکھاتے ہیں اپنی خوش بیانی اور عقلی دلیلوں
 کے لانے سے بیشک اور بے گمان مصنف صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے کرامت کی ہے مگر انکی سچ بیانی
 زیادہ اوسوقت کہلی کہ جب اس سالہ کی شرح بہت تفصیل اور توضیح سے کہی جاوے اس واسطے اگرچہ
 رک چاہتا تھا کہ عبارت کے تحت میں مطالب عالیہ بیان کئے جاوے مگر مختصر ترجمہ کی کفالت جو مجہ
 مترجم بیچ میدان خاکسار نے کی تھی اوسمیں اختصار کلام مطمح نظر تھا اس واسطے اب بارادت آجی جانشانہ
 اسی طرز خاص سے یعنی اول عربی عبارت اور اوسکے تحت میں فارسی ترجمہ اور اس ترجمہ کے
 تحت میں اردو ترجمہ ایک جگہ لکھو گا نہ رسالہ لکھو گا اور اس نو تالیف جدا گانہ رسالہ کا نام ضمیمہ یا ملحقہ

رکھو گا انشاء اللہ تعالیٰ اور اس رسالہ میں بیان کرو گا کہ بعثت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے
 شرک اور کفر اور قبیح رسوم اور غایت فسق اور فجور نے روی زمین کے ملکوں کو جنکا حال معلوم ہے
 تمیز کیا تھا خدا سے مہربان نے اپنے بندوں کی ہدایت کی واسطے خاتم الانبیاء بھیجا جسے توحید اور
 تمجید الہی جلالت پھیلائے اور کفر اور شرک اور زنا پاک و رحمن شیطانی کاموں کو بالکل مٹا دیا اور ان
 خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہ پہنچوئے کھڑے تھے اپنے اصحاب اختیار اور اپنے آل پاکہ و پانچویں
 پیروؤں کو کامل بنا دیا اس واسطے اس رسالہ میں جسکی تالیف کا باعث توفیق اور اعانت الہی جلالت
 کے وعدہ کرتا ہوں اول اس وقت کے گروہوں کی ذمہ داری اور گمراہی تاریخی کتابوں سے ذکر کر کے
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرائض عالیہ اور سکا رجم اشراف جس سے انکا خاتم الانبیاء علیہ السلام
 ہونا دلائل اور مبرہن سکھو معلوم ہو جاوے اور انکے سرآمد نبی یعنی قرآن مجید کے اعجاز کی دلیل
 اور انکے باب میں پیشین گوئیاں انبیاء سابقین علیہم السلام کی یہود اور نصاریوں کی کتابوں
 سے ذکر کر کے انکے اصحاب کبار اور آل اطہار اور اصحاب معارف شعار رضی اللہ عنہم اجمعین
 کے بالا جلال والاخصار مدارج عالیہ اور مناقب رفیعہ بیان کئے جاویں گے بعون اللہ تعالیٰ و ہون
 المستعان تعریجۃ الہی السالۃ بعون اللہ تعالیٰ ببرکۃ صاحب الرسالۃ اللہم صل علیہ و
 علی آلہ وصحبہ اجمعین وسلم

بقلم بیچ رقم کترین محمد علی اکبر آبادی

